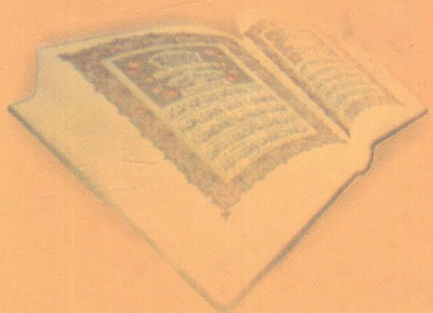
تجوید القرآن

(مع حل مشقیں)



ورتل القرآن ترتیلا

مؤلفہ
حافظہ قاریہ رافعہ مریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجوید القرآن

(مع حل مشقیں)

مرتبہ

حافظہ قاریہ رافعہ مریم
ایم۔اے۔اسلامیات
فاضل وفاق المدارس

قاسم گرافکس

مین اتفاق ٹاؤن روڈ، منصورہ لاہور 0322-4464573

نام کتاب	:	تجوید القرآن (مع حل مشقیں)
مؤلفہ	:	حافظہ قاریہ رافعہ مریم
اشاعت	:	جولائی ۲۰۰۸ء
تعداد	:	۵۰۰
ناشر	:	قاسم گرافکس، منصورہ لاہور
قیمت	:	۲۲۰ روپے
ملنے کے پتے	:	۱۔ قاسم گرافکس، منصورہ لاہور
		۲۔ نعمانی کتب خانہ، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
		۳۔ مکتبۃ السلام، وسن پورہ، گلی نمبر ۲۰، لاہور

قرآن پاک کی ابتدا سے قبل دعا کریں

علم تجوید سیکھنے کے لیے بھی ابتدا دعا ہی سے کریں۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْلِیْ
اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا
قَوْلِیْ ○ وَاجْعَلْ لِیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ

فہرست

حصہ اوّل

حصہ دوم

حصہ سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرِنظر کتاب ''تجویدالقرآن'' حافظہ رافعہ مریم صاحبہ نے انتہائی لگن اور محنت سے ترتیب دی ہے۔ یہ تجوید و قراءت پر ایک تفصیلی کتاب ہے۔ آسان فہم اور تجویدی کتب کا نچوڑ ہے۔ اس میں مرتبہ کے شوق اور تجربے کی جھلک نمایاں ہے۔ قرآنِ کریم کے فضائل اور آداب بہت اچھے انداز سے بیان کیے گئے ہیں۔ مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اِس کاوش کو قبول و منظور فرما کر توشۂ آخرت بنائے اور ماں باپ اور تمام مومنین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔

آمین ثم آمین

سلمیٰ کوکب

مرتبہ آسان تجوید

پیش لفظ

سکول، کالج اور مدرسہ میں گیارہ سالہ تدریسی تجربہ کے بعد ہر جگہ جو چیز مشترک نظر آئی وہ یہ تھی کہ عموماً طالبات کا قرآن پاک پڑھنا غلط ہوتا تھا۔ ادائیگی میں اصلاح کی بہت ضرورت ہوتی تھی یہاں تک کہ کلمہ اور نماز میں بھی غلطیوں کی کثرت ہوتی تھی۔ خصوصاً جن لڑکیوں نے خواتین سے پڑھا ہوتا تھا۔ وہ خواتین جو گھروں میں پڑھاتی ہیں ان کا تلفظ عموماً غلط ہوتا ہے۔ وہ بچیوں کو بھی ویسے ہی پڑھاتی ہیں جس طرح خود پڑھا تھا۔

گھروں میں پڑھانے والی خواتین کے پڑھنے اور پڑھانے کا انداز ابھی تک یہی ہے الف۔ بے۔ تے۔ ثے۔ جیم۔ حے وغیرہ حالانکہ درست انداز یہ ہے الف۔ با۔ تا۔ ثا۔ جیم۔ حا وغیرہ۔ اگر جوڑ کرنے ہوں تو درست انداز یہ ہے۔ ھمزہ زبر أَ ح زبر حَ دال دوپیش دٌن اَحَدٌ جبکہ خواتین کا انداز یہ ہوتا ہے۔ الف زبر اَ ح زبر حَ دال دوپیش دٌن اَحَدٌ۔ (عربی حروف تہجی میں الف کے اوپر جب کوئی حرکت آجائے تو اسے الف نہیں ھمزہ پڑھتے ہیں)۔

اس کے برعکس مدارس میں معاملہ نسبتاً فرق ہے۔ کیونکہ وہاں تربیت (ٹیچر ٹریننگ) دی جاتی ہے جس کی وجہ سے خواتین کچھ نہ کچھ تجوید کے قواعد کا خیال رکھتی ہیں۔ بچیوں کو قواعد پڑھائے جاتے ہیں۔ مشق کروائی جاتی ہے۔

دوران تدریس میں نے محسوس کیا کہ بچیاں تجوید کے سبق سے گھبراتی ہیں۔ اساتذہ بھی قواعد رٹوا دیتے ہیں مگر مشق کی کمی رہتی ہے۔ بچیوں میں اس کمی کی وجہ تجوید

کے قواعد کا مشکل انداز تھا۔ مدارس میں جمال القرآن، فوائد مکیہ یا اسی طرح کی دوسری کتب پڑھائی جاتی ہیں جن کے مشکل ہونے کی وجہ سے بچیاں انہیں دلچسپی سے نہیں پڑھتیں۔ رٹ کر پیپر دے دیتی ہیں۔

دوران تدریس ہی کتاب لکھنے کا ارادہ کیا۔ تدریس کے دوران میں اپنے نوٹس خود تیار کرتی رہی۔ انہی نوٹس کو اب تحریری شکل میں پیش کر رہی ہوں میری کوشش تو یہ ہے کہ انداز آسان اور عام فہم ہوتا کہ ہر کوئی فائدہ حاصل کر سکے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

علم تجوید میں نے اپنے استاذ محترم قاری عبدالخالق صاحب حفظہ اللہ سے پڑھا۔ میں نے بچپن میں ان سے قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ دوران حفظ قاری صاحب ہمیں ایک قاعدہ بتاتے اور پھر اس کی مشق کرواتے۔ مشق کا خاص خیال رکھتے۔ تجویدی غلطیوں کی گرفت بھی اسی طرح کرتے جس طرح حفظ کی غلطیوں کی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری بہنوں کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے (آمین)۔

دوسرے بڑے راہنما میرے والدین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد یہ میرے والدین کی محنتیں ہیں۔ میرے والد محترم نے تمام دوران حفظ یہ معمول رکھا کہ وہ ہمیشہ نماز مغرب کے بعد سبق منزل بمعہ قواعد باقاعدگی کے ساتھ سنا کرتے تھے اور اس میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہ ہوتی تھی۔ ہم سب بہن بھائی والد محترم کو سنایا کرتے تھے۔ استاذ صاحب اور والد محترم صاحب کے زیر نگرانی اسی طرح مکمل قرآن ختم کیا۔

میری والدہ محترمہ نے ہماری اخلاقی تربیت کا، ہماری صحت کا اور ہماری دینی تربیت کا ہر حال میں خیال رکھا۔ وہ باقاعدگی سے ہماری تعلیمی اور اخلاقی کارکردگی کی

رپورٹ حاصل کرتی تھیں۔ وقتاً فوقتاً مدرسہ جا کر بھی صورتحال معلوم کرتیں پھر جو کمی کوتاہی ہوتی ہمیں اس کی توجہ دلا کر ہماری تصحیح کرواتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گذار اور ہم سب بہن بھائیوں کو ہمارے والدین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں۔ (آمین)

اس کتاب کی تحریر کے دوران جن افراد نے میرے ساتھ تعاون کیا میں ان سب کی شکر گذار ہوں خصوصی طور پر میرے والدین، میرے گھر والے اور میرے بہن بھائی جنہوں نے اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میرے ساتھ ہر طرح تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ مجھے میرے والدین اور اساتذہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے (آمین)۔ پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ میرے لیے دعائے خیر کرتے رہیں۔

اپنے نوٹس سے مدد لینے کے علاوہ دورانِ تحریر میں نے جن کتابوں کو بار بار پڑھا ان کے نام درج ذیل ہیں:

مشکوٰۃ المصابیح کے باب کتاب فضائل القرآن سے

آسان تجوید	محترمہ سلمٰی کوکب صاحبہ
زینت المصحف	مولانا قاری ادریس العاصم صاحب
معلم التجوید	مولانا قاری محمد شریف صاحب
معین القاری فی تجوید کلام الباری	محمد ابراہیم میر محمدی
معلومات قرآن	علی اصغر چوہدری صاحب
معلومات قرآن	سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ
	جمع وتدوین حفیظ الرحمان احسن

مختلف نورانی قاعدے

کوشش تو یہ کی ہے کہ میں جو کچھ بھی لکھوں مکمل صحت کے ساتھ لکھوں۔

کتاب

اس کے درج ذیل تین حصے ہیں:

حصہ اوّل میں تجوید سے متعلقہ تمام قواعد پر بحث کی گئی ہے۔

حصہ دوم میں قرآن پاک کے بارے میں فضائل، معلومات، اس کے حقوق اور اس کے آداب کا ذکر ہے۔

حصہ سوم میں تمام اسباق کے ساتھ جو مشقیں ہیں ان کا حل درج کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو جواب کے بارے میں آسانی ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ میری کوششوں کو قبول فرمائیں۔ (آمین)

رافعہ مریم

01-07-2008

حصہ اوّل

علم التجوید

حروف تہجی۔موضوع علم التجوید

ا	ب	ت	ث	ج
اَلِفْ	بَا	تَا	ثَا	جِيْمْ
ح	خ	د	ذ	ر
حَا	خَا	دَآلْ	ذَآلْ	رَا
ز	س	ش	ص	ض
زَا	سِيْنْ	شِيْنْ	صَآدْ	ضَآدْ
ط	ظ	ع	غ	ف
طَا	ظَا	عَيْنْ	غَيْنْ	فَا
ق	ک	ل	م	ن
قَآفْ	کَآفْ	لَآمْ	مِيْمْ	نُوْنْ
و	ہ	ء	ی	ے
وَاوْ	هَا	هَمْزَهْ	يَا	يَا

باب نمبر 1

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

علم التجوید
معلومات

اصطلاحی معنی

اَلتَّجوِیْدُ عِبَارَةٌ اِخْرَاجُ کُلَّ حَرْفٍ مِنْ مَّخْرَجِهٖ وَ اِعْطَاءُ حَقِّهٖ مِنَ الصِّفَاتِ مُکَمَّلًا

تجوید عبارت ہے اس بات سے کہ ہر حرف کو اس کے مخرج سے ادا کیا جائے اور ہر حرف کو اس کی صفات (لازمہ وعارضہ) کے ساتھ مکمل حسن وخوبی سے ادا کیا جائے۔

لغوی معنی

عمدہ کرنا۔ اچھا کرنا۔ صاف ستھرا کرنا۔

تجوید کا اصل مقصد

قرآن مجید کے حروف کو ان کے مخارج سے اور صفات لازمہ عارضہ کے ساتھ بغیر غلطی کے ادا کرنا۔

تجوید کا موضوع

تجوید کا موضوع حروف تہجی ہے۔

تجوید کا فائدہ

فائدہ یہ ہے کہ صحیح قرآن پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پڑھنا فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے اور کتابی طور پر پڑھنا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔

تجوید کا مرتبہ

کیونکہ اس کا تعلق افضل ترین کتاب سے ہے اس لیے اس کا مرتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔

غرض وغایت

اس کی غرض وغایت یہ ہے کہ ادائیگی قرآن صحیح ہو۔ (یعنی قرآن کو صحیح صحیح پڑھا جائے)۔

قرآن کے حروف کا نام

حروف قرآن کو حروف عربیہ کہتے ہیں۔

حروف کی ادائیگی کا طریقہ

با۔تا۔ثا۔جیم۔ذال۔عین وغیرہ۔

نقطے والے حروف کا نام

نقطے والے حرفوں کو منقوطہ حروف اور معجمہ حروف کہتے ہیں۔

بغیر نقطے والے حروف کا نام

بغیر نقطے والے حروف کو حروف غیر منقوطہ یا حروف مہملہ کہتے ہیں۔

ارکانِ تجوید

ارکان تجوید چار ہیں۔

۱۔	مخارج الحروف (حروف کے نکلنے کی جگہ) کا جاننا اور صحیح ادائیگی۔
۲۔	صفات الحروف (حرف کے نرم سخت پڑھنے) کا پہچاننا اور اس کے احکامات کو جاننا۔
۳۔	اوقاف (وقف کرنے کا طریقۂ کار) کی پہچان اور ادائیگی۔
۴۔	زبان کو حروف کی ادائیگی کا مشق کے ذریعے عادی بنانا۔

اصطلاحات۔اعراب

زبر ـَــ
زیر ـِــ
پیش ـُــ
جذم ـْــ ـۡــ
تنوین ـًــ ـٍــ ـٌــ دوزبر، دوزیر اور دوپیش کو تنوین کہتے ہیں۔
مد اس کی دو شکلیں ہیں ۱۔ چھوٹی مد ـٓــ ۲۔ بڑی مد ـٓــ
شد ـّــ
کھڑی زبر ـٰــ
کھڑی زیر ـٖــ
الٹا پیش ـٗــ

حروف تہجی پڑھنے کا طریقہ

جس طرح اردو زبان میں حروف تہجی پڑھتے وقت آواز کا اختتام بڑی یے پر ہوتا ہے جیسے الف بے۔ پے۔ تے۔ ٹے۔ ثے تو اردو حروف تہجی میں جس لفظ کا اختتام بڑی یے پر ہوتا ہے عربی ادائیگی میں اس میں بڑی یے کی جگہ الف لگا دیتے ہیں جیسے با۔تا۔ثا۔

اور جو حروف اردو میں بڑی یے کے تلفظ پر ختم نہیں ہوتے بلکہ ان کی مکمل آواز ہوتی ہے عربی حروف تہجی میں وہ اسی طرح پڑھے جاتے ہیں جس طرح اردو میں جیم۔ دال۔ ذال۔ سین۔ عین وغیرہ (ان کی آواز اردو اور عربی دونوں زبانوں کی حروف تہجی میں ادائیگی کے وقت یکساں ہوتی ہے)۔

الف جب تک خالی ہوتا ہے (یعنی اس پر خود کوئی حرکت، زبر۔زیر، پیش اور جزم نہ ہو) تب تک الف ہی پڑھا جاتا ہے۔ بلکہ از خود خالی حرف کہلاتا ہے اپنے سے پہلے والے حرف پر اگر زبر ہو تو تب ہی پڑھا جاتا ہے جیسے **قَالُوْا** لفظ کے ختم پر موجود الف خالی ہے نہیں پڑھا گیا ہاں جب اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو تو الف کی آواز ادا ہوگی جیسے **مَالِكِ**۔

اگر اس کے اپنے اوپر زبر، زیر، پیش یا جزم آجائے تو اس وقت یہ الف نہیں رہتا بلکہ ہمزہ بن جاتا ہے اور اسے اس طرح پڑھا جاتا ہے۔ اَ۔ همزه، زبر اَ۔ همزه زیر اِ۔ همزه پیش اُ۔ اور جزم بھی ہو تب بھی اسے ہمزہ ہی پڑھیں گے بلکہ تب تو جھٹکے کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ جیسے **يَأْلَمُوْنَ**

۞۞۞۞۞

مشق نمبر 1

1۔ عربی حروف تہجی اور اردو حروف تہجی کی ادائیگی کا فرق بتائیں۔

2۔ تجوید کا موضوع کیا ہے؟ اس کے معنی بتائیں۔

3۔ تجوید کی غرض وغایت کیا ہے؟

4۔ ارکان تجوید کتنے ہیں؟ بتائیں۔

5۔ اعراب کسے کہتے ہیں اور اعراب کی تعداد کیا ہے؟

6۔ نقطے والے حروف کو کیا کہتے ہیں؟

7۔ بغیر نقطے والے حرفوں کا نام کیا ہے؟

8۔ الف اور ھمزہ کا فرق بتائیں۔

باب 2

کیفیت تلاوت

کیفیت تلاوت کے بارے میں ایک شعر ہے:

مُكَمَّلًا مِّنْ غَيْرِ مَا تَكَلُّفِ

بِاللُّطْفِ فِي النُّطْقِ بِلَا تَعَسُّفِ

اس حال میں کہ (وہ قاری) کامل ادا کرنے والا ہو بغیر کسی تکلف کے ادائیگی عمدگی کے ساتھ بے راہ ہوئے بغیر کرے۔ یعنی بغیر کمی اور زیادتی کے۔ (علامہ جذری)

کیفیت تلاوت کے درجے

کیفیت تلاوت کے تین درجے ہیں:

ا۔ ترتیل

حضرت علیؓ سے ترتیل کے معنی پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا۔

هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ۔

حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا اور اوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے۔

چند چیزیں ہیں جن کی طرف توجہ کرنا کمالِ ترتیل کے لیے ضروری ہے۔

اوّل

مخارج کی صحیح ادائیگی جیسے **قَلْبٌ** کے بجائے **كَلْبٌ** نہ پڑھا جائے کیونکہ **قَلْبٌ** دل اور **كَلْبٌ** کتا ہے۔ **ضَلَّ** کی جگہ **ذَلَّ** نہ پڑھا جائے کیونکہ **ضَلَّ** وہ گمراہ ہوا **ذَلَّ** وہ کمزور ہوا کے معنی میں ہے مخارجِ حروف کی غلطی سے معنی بدل جاتے ہیں۔

دوم

حرکات کی صحیح ادائیگی یعنی زیر کو زبر کی جگہ پیش کو زبر کی جگہ پڑھ دینا کیونکہ بسا اوقات اس سے معنی شرکیہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ پڑھ لینا۔ اَنْعَمْتَ اے اللہ آپ نے (اللہ کی طرف ضمیر) انعام کیا۔ اَنْعَمْتُ انسان کی طرف ضمیر ہو جاتی ہے میں نے انعام کیا۔

سوم

شد اور مد کی رعایت۔ شد (ّ) مد (ٓ، ~) (یعنی ان کا پورا پورا خیال رکھنا)

چہارم

وقف کا خیال کرتے ہوئے پڑھنا۔ کس جگہ رکنا ہے کس طرح رکنا ہے اور کس جگہ نہیں رکنا ہے۔

پنجم

خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا۔ کہ فرمان نبویؐ ہے۔

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔ (رواہ الدارمی)

قرآن پاک کو اچھی آوازوں کے ساتھ پڑھو کیونکہ خوبصورت آواز سے قرآن کریم کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔

کچھ چیزیں جو پڑھتے ہوئے قاری کے لیے عمومی طور پر ضروری ہیں وہ خواہ ترتیل پڑھ رہا ہو تدویر یا حدر پڑھ رہا ہو۔

اوّل

آواز کو کسی قدر بلند کرنا جبکہ موقع ہو کیونکہ قرآن کا صرف سننا بھی موجب ثواب ہے۔

دوم

قرآن پاک پر تدبر و تفکر کرنا جہاں اللہ کے غصے کا ذکر ہو وہاں استغفار کرتے ہوئے پڑھنا اور جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر ہو وہاں اللہ سے دعا بھی کرنا۔

سوم

نہ صرف یہ کہ خود سیکھنا بلکہ جس قدر سیکھا ہوا سے دوسروں کو سکھانا کہ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے۔

بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (بخاری)

مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے دوسروں تک پہنچا دو۔

چہارم

ہمیشہ عمدہ سے عمدہ تر پڑھنے کی کوشش کرتے رہنا (ہوسکتا ہے سننے والا تم سے زیادہ یاد رکھنے اور عمل کرنے والا ہو) تا کہ قیامت کو قرآن ہمارے لیے سفارشی ہو۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْعَلَيْكَ (صحیح مسلم)

قرآن تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف۔

تدویر

درمیانی رفتار سے پڑھنا نہ بہت تیز نہ بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ جیسے نماز میں پڑھتے ہیں۔ نبی کریمؐ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت تیز تیز پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔

ارشادخداوندی ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ o اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ o فَاِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ o ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗo (سورة القيامة آيت نمبر ١٦ـ١٧)

اے نبیؐ وحی کے پڑھنے کے لیے آپ اپنی زبان کو تیز تیز حرکت نہ دیا کریں (کہ اس کو جلد یاد کرلیں) اس کا جمع کروانا اور اس کا پڑھوانا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم پڑھیں (تو آپ اسے سنا کریں اور) پھر بعد میں اسی طرح سے پڑھیں پھر اس کے معنی کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔

حدر

قرآن پاک کو تیز پڑھنا مگر قواعد کا بھی پورا دھیان رکھنا جیسے نماز تراویح میں پڑھتے ہیں۔

محاسنِ تلاوت

محاسنِ تلاوت چھ ہیں:

۱۔ ترتیل

قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تمام قواعد تجوید کا خیال کر کے پڑھنا۔

۲۔ تجوید

حروف کو ان کے مخارج سے تمام صفات (لازمہ وعارضہ) کے ادا کرنا۔

۳۔ تبیین

ہر حرف کو واضح اور صاف صاف پڑھنا۔

۴۔ترسیل

ہرحرف کو اس انداز سے ادا کرنا جیسے اس کا حق ہے۔

۵۔توقیر

قرآن مجید کو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نہایت وقار سے پڑھنا۔

۶۔تحسین

عرب کے لہجے کے مطابق تجوید کا دھیان کرتے ہوئے پڑھنا۔

عیوب تلاوت

درج ذیل ہیں:

۱۔ مداصلی کو اس کی اصل مقدار سے زیادہ لمبا کرنا۔یعنی الف واؤ یا ما قبل موافق حرکات (الف سے قبل زبر۔واؤ سے قبل پیش اور یا سے قبل زیر) کو مقدار سے زیادہ لمبا کر کے مد کرنا۔

۲۔ ساکن حروف کو حرکت کے ساتھ پڑھنا۔اَنۡعَمۡتَ۔ اَنَعَمَتَ۔

۳۔ حروف کی مکمل ادائیگی نہ کرنا یا الفاظ کو نامکمل پڑھنا۔یعنی وقف کرتے وقت آخری لفظ نہ پڑھنا۔

۴۔ جہاں ادغام نہ ہو وہاں ادغام کرنا۔اور جہاں ہو وہاں ادغام نہ کرنا۔

۵۔ حرکات یعنی زبر۔زیر۔پیش کو زیادہ لمبا کرنا۔قَالَ کو قَالاَ۔ رَبِّ کو رَبِّی پڑھنا۔

۶۔ ہم مخرج یا ہم صوت الفاظ میں مخارج اور ادائیگی کا خیال نہ کرنا۔ظَلَّ کو زَلَّ پڑھنا۔

۷۔ خواہ مخواہ ناک میں آواز لے جانا۔

۸۔ قرآن پاک کو نرمی کے بغیر پڑھنا یعنی حسن صوت کا خیال نہ کرنا بلکہ گرجدار آواز میں پڑھنا۔

ان میں سے قاعدہ نمبر ۲، ۳، ۵، ۶ کا تو اگر خیال نہ کیا جائے تو معنی والفاظ کے بدل جانے سے یہ لحن جلی میں شمار ہوتے ہیں اور لحن جلی کبیرہ غلطیوں میں سے ہے اور حرام ہے۔

طریقہ تلاوت

تلاوت قرآن کے شروع کرنے کے چار طریقے ہیں۔

۱۔	وصل کل	(وصل ملانا)
۲۔	فصل کل	(فصل جدا کرنا)
۳۔	وصل اوّل فصل ثانی	
۴۔	فصل اوّل وصل ثانی	

۱۔ وصل کل

تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو ملا کر پڑھنا۔

۲۔ فصل کل

تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو جدا جدا پڑھنا۔

۳۔ وصل اوّل فصل ثانی

تعوذ اور تسمیہ ملا کر پڑھنا مگر سورۃ کو جدا کرنا۔

۴۔ فصل اوّل وصل ثانی

تعوذ کو علیحدہ کرنا مگر تسمیہ اور سورۃ کو ملانا۔

قراءت کے اعتبار سے فصل (جدا کرنے) اور وصل (ملا کر پڑھنے) کی سورتیں

ابتدائے قراءت ابتدائے سورۃ میں وصل اور فصل کے اعتبار سے جائز اور ناجائز صورتیں!

جب قراءت کسی سورۃ سے شروع کی جائے تو اس میں چاروں صورتیں جائز ہیں۔

ا۔ وصل کل	تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو ملا کر پڑھنا۔
۲۔ فصل کل	تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو جدا جدا پڑھنا۔
۳۔ وصل اوّل فصل ثانی	تعوذ، تسمیہ ملانا اور سورۃ کو جدا کرنا۔
۴۔ فصل اوّل وصل ثانی	تعوذ کو جدا کرنا اور تسمیہ اور سورۃ کو ملانا۔

ابتدائے قراءت درمیان سورۃ میں وصل اور فصل کے اعتبار سے جائز ناجائز صورتیں

اس صورت میں دو صورتیں جائز ہیں دو ناجائز ہیں۔

جائز صورتیں

ا۔ فصل کل　　۲۔ وصل اوّل فصل ثانی

ا۔ فصل کل	تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو جدا جدا پڑھنا۔
۲۔ وصل اوّل فصل ثانی	تعوذ اور تسمیہ ملا کر پڑھنا اور سورۃ کو جدا کر دینا۔

ناجائز صورتیں

ا۔ وصل کل　　۲۔ فصل اوّل وصل ثانی

۱۔وصل کل — تعوذ تسمیہ اور سورۃ کو ملا کر پڑھنا۔

۲۔فصل اوّل وصل ثانی — تعوذ علیحدہ پڑھنا تسمیہ اور سورت کو ملا کر پڑھنا۔

یہ دونوں صورتیں ناجائز اس لیے ہیں کہ بسم اللہ کا وصل ہو جاتا ہے اور بسم اللہ کے وصل (ملانے) کا محل (جگہ) نہیں ہے۔

درمیان قراءت ابتدائے سورۃ میں وصل اور فصل کے اعتبار سے جائز ناجائز صورتیں

اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں سورۃ شروع ہو جائے تو اس صورت میں تین صورتیں جائز اور ایک ناجائز ہے۔

جائز صورتیں

۱۔فصل کل — تعوذ تسمیہ اور سورۃ کو جدا جدا پڑھنا۔

۲۔وصل کل — تعوذ تسمیہ اور سورۃ کو ملا کر پڑھنا۔

۳۔فصل اوّل وصل ثانی — تعوذ الگ پڑھنا تسمیہ اور سورۃ کو ملانا۔

ناجائز صورتیں

وصل اوّل فصل ثانی

سورۃ کا اختتام اور تسمیہ ملا کر پڑھنا اور سورۃ کو جدا پڑھنا۔

اس طرح پڑھنا ناجائز اس لیے ہے کہ اس صورت میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ بسم اللہ کا تعلق گذشتہ سورت سے ہے یا اگلی سورت سے اس وہم سے بچنے کے لیے مذکورہ صورت صحیح نہیں۔

استعاذہ اور بسملہ کے بلند اور آہستہ آواز سے پڑھنے کا حکم

اگر آپ تلاوت قرآن بلند آواز سے کر رہے ہیں تو استعاذہ اور بسملہ بھی بلند آواز سے پڑھیں۔ وگرنہ آہستہ آواز سے۔

سورۃ الانفال ختم کر کے سورۃ توبہ جب شروع کی جائے تو تمام قرا کے نزدیک اس میں فصل، وصل اور سکتہ ہے اور یہ تینوں صورتیں بغیر بسم اللہ کے ہیں۔

❁❁❁❁❁

مشق نمبر 2

1۔ کون سی تلاوت بہتر ہے؟ کیفیت تلاوت کے شعر کو سامنے رکھ کر بتائیں۔

2۔ کیفیت تلاوت کے درجے بتائیں۔

3۔ ترتیل میں کن کن قواعد کا خیال رکھنا چاہیے؟

4۔ محاسن تلاوت کتنے ہیں؟

5۔ کون سے عیوب تلاوت لحن جلی میں شمار ہوتے ہیں؟

6۔ وصل اور فصل کے کیا معنی ہیں؟

7۔ وصل اوّل فصل ثانی سے کیا مراد ہے؟

8۔ فصل اوّل اور وصل ثانی کسے کہتے ہیں؟

9۔ ابتدائے تلاوت کا طریقہ کار بیان کریں۔

10۔ سورۃ الانفال کے اختتام اور سورہ توبہ کے آغاز میں کیا کیا صورتیں ہیں؟

11۔ تعوذ اور تسمیہ کے بلند آواز اور آہستہ سے پڑھنے کا حکم کیا ہے؟

باب نمبر3

لحن

اصطلاحی معنی

حروف کو تجوید کے خلاف اور غلط ادا کرنے کو لحن کہتے ہیں۔

لغوی معنی

غلطی

اقسام لحن

ا۔لحن جلی ۲۔لحن خفی

لحن جلی......ظاہر غلطی

واضح اور روشن غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں اور یہ مخارج صفات لازمہ اور حرکات و سکنات میں ہوتی ہے۔یعنی اس غلطی کا پڑھنا سننا حرام کے حکم میں ہے مثلاً

ا۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا۔جیسے عَلِیْمٌ کی جگہ اَلِیْمٌ. ضَلَّ کی جگہ ذَلَّ پڑھنا۔

۲۔ کسی حرف کو اس کے اصل سے چھوٹا کر کے پڑھنا۔یعنی حروف مدہ کی جگہ لمبا کرنے کے بجائے زبر زیر پیش کی طرح چھوٹا پڑھنا۔جیسے لَا رَیْبَ کی جگہ لَرَیبَ پڑھنا۔کَانَا کی جگہ کَانَ پڑھنا۔

۳۔ کسی حرف کو اس کے اصل سے بڑھا کر پڑھنا یعنی زبر، زیر اور پیش کو چھوٹا پڑھنے کے بجائے کھڑی زبر، کھڑا زیر اور الٹا پیش کے مطابق لمبا کرنا جیسے وَلَھُمْ کی جگہ وَلَاھُمْ پڑھنا یا قَالَ کی جگہ قَالَا پڑھنا۔

۴۔ کسی متحرک کی جگہ ساکن اور ساکن کی جگہ متحرک پڑھنا جیسے اَرْسَلْنَا کی جگہ اَرَسَلَنَا پڑھنا یا اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنِعَمَتَ پڑھنا۔

۵۔ مشدد کی جگہ مخفف یا مخفف کی جگہ مشدد پڑھنا جیسے (یعنی شد کی جگہ سکون اور سکون کی جگہ شد پڑھنا) اَنَّ کی جگہ اَنْ۔ ثُمَّ کی جگہ ثُمَ

لحن خفی ...... چھپی غلطی

وہ چھپی غلطی جو ہر کوئی محسوس نہ کر سکے یہ صفات عارضہ میں ہوتی ہے۔ جیسے غنہ کی جگہ غنہ نہ کیا قلقلہ کی جگہ قلقلہ نہ کیا۔

اس سے حروف کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے۔

مشق نمبر 3

1۔ لحن کا معنی کیا ہے؟

2۔ اقسام لحن بتائیں۔

3۔ کن غلطیوں کا پڑھنا سننا حرام کے حکم میں ہے؟ اور لحن جلی کی مثالیں دیں۔

4۔ لحن خفی سے کیا مراد ہے؟

باب نمبر 4

مخارج

ارکان تجوید کی ترتیب کے مطابق ہم مخارج سے قواعد تجوید کا آغاز کرتے ہیں۔

اور مخارج کا باب شروع کرنے سے قبل ہم دانتوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ زبان، حلق اور ہونٹوں کے نام ذکر کرتے ہیں کیونکہ مخارج کے بارے میں جاننے کے لیے ان سب کے نام اور مقام کا جاننا ضروری ہے۔

اصول مخارج (یعنی جن موقعوں سے حروف ادا ہوتے ہیں) پانچ ہیں۔

۱۔حلق، ۲۔لسان ۔۳۔شفتان ۔۴۔جوف دھن ۔۵۔خیشوم۔

اسماء الحلق (حلق کے نام)

یہ تین ہیں۔

۱۔اقصائے حلق	یعنی منہ کے قریب حلق کا حصہ
۲۔وسط حلق	یعنی حلق کا درمیانی حصہ
۳۔ادنائے حلق	منہ سے دور سینے کی جانب کا حصہ

اسماء اللسان (زبان کے نام)

اس کے چھ حصے ہیں۔

۱۔راس اللسان	زبان کی نوک
۲۔وسط اللسان	زبان کا درمیانی حصہ
۳۔اصل اللسان	زبان کی جڑ (کوے کے قریب والا حصہ)
۴۔حافۃ اللسان	زبان کی کروٹ
۵۔طرف اللسان	زبان کا کنارہ
۶۔ظھر اللسان	زبان کی پشت

اسماء الشفتان (ہونٹوں کے نام)

ا۔ برّی	ہونٹوں کی باہر والی طرف کا خشک حصہ
۲۔ بحری	ہونٹوں کا منہ کی طرف اندرونی تر حصہ

اسماء السنان (دانتوں کے نام)

ثنایا علیا

سامنے کے اوپر والے دو دانت

ثنایا سفلیٰ

سامنے کے نیچے والے دو دانت

رباعی

ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے دائیں بائیں دو اوپر دو نیچے چار دانت ہیں۔

انیاب

نوک والے چار دانت رباعی کے بعد دو اوپر دو نیچے دائیں بائیں ہیں انہیں کُچلی والے دانت کہتے ہیں۔

ضواحک

نوک والے دانت کے ساتھ دائیں بائیں دو اوپر دو نیچے چار دانت ہیں انہیں ہنسنے والے دانت بھی کہتے ہیں۔

طواحن

ہنسنے والے دانتوں کے بعد تین دائیں تین بائیں اوپر تین دائیں تین بائیں

نیچے کی طرف بارہ داڑھیں ہیں انہیں طواحن کہتے ہیں۔

نواجذ

طواحن کے بعد ایک دائیں ایک بائیں اوپر ایک دائیں ایک بائیں نیچے یعنی چار داڑھیں ہیں انہیں نواجذ کہتے ہیں۔ (انہیں عقل داڑھیں بھی کہتے ہیں)

(ضواحک، طواحن اور نواجذ کو ملا کر "کرہ اضراس" بھی کہا جاتا ہے)

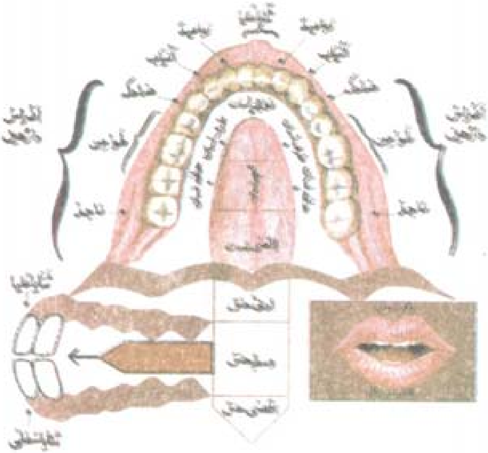
دانتوں کے ناموں کے بارے میں ایک نظم پیش خدمت ہے

نظم

ہے دانتوں کی تعداد کل تیس اور دو!
ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو!
ہیں انیاب چار باقی رہے بیس!
کہتے ہیں قراء اضراس انہیں کو!
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ!
نواجذ بھی ہیں ان کے بازوؤں میں دودو!

دانتوں کے بارے میں ایک اور نظم بھی ہے۔

یہ بتیس دانت بھی اک نعمت عظمیٰ کا مظہر ہیں
ثنایا چار ہیں دو دو رباعی مثل اختر ہیں!
یہ چار انیاب بھی کتنے مزین کتنے بہتر ہیں
یہ بیس اضراس کیسی نعمتیں اللہ اکبر ہیں!
ضواحک چار ہیں بارہ طواحن بھی مقرر ہیں!
نواجذ بھی ان کے برابر چار مضمر ہیں!



مخارِج کا بیان

مخرج کا لغوی معنی

نکلنے کی جگہ

مخرج کا اصطلاحی معنی

حروف کے ادا کرنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں مخارج مخرج کی جمع ہے۔

حرف کیا ہے؟

جو آواز کسی مخرج سے ادا ہو اسے حرف کہتے ہیں۔

مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اسے ساکن کر کے اس سے قبل ہمزہ متحرک (الف جس پر زبر، زیر اور پیش ہو) لے آئیں منہ کے جس حصے میں آواز بند ہوگی وہی

اس کا مخرج ہوگا جیسے ب کا مخرج معلوم کرنا ہے تو ب کو ساکن کر کے اس سے قبل ہمزہ متحرک لائیں گے تو ادائیگی اس طرح ہوگی۔ اَبْ. اِبْ. اُبْ. اَدْ. اِدْ. اُدْ. وغیرہ۔

اقسام مخارج

۱۔ مخرج محقق ۲۔ مخرج مقدر

۱۔ مخرج محقق سے کیا مراد ہے؟

حلق، زبان اور ہونٹ مخرج محقق ہیں جن کے اجزاء میں سے کسی معین جزو کو مخرج محقق کہتے ہیں۔ پندرہ مخارج محقق ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ حلق



اس سے چھ حروف ادا ہوتے ہیں۔

اس کے تین مقام ہیں۔

۱۔ اقصائے حلق ۲۔ وسط حلق

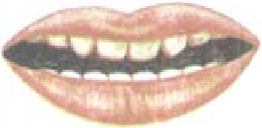
۳۔ ادنائے حلق

۲۔ زبان

اس کے دس مقام ہیں۔ اس سے اٹھارہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

پہلے تین میں زبان تالو کے کسی حصہ میں لگتی ہے اور ان سے پانچ حروف ادا ہوتے ہیں "ق۔ ک۔ ج۔ ش۔ ی"۔ باقی سات میں زبان دانتوں کے ساتھ لگتی ہے اور ان سات مخارج سے تیرہ حروف ادا ہوتے ہیں "ض۔ ل۔ ن۔ ر۔ ط۔ د۔ ت۔ ث۔ ظ۔ ذ۔ ص۔ س۔ ز"

۳۔ ہونٹ



اس کے دومقام ہیں۔

ہونٹوں کی تری۔ ہونٹوں کی خشکی ان سے چار حروف ادا ہوتے ہیں (ف۔ب۔م۔و) علیحدہ علیحدہ مخارج کی تفصیل آگے آتی ہے۔

مخرج مقدر سے کیا مراد ہے؟

اس میں جز متعین نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ سے اسے مخرج مقدر یعنی اندازے کا مخرج کہتے ہیں۔ مخرج مقدر دو ہیں۔

ا۔ جوف دھن

حلق منہ اور ہونٹوں کے درمیان خالی جگہ سے جو حروف ادا ہوتے ہیں انہیں جوفیہ کہتے ہیں اور وہ تین ہیں۔ ''الف۔ واؤ۔ ی۔'' (تفصیل مخارج کی تفصیل میں ہوگی)۔

۲۔ خیشوم

ناک کی جڑ خیشوم سے غنہ ادا ہوتا ہے۔

اگر چہ مخارج کے مقام کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک مقام مخارج سترہ ہیں بعض کے نزدیک سولہ اور بعض کے نزدیک چودہ ہیں۔ زیادہ ترجیح سترہ مخارج کو ہی ہے۔ لہٰذا مخارج کی تفصیل ۱۷ مخارج کے حساب سے ہی پیش خدمت ہے۔

حلق سے ادا ہونے والے حروف

مخرج نمبر ۱

ادنائے حلق

یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی جانب ہے۔ اس سے دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ ''غ۔ خ۔'' (نقطوں والے حروف ہونے کی وجہ سے انہیں حروف منقوطہ کہیں گے) جیسے

غ:	اِغْفِرْ	بَلِّغْ	مَغْفِرَةً
خ:	بَخِسَ	اَخْرَجَ	نَنْسَخْ

مخرج نمبر ۲

وسطِ حلق

یعنی حلق کا درمیانی حصہ (جہاں ہڈی ابھری ہوتی ہے) اس سے بھی دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ ''ع۔ ح۔'' (انہیں بغیر نقطے کے ہونے کی وجہ سے غیر منقوطہ اور مہملہ کہتے ہیں) جیسے

ع:	اَعْلَمُ	تَعْلَمُوْنَ	اِدْفَعْ
ح:	فَسَبِّحْ	فَاصْفَحْ	اَلَمْ نَشْرَحْ

مخرج نمبر ۳

اقصائے حلق

یعنی حلق کا سینے کی جانب والا حصہ (جہاں گلے کا گڑھا ہوتا ہے) اس سے بھی دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ ''ء۔ ہ۔'' جیسے

ء	اَنْبِئْهُمْ	شِئْتُمَا	يُؤْمِنُوْنَ
ہ	رَبَّهٗ	فِيْهِ	اِقْتَدِهْ

مخرج نمبر ۴

جوف دھن

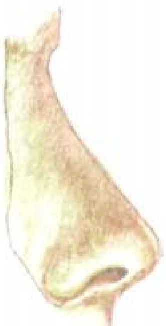
جوف دھن یعنی پورے منہ کا خالی حصہ (منہ کا خلا) جوف دھن سے ادا ہونے والے الفاظ ''ا۔و۔ی'' ہیں۔

ا: جب اس سے ماقبل حرف پر (پہلے والے حرف پر) زبر ہو مثلاً **صِراطَ الَّذِينَ۔ مَالِكِ۔** ان میں الف جوفِ دھن سے ادا ہونے والا لفظ ہے کیونکہ الف ساکن ہے بے جھٹکے پڑھا جاتا ہے اس سے پہلے والے لفظوں پر زبریں ہیں۔

و: جب یہ خود ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو جیسے **الْمَغْضُوبِ مُسْلِمُونَ** ان میں واؤ حرف جوفیہ ہے کیونکہ یہ خود ساکن ہے اور اس سے پہلے والے حرفوں پر پیش ہے۔

ی: جب یہ خود ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو جیسے **نَسْتَعِينُ۔ وَلَا الضَّالِّينَ** ان میں ی حرف جوفیہ ہے کیونکہ یہ خود ساکن ہے اور اس سے ماقبل حرفوں پر زیر ہے۔ (یہ تینوں جب ان سے پہلے کی حرکات ان کے موافق ہوں حروف مدہ کہلاتے ہیں)۔

۳۔مخرج نمبر ۵۔ خیشوم



خیشوم یعنی ناک کا بانسہ اس سے غنہ ادا ہوتا ہے۔ بذات خود اس سے کوئی حرف نہیں نکلتا بلکہ اس سے آوازیں نکلتی ہیں۔ اس مخرج سے دو حروف ادا ہوتے ہیں۔

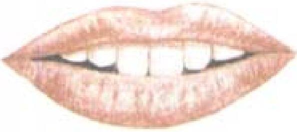
ن اور م جبکہ مشدد ہوں۔

ان پر غنہ ہوتا ہے اور یہ نون اور میم کی ذاتی صفت ہے۔ اِنَّ۔ لَمَّا۔ مَنَّ۔ اُمَّۃٌ وغیرہ۔ ''نون ساکن اور میم ساکن'' ہونے کی صورت میں بھی غنہ خیشوم سے ہی ادا ہوتا ہے۔

۴۔ شفتان

یعنی ہونٹ۔ اس میں دو مخارج اور چار حروف ہیں۔

مخرج نمبر ۶



ثنایا علیا کا سرا جب نچلے ہونٹ کی تری والے حصے سے ٹکرائے تو ''ف'' ادا ہوتا ہے۔

مثلاً نَفسٌ۔ تَصرِف۔ تَفعَلُ۔

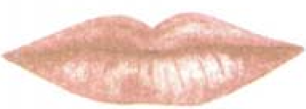
مخرج نمبر ۷

اس سے تین حروف ''و۔م۔ب۔'' ادا ہوتے ہیں۔

ب: یہ دونوں ہونٹوں کی تری والے حصے سے ادا ہوتا ہے اسے حرف بحری کہتے ہیں۔ جیسے اِرْکَبْ۔ اِضْرِبْ۔ اِذْھَبْ۔



و: دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام بند کرنے سے واؤ ادا ہوتا ہے جبکہ وہ حروف مدہ میں سے نہ ہو۔ جیسے یَوْمٌ۔ قَوْلٌ۔ خَوْفٌ۔
(یعنی یا متحرک ہو یا حروف لین ہو)۔

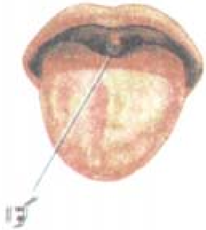


م: دونوں ہونٹوں کی خشکی والی جگہ کے ملنے سے م ادا ہوتا ہے۔ اس لیے اسے حرف بری کہتے ہیں۔ مثلاً اِعْلَمْ۔ اَلاکْرَمْ۔ لَئِنْ لَّمْ۔

زبان اور مسوڑھوں سے ادا ہونے والے لفظ

مخرج نمبر ۸

لھاتیہ ق:



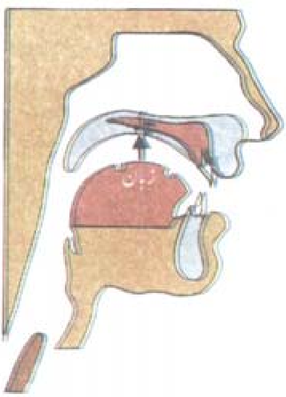
لہات (عربی زبان میں کوے کو کہتے ہیں کوا حلق میں گوشت کا وہ ٹکڑا ہے جو گلے کی نالی کے بالائی جانب لٹکا ہوا ہے) زبان کی جڑ جب کوے کے قریب نرم تالو سے لگے تو اس سے "ق" ادا ہوتا ہے جیسے يَقْطَعُونَ۔ تَقرَبَا۔ نَقْصُصُ۔

مخرج نمبر ۹

لھاتیہ ك:

زبان کی جڑ جب ق سے متصل منہ کی جانب ذرا اندر کی طرف لگے تو "ک" ادا ہوتا ہے جیسے ذِكْرَكَ۔ تَكْفُرُونَ۔ تَكْتُمُونَ۔

مخرج نمبر ۱۰

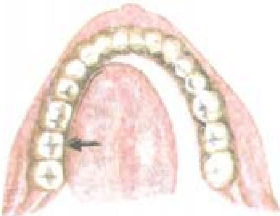


شجریہ (شجر دونوں جبڑوں کے درمیان شگاف کو کہتے ہیں چونکہ یہ منہ کے درمیانی کھلے حصے سے ادا ہوتے ہیں اس لیے شجریہ کہلاتے ہیں)۔

"ج ۔ش ۔ی ۔" (یہ تین حروف ہیں) جبکہ ی حروف مدہ میں سے نہ ہو بلکہ متحرک یا لین ہو جیسے

ج:	اُخْرُجْ	يَجْعَلُ	اَتَجْعَلُ
ش:	مُشْرِكٌ	مَشْرِقٌ	نَشْرَحْ
ی:	وَيْلٌ	خَيْرٌ	قُرَيْشٍ

مخرج نمبر ۱۱

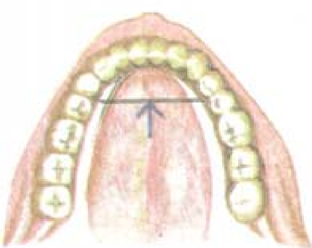


حافیہ (حافہ زبان کے اس موٹے حصے کو کہتے ہیں جو اوپر داڑھوں کی جڑ سے لگے) ض جب زبان کی کروٹ اضراس علیا دائیں یا بائیں طرف یعنی اوپر کی داڑھوں سے ٹکرائے تو "ض" ادا ہوتا ہے مثلاً۔

ض: اُرْكُضْ۔ اَعْرِضْ۔ اِضْرِبْ۔

اس کا مخرج سب سے طویل ہوتا ہے یعنی زبان کی کروٹ اوپر بالائی پانچ داڑھوں کی جڑ نواجذ سے ضواحک تک دائیں یا بائیں طرف سے لگے تو ض ادا ہوتا ہے۔ دونوں طرف سے بھی اس کے مختلف تلفظ ادا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر "ذ"۔ "دواد"۔ یا کوئی اور آواز صحیح نہیں صحیح آواز مخرج "ض" ہی ہے جو مشق کے بعد صحیح ادا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

مخرج نمبر ۱۲



طرفیہ، ذلقیہ۔ (ذلق عربی میں نوک کو کہتے ہیں طرف کنارہ کو کہتے ہیں) چونکہ اس میں حروف زبان کی نوک اور سرے سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان تین مخارج کا نام طرفیہ۔ ذلقیہ ہے)۔

ل (ایک حرف ہے)

جب زبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ کے ساتھ ثنایا علیا، رباعی، اور انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں کی طرف تھوڑا سا جھکتے ہوئے تالو سے ٹکرائے تو "ل" ادا ہوتا ہے جیسے

ل: قُلْ۔ کُلْ۔ سَلْ

مخرج نمبر ۱۳

طرفیہ۔ ذلقیہ

ن (ایک حرف ہے)

کنارہ زبان ثنایا علیا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں کی طرف مائل ہو کر تالو سے ٹکر کھائے تو "ن" ادا ہوتا ہے جیسے۔

ن: اُسْکُنْ۔ اٰمِنْ۔ مِنْهُ

مخرج نمبر ۱۴

طرفیہ۔ ذلقیہ۔

ر (ایک حرف ہے)

زبان کا کنارہ ثنایا علیا اور رباعی کے اور انیاب کے مسوڑھوں کی طرف کسی قدر مائل ہو کر تالو سے ٹکرائے اور اس میں کچھ پشت لسان بھی شامل ہو تو "ر" ادا ہوتا ہے جیسے۔

ر: رُسُلَ۔ رَبِّ۔ غُفْرَانَكَ

مخرج نمبر ۱۵



نطعیہ (نطع عربی میں ان چھوٹے چھوٹے گڑھوں اور شکنوں کو کہتے ہیں جو اوپر کے تالو میں دانتوں کی جڑوں کے نزدیک واقع ہیں)

ت۔ د۔ ط (تین حروف ہیں)

جب زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ سے لگے

تو "ت۔ د۔ ط" ادا ہوتے ہیں مثلاً

ت:	كَتَبْتُ	كَسَبْتُ	جَاءَتْ
د:	وَوَاعَدْنَا	وَجَدْنَا	فَادْلَى
ط:	بَطْشَ	اِطْعَامٌ	بَطَلٌ

مخرج نمبر ۱٦

لثویہ (لثہ عربی میں مسوڑھوں کو کہتے ہیں وہ نرم گوشت جس میں دانت جمے ہوتے ہیں)



ث۔ ذ۔ ظ۔ (تین حروف ہیں)۔

جب زبان کی نوک ثنایا علیا کے سرے سے لگے تو "ث۔ ذ۔ ظ" ادا ہوتے ہیں مثلاً

ث:	يَلْهَثْ	مِثْلَهُ	مَثْوهُ
ذ:	اِذْهَبْ	مَذْمُومٌ	مَذْكُورٌ
ظ:	اُغْلُظْ	اَظْلَمَ	مُظْلِمُوْنَ

مخرج نمبر ۱۷

اسلیہ۔ صفیریہ۔ (اسل زبان کے باریک اور نوک دار حصہ کو کہتے ہیں صفیر سیٹی کو کہتے ہیں)



س۔ ص۔ ز۔ (تین حروف ہیں)۔

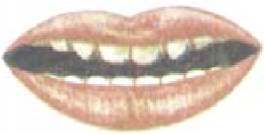
جب زبان کی نوک ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے درمیان آجائے تو "س۔ ص۔ ز۔" ادا ہوتے ہیں چونکہ ان حروف کی ادائیگی میں سیٹی کی سی آواز آتی ہے اس لیے انہیں صفیریہ بھی کہتے ہیں جیسے

س:	یُوْنُسَ	عَسْعَسَ	اِسْتَوٰی
ص:	نَقْصُصُ	عُصْبَةٌ	فَاصْبِرْ
ز:	جَاوَزْنَا	رِزْقًا	اَزْوَاجٌ

یہ ترتیب تو اقسام مخارج کے اعتبار سے تھی یعنی مخرج محقق اور مخرج مقدر کی ترتیب کے مطابق اب مخارج کی تفصیل بترتیب منہ کا خلا، حلق، زبان، ہونٹ اور خیشوم کے ہوگی۔ قراء حضرات سکھانے کے لیے عمومی طور پر اسی بعد والی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔

مختصراً مخارج کی تفصیل

مخرج نمبر 1



منہ کا خالی حصہ، اس سے تین حروف ادا ہوتے ہیں "الف، و، ی" جب یہ تینوں حروف مدہ حالت میں ہوں۔

(نوٹ) جس خالی "الف" سے پہلے زبر ہو (ـَـ ا) الف مدہ کہلاتا ہے۔ مثلاً مَالِكِ

جس "و" ساکن سے پہلے پیش ہو (ـُـ و) واو مدہ کہلاتی ہے مثلاً: اَعُوْذُ

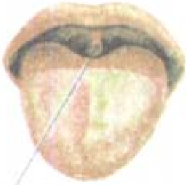
جس "ی" ساکن سے پہلے زیر ہو (ـِـ ی) یاء مدہ کہلاتی ہے مثلاً: رَحِیْمِ ط

حروف حلقی چھ ہیں مخرج نمبر 4,3,2 حلق سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان کو حروف حلقیہ کہتے ہیں۔



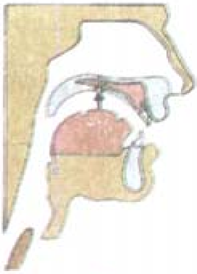
مخرج نمبر 2	مخرج نمبر 3	مخرج نمبر 4
ء ہ	ع ح	غ خ
اقصیٰ حلق	وسطِ حلق	ادنیٰ حلق
سینے کی طرف والا حصہ	حلق کا درمیانی حصہ	حلق کا منہ کی طرف والا حصہ

حروفِ لہاتیہ ق، ک



مخرج نمبر 5: زبان کی جڑ جب کوے کے قریب سے نرم تالو سے لگے تو اس سے "ق" ادا ہوتا ہے۔

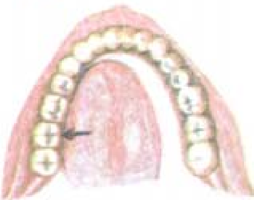
مخرج نمبر 6: ق کی جگہ سے ذرا نیچے منہ کی جانب ہٹ کر اس سے "ک" ادا ہوتا ہے



حروفِ شجریہ ج، ش، ی

مخرج نمبر 7: وسطِ زبان جب بالمقابل اُوپر کے تالو سے لگے اس سے "ج، ش، ی" ادا ہوتے ہیں۔

حرفِ حافیہ "ض"

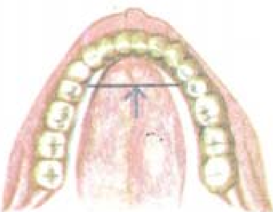


مخرج نمبر 8: زبان کی کروٹ، جب بائیں طرف والی اُوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے تو اس سے "ض" ادا ہوتا ہے۔

حروفِ طرفیہ ل، ن، ر

مخرج نمبر 9: زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کا حصہ جب اُوپر ایک داڑھ اور دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے اس سے "ل" ادا ہوتا ہے۔

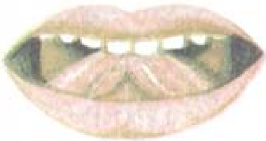
مخرج نمبر 10: 'ل' کی جگہ سے لیکن ایک داڑھ کم ہو کر جب اُوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے تو اس سے "ن" ادا ہوتا ہے۔



مخرج نمبر 11: زبان کے کنارے کی پشت جب اُوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے

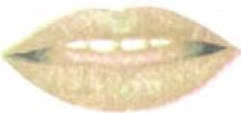
لگے اس سے "ر" ادا ہوتا ہے۔

حروفِ نِطَعِیَہ ت، د، ط



مخرج نمبر 12: زبان کی نوک جب اُوپر (سامنے) والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے اس سے "ت، د، ط" ادا ہوتے ہیں۔

حروفِ لِثَوِیہ ث، ذ، ظ



مخرج نمبر 13: زبان کی نوک جب اُوپر والے دو دانتوں کے سرے سے لگے اس سے "ث، ذ، ظ" ادا ہوتے ہیں۔

حروفِ صَفِیرِیَہ ز، س، ص



مخرج نمبر 14: زبان کی نوک سے جب اوپر، نیچے کے اگلے دونوں دانت آپس میں ملیں تو اس سے "ز، س، ص" ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر 16: دونوں ہونٹ ہیں اس سے "ب، م، و" ادا ہوتے ہیں وہ اس طرح کہ





ب، بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے م، بند ہونٹوں کے خشک حصے سے	اِطبَاقِ شَفَتَین
و، ہونٹوں کو گول کرنے سے	اِنضِمَامِ شَفَتَین



مخرج نمبر 17: خیشوم یعنی ناک کا بانسہ (جڑ) اس سے غنہ نکلتا ہے۔ اس سے حروفِ غنہ ''نون، میم'' مشدد ادا ہوتے ہیں۔

نوٹ: آواز کو تھوڑی دیر ناک میں ٹھہرا کر گنگنی آواز میں پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں۔ یہ ''ن۔م'' اور ڈبل حرکت والے حرف پر ہوتا ہے۔

آگے چلنے سے قبل اب ہم حروف تہجی کو دیکھتے ہیں پھر ملتے جلتے حروف ان کا فرق اور اگر ان حروف کے مخارج کا خیال نہ کیا جائے تو معانی میں کیا فرق آتا ہے۔ اس پر غور کرتے ہیں۔

مشق نمبر 4

1۔ دانتوں کی تعداد اور ان کے ناموں کا ذکر کریں۔
2۔ کرہ اضراس کیا ہے؟ اور اس میں کون سی داڑھیں ہیں؟
3۔ حلق کے نام بتائیں۔
4۔ زبان کے کتنے حصے ہیں؟ اور ان کے ناموں کا ذکر کریں۔
5۔ ہونٹوں کے مخارج میں بری اور بحری سے کیا مراد ہے؟
6۔ دانتوں کی نظم سنائیں۔
7۔ مخرج کسے کہتے ہیں؟
8۔ مخرج معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
9۔ اقسام مخرج بتائیں۔
10۔ مخرج محقق کون سے ہیں؟
11۔ مخرج مقدر بتائیں۔
12۔ حلق سے کتنے حروف ادا ہوتے ہیں؟
13۔ زبان سے ادا ہونے والے حروف کی تعداد بیان کریں۔
14۔ ہونٹوں سے کون سے لفظ ادا ہوتے ہیں؟ ان کا فرق واضح کریں۔
15۔ جوف دھن کیا ہے؟ اور اس سے ادا ہونے والے حروف کا نام کیا ہے؟
16۔ خیشوم کسے کہتے ہیں اور اس سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟
17۔ لھاتیہ سے کیا مراد ہے اور اس سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟
18۔ حروف شجریہ کون سے ہیں؟ ادائیگی کا طریقہ بتائیں۔
19۔ طرفیہ، نطعیہ اور لثویہ کے الفاظ بتائیں۔
20۔ ''س، ص، ز'' کو صفیریہ کیوں کہا جاتا ہے؟

21۔ بترتیب مخارج کل کتنے سیٹ ہیں؟ نام لکھیں۔

22۔ حروف مدہ اور حروف لین کا فرق بتائیں۔

23۔ اطباق شفتین اور انضمام شفتین سے کیا مراد ہے؟

24۔ غنہ کا معنیٰ بتائیں اور حروف غنہ کون کون سے ہیں؟

25۔ حرف حافیہ کتنے ہیں اور ان کا مخرج کیا ہے؟

باب نمبر 5

ملتے جلتے حروف تہجی

کل حروف تہجی ۲۹ ہیں۔

پڑھتے وقت اردو تلفظ سے گریز کریں یعنی بے۔ تے۔ ثے۔ حے۔ طوئے۔ظوئے وغیرہ نہ پڑھیں بلکہ با۔تا۔ثا۔حا۔طا۔ظا وغیرہ پڑھیں۔

الفاظ کے فرق سے حروف تہجی میں ملتے جلتے حروف مندرجہ ذیل ہیں۔(اس کے چھ گروپ ہیں)

گروپ اوّل

ا۔ ت، ط

ت:	باریک اور بغیر ہلائے	جیسے یَتْلُوْنَ اور کَتَبَتْ اور
ط:	موٹی اور ہلا کر	جیسے مَطْلَعٌ اور بَطَلٌ (صفت قلقلہ کے ساتھ)

گروپ دوم

۲۔ ث۔س۔ص

ث:	نرم اور باریک	جیسے مَثْوٰهُ اور مِثْلَهٗ اور
س:	نرم اور باریک	جیسے عَسْعَسَ اور اِسْتَوٰى سیٹی کی آواز کے ساتھ اور
ص:	موٹا	جیسے نَقْضُصُ اور عُصْبَةٌ سیٹی کی آواز کے ساتھ

گروپ سوم

۳۔ ح اور ھ

ح:	گلا گھونٹنے کی طرح	جیسے فَسَبِّحْ اور فَاصْفَحْ
ھ:	لفظ "ھائے" کی ھا (ٹھنڈا سانس بھر کر)	جیسے شَهْرٌ اور رَبَّهٗ

گروپ چہارم

۴۔ ذ، ز، ظ اور ض

ذ:	نرم اور باریک	جیسے اِذْهَبْ اور مَذْمُوْمٌ اور
ز:	سخت اور باریک	جیسے جَاوَزْنَا اور رِزْقًا سیٹی کی آواز کے ساتھ اور
ظ:	نرم اور موٹی	جیسے اَظْلَمَ اور مُظْلِمُوْنَ اور
ض:	نرم اور بہت موٹا	جیسے اَعْرِضْ اور اِضْرِبْ

گروپ پنجم

۵۔ ع اور ء

ع:	بغیر جھٹکے سے	جیسے نَعْبُدُ اور اِدْفَعْ اور
ء:	جھٹکے سے	جیسے اَنْبِئْهُمْ اور يُؤْمِنُوْنَ

گروپ ششم

۶۔ ق اور ک

ق:	موٹا اور ہلا کر قلقلہ کے ساتھ	جیسے يَقْطَعُوْنَ اور تَقْرَبَا اور
ك:	باریک اور بغیر ہلانے کے	جیسے ذِكْرَكَ اور تَكْفُرُوْنَ

معانی کا فرق

مخارج کے آپس میں ملنے جلنے اور فرق کا خیال نہ کرنے سے معانی میں بھی فرق آتا ہے مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ت اور ط کا فرق دیکھیے

ت سے تَابَ اور ط سے طَابَ بنتا ہے۔اسی طرح ''تین'' اور ''طین'' ہے۔		
ت سے:	تَابَ کا معنی ہے ''اس نے توبہ کی'' اور	تِیْنٌ ''انجیر'' اور
ط سے:	طَابَ کا معنی ہے ''وہ پاک صاف ہوا'' اور	طِیْنٌ ''مٹی''۔

۲۔ ث س اور ص کا فرق

ث سے:	ثَارَ س سے سَارَ اور	ص سے صار کا معنی اس طرح ہوگا۔
ث سے:	ثَارَ کا معنی ہے ''وہ ابھرا'' اور	نَثْرٌ کا معنی ہے ''بکھیرنا'' اور
س سے:	سَارَ کا معنی ہے ''وہ چلا'' اور	نَسْرٌ کا معنی ہے ''گدھ'' اور
ص سے:	صَارَ کا معنی ہے ''وہ ہوگیا'' اور	نَصْرٌ کا معنی ہے ''مدد''

۳۔ ح اور ھ کا فرق

ح سے:	حَرَمٌ کا معنی ہے ''محترم'' اور	اَلْحَمْدُ کا معنی ہے ''تمام تعریفیں'' اور
ھ سے:	ھَرَمٌ کا معنی ہے ''بڑھاپا'' اور	اَلْھَمْدُ کا معنی ہے ''زمین کا بنجر ہونا''

۴۔ ذ، ز، ظ اور ض کا فرق

ذ سے:	ذَلَّ ''وہ ذلیل ہوا، وہ کمزور ہوا'' اور	اَنْذَرَ ''اس نے ڈرایا'' اور
ز سے:	زَلَّ ''وہ ڈگمگایا وہ پھسلا'' اور	اَنْزَرَ ''اس نے عطیہ دیا'' اور
ظ سے:	ظَلَّ ''وہ ہوگیا'' اور	ظِلًّا ظَلِیْلًا کا معنی ''گھنے سایے'' اور
ض سے:	ضَلَّ ''وہ گمراہ ہوا'' اور	ضَلَالًا کا معنی ہے ''گمراہی''

۵۔ ع اور ء کا فرق

ع سے:	یعلمون اور ء سے یألمون کا معنی اس طرح ہوگا
ع سے: ء سے: ع سے: ء سے:	يَعْلَمُونَ ''وہ جانتے ہیں'' اور يَأْلَمُونَ ''وہ تکلیف پاتے ہیں'' عَلَمٌ ''جھنڈا'' اور أَلَمٌ ''دکھ اور درد''

۶۔ ق اور ک کا فرق

ق سے:	قَلْبٌ اور ك سے كَلْبٌ کا معنی اس طرح ہوگا
ق سے: ك سے: ق سے: ك سے:	قَلْبٌ ''دل'' اور كَلْبٌ ''کتا'' قَالَ ''اس نے کہا'' كَالَ ''اس نے ماپا''

ملتے جلتے الفاظ کا فرق دیکھنے سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مخارج کا خیال کرنا کس قدر ضروری ہے جب تک الفاظ صحیح ادا نہ ہوں گے (مخارج کے اعتبار سے) تو معلوم نہیں پڑھتے ہوئے ہم سے کہاں کہاں کیا کیا غلطی ہو جاتی ہوگی اور معلوم نہیں معنی کس کس طرح سے بدلتا ہوگا۔ مخارج کا خیال بہت ضروری ہے کہ کہیں قرآن پڑھتے پڑھتے بجائے ثواب کے عذاب ہی نہ ہوتا ہو۔

رُبَّ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ

کتنے ہی قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں وہ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کر رہا ہوتا ہے۔

اور یہی قرآن انسان کے درجات کے بلند کرنے کا باعث بنتا ہے۔

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ

قرآن کو مہارت کے ساتھ پڑھنے والا (قیامت کے دن) معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری مسلم)

لہٰذا اوّل سبق مخارج کا درست کرنا ہے پھر صفات کا درست کرنا اہم ہوگا۔

نقشہ مخارج الحروف

نمبر شمار	حروف تہجی	ادائیگی	القاب	مخارج الحروف
۱	ا	اَلِف	جوف دھن	منہ کے خلا سے
۲	ب	بَا	شفویہ	دونوں ہونٹوں کی تری سے
۳	ت	تَا	نطعیہ	زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ
۴	ث	ثَا	لثویہ	زبان کی نوک ثنایا علیا کے سرے
۵	ج	جِیْم	شجریہ	وسط زبان بالمقابل تالو
۶	ح	حَا	حلقیہ	وسط حلق
۷	خ	خَا	حلقیہ	ادنائے حلق
۸	د	دَآل	نطعیہ	زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ
۹	ذ	ذَآل	لثویہ	زبان کی نوک ثنایا علیا کے سرے
۱۰	ر	رَا	طرفیہ۔ذلقیہ	پشت زبان کا کنارا جب ثنایا رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے
۱۱	ز	زَا	صفیریہ۔اسلیہ	زبان کی نوک جب ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے درمیان دونوں دانتوں کے ملنے کی جگہ لگے
۱۲	س	سِیْن	صفیریہ۔اسلیہ	زبان کی نوک جب ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے درمیان دونوں دانتوں کے ملنے کی جگہ لگے

نمبرشمار	حروف تہجی	ادائیگی	القاب	مخارج الحروف
۱۳	ش	شِیْنْ	شجریہ	وسط زبان بالمقابل تالو
۱۴	ص	صَادْ	صفیریہ۔اسلیہ	زبان کی نوک جب ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے درمیان دونوں دانتوں کے ملنے کی جگہ لگے دونوں دانت ملے ہوں
۱۵	ض	ضَادْ	حافہ لسان	مکمل حافہ لسان جب اضراس علیا کی جڑ سے لگے
۱۶	ط	طَا	نطعیہ	زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ
۱۷	ظ	ظَا	لثویہ	زبان کی نوک ثنایا علیا کے سرے سے لگے
۱۸	ع	عَیْنْ	حلقیہ	وسط حلق
۱۹	غ	غَیْنْ	حلقیہ	ادنائے حلق
۲۰	ف	فَا	شفویہ	ثنایا علیا کے سرے اور نچلے ہونٹ کا شکم
۲۱	ق	قَافْ	لہاتیہ	کوے کے متصل زبان کی جڑ جب اوپر کے تالو سے لگے
۲۲	ک	کَافْ	لہاتیہ	ق کے مخرج سے متصل منہ کی جانب (ذرا اندر کی طرف)

نمبر شمار	حروف تہجی	ادائیگی	القاب	مخارج الحروف
۲۳	ل	لَام	طرفیہ ذلقیہ	زبان کا کنارہ مع کچھ حافہ جب ثنایا رباعی انیاب اور ضواحک کے مسوڑھے سے کسی قدر تالو کی طرف مائل ہو کر ٹکرائے
۲۴	م	مِیْم	شفویہ	ہونٹوں کی خشکی سے
۲۵	ن	نُوْن	طرفیہ۔ذلقیہ	زبان کا کنارہ مع کچھ حصہ حافہ جب ثنایا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے
۲۶	و	واؤ	جوف دھن	منہ کے خلا سے جبکہ حروف مدہ میں سے ہو
	و	واؤ	شفویہ	دونوں ہونٹوں کو ناتمام بند کرنے سے جبکہ حروف لین سے اور متحرک ہو۔
۲۷	ہ	ھا	حلقیہ	اقصائے حلق
۲۸	ء	ھمزہ	حلقیہ	اقصائے حلق
۲۹	ی	یَا	جوف دھن	منہ کے خلا سے جبکہ حروف مدہ میں سے ہو
	ی	یَا	شجریہ	وسط زبان بالمقابل تالو جب یائے لین یا متحرک ہو

نقشہ مخارج الحروف کی ترتیب

نمبر شمار	القاب	مخارج الحروف
۱۔	حروف مَدَّةٌ (تین ہیں)	ا۔و۔ی جبکہ ساکن ہوں اور ماقبل کی حرکات ان کے موافق ہوں
۲۔	حروف حَلَقِي (چھ ہیں)	ء۔ہ۔ع۔ح۔غ۔خ۔
۳۔	حروف لَهَاتِيَةٌ (دو ہیں)	ق۔ک۔
۴۔	حروف شَجَرِيَةٌ (تین ہیں)	ج۔ش۔ی۔
۵۔	حرف حَافِيَةٌ (ایک ہے)	ض
۶۔	حروف طَرْفِيَةٌ (تین ہیں)	ل۔ن۔ر۔
۷۔	حروف نِطعِيَةٌ (تین ہیں)	ت۔د۔ط۔
۸۔	حروف لثويه (تین ہیں)	ث۔ذ۔ظ۔
۹۔	حروف صفيريه (تین ہیں)	س۔ص۔ز۔
۱۰۔	حروف شفويه (چار ہیں)	ب۔م۔و۔ف۔

مشق نمبر 5

1۔ ملتے جلتے حروف کے کتنے گروپ ہیں؟

2۔ ''ت'' اور ''ط'' کا فرق واضح کریں اور مثالیں دیں۔

3۔ ''ع'' اور ''ح'' کا کیا فرق ہے؟ دو مزید حروف حلقیہ کا فرق بیان کریں۔

4۔ ''ث۔س۔ص'' کو ان کے مخارج سے صفات کی ادائیگی کے ساتھ ادا کریں۔

5۔ حروف لھاتیہ کی ادائیگی ان کے مخرج اور صفات کی ادائیگی کے ساتھ کریں۔

6۔ ''ذ۔ز۔ظ اور ض'' کا فرق مثالوں کے ساتھ بتائیں۔

7۔ ملتی جلتی آوازوں کے تمام سیٹوں کے لیے ہر لفظ کی مثال معانی کے ساتھ بتائیں۔

8۔ قرآن کو مہارت کے ساتھ پڑھنے والے کے لیے کیا خوشخبری ہے؟

9۔ قرآن کس پر لعنت کرتا ہے؟

باب نمبر 5

صفات

جن کیفیتوں سے حروف گذرتے ہیں ان کو صفات کہتے ہیں۔

لغوی تعریف

وہ چیز جو کسی دوسرے کے سہارے سے قائم ہو

اصطلاحی تعریف

اَلصِّفَةُ هِيَ كَيْفِيَّةٌ عَارِضَةٌ لِلْحُرُوفِ عِنْدَ حُصُوْلِهٖ فِي الْمَخْرَجِ مِنَ الْجَهْرِ وَالرِّخَاوَةِ وَالْهَمْسِ وَالشِّدَّةِ وَنَحْوِهَا۔

صفت حرف کی وہ کیفیت ہے جس میں سانس اور آواز کا جاری رہنا یا بند ہو جانا یا حرف کے سخت ہونے یا نرم ہونے کے بارے میں علم ہونا وغیرہ۔

اقسام صفات

صفات کی دو اقسام ہیں:

۱۔صفات لازمہ ۲۔صفات عارضہ

صفات لازمہ کے چار نام ہیں:

ا۔	صفات ذاتیہ	۲۔	صفات لازِمَہ
۳۔	صفات مُمَیِّزَہ	۴۔	صفات مُقَوِّمَہ

صفات عارضہ کے چار نام ہیں:

۱۔	صفات عارِضَہ	۲۔	صفات مُحَسِّنَہ
۳۔	صفات مُحَلِّیَہ	۴۔	صفات مُزَیِّنَہ

صفات لازمہ

صفات لازمہ تعداد میں اٹھارہ ہیں۔ دس صفات لازمہ متضادہ اور آ
لازمہ غیر متضادہ ہیں۔ اور صفات لازمہ وہ ہیں اگر ان کو ادا نہ کیا جائے تو حرف حر
ہی نہ رہے۔ اور صفات لازمہ متضادہ سے مراد وہ پانچ جوڑے ہیں جو اپنے مقا
دوسرے کے برعکس اور ضد ہیں یعنی ہر جوڑے کے دو مقابل صفتوں میں سے حروف
میں ایک نہ ایک صفت ضرور پائی جاتی ہے اور الف سے لے کر یا تک کوئی ایسا حرف
نہیں۔ جس میں مقابل پانچ صفات میں سے کسی نہ کسی صفت کی موجودگی نہ ہو اور
ایسا ہے کہ مقابل دو صفتوں میں کوئی ایک ہی حرف ہو۔ ہر صفت میں جو ہوگا مقابل
صفت میں وہ نہ ہوگا۔ جبکہ صفات لازمہ غیر متضادہ صرف بعض حروف میں پائی جا
ہیں وہ تعداد میں سولہ ہیں اور ان کا ذکر آگے آئے گا۔

اسمائے صفات لازمہ متضادہ

مقابل صفات کے ساتھ

۱۔	ھمس	جہر
۲۔	استعلا	استفال
۳۔	اطباق	انفتاح
۴۔	اذلاق	اصمات
۵۔	شدت	رخوت (توسط)

ا۔صفت ھمس

لغوی معنی

''چھپانا''

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت ہوان کوادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی کمزوری کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہ سکے اور آواز میں ایک قسم کی پستی ہو جیسے مَثْوٰهُ کی ث۔

ایسے حروف دس ہیں انہیں حروف مہموسہ کہتے ہیں

ت۔ث۔ح۔خ۔س۔ش۔ص۔ف۔ک۔ھ۔

انہیں حروف مَہْمُوْسَہ کہتے ہیں اوران کا مجموعہ یہ ہے

''فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ''

۲۔صفت جہر

لغوی معنی

''ظاہر کرنا''

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کوادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی بلندی ہو جسے کُتُبُ کی با۔

حروف مہموسہ کے علاوہ باقی سب حروف مجہورہ ہیں یعنی ۱۹حروف مجہورہ

ہیں۔ جن کا مجموعہ "عَظُمَ وَزْنِ قَارِئٍ ذِیْ غَضٍّ جِدِّ طَلَبٍ" ہے۔
صفت ھمس اور صفت جہر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

۳۔ صفت اِسْتِعْلَا

لغوی معنی

"بلند ہونا"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ تالو کی طرف اٹھ جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب پر پڑھے جاتے ہیں۔ جیسے قَبْلُ کا قاف۔

ایسے حروف سات ہیں
خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق۔
انہیں حروف مُسْتَعْلِیَة کہتے ہیں اور ان کا مجموعہ یہ ہے۔
"خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ"

۴۔ صفت اِسْتِفَال

لغوی معنی

"پست ہونا"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس کی وجہ سے یہ باریک پڑھے جاتے ہیں جیسے سُبُلُ کی لام حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی تمام ۲۲ حروف، حروف مُسْتَفِلَہ ہیں۔

ان کا مجموعہ "ثَبتَ مَنْ یُجَوِّدُ حَرْفَهٗ اِذْ سَلَّ شِكًّا" ہے۔

صفت استعلا اور صفت استفال ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

۵۔صفت اِطْبَاق

لغوی معنی

"لپٹنا"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ مقابل کے تالو سے لپٹ جاتا ہے جیسے حُطَمَةٌ کی طا یہ چار حروف ہیں اور خوب پڑھے جاتے ہیں۔

ص۔ض۔ط۔ظ۔

ان حروف کو حروف مُطْبِقَہ کہتے ہیں۔ان کا مجموعہ "صَطْ. ضَظْ" ہے۔

۶۔صفت اِنْفِتَاح

لغوی معنی

"کھلا یا جدا ہونا"

اصطلاحی تعریف

ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ تالو سے نہیں ملتا۔خواہ زبان کی جڑ تالو سے مل بھی جائے جیسے ق میں لگتی ہے جیسے سَبِیْلٌ حروف مطبقہ کے علاوہ باقی تمام ۲۵ حروف،حروف مُنْفَتِحَہ ہیں۔

ا۔ب۔ت۔ث۔ج۔ح۔خ۔د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ع۔غ۔ف۔

ق۔ک۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ء۔ی۔
ان کا مجموعہ یہ ہے
"مَنْ اَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَا حَقٌّ لَّهٗ شُرْبُ غَيْثٍ"
صفت اطباق اور صفت انفتاح ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

۷۔صفت اِذْلَاق

لغوی معنی

"پھسلنا"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت حروف زبان اور ہونٹوں کے کنارے سے نہایت سہولت کے ساتھ جلدی سے ادا ہوتے ہیں جیسے غُرْفَةً میں فا۔ان کی تعداد چھ ہے۔
ب۔ر۔ف۔ل۔م۔ن۔
ان حروف کو حروف مُذْلِقَہ کہتے ہیں ان کا مجموعہ یہ ہے۔
"فَرَّمِنْ لُبٍّ"

۸۔صفت اِصْمَات

لغوی معنی

"خاموش ہونا روکنا"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت حروف اپنے

مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہوتے ہیں آسانی اور جلدی سے ادا نہیں ہوتے۔ مثلاً خَــوْفٌ میں واؤ ان کی تعداد ۲۳ ہے حروف مذلقہ کے علاوہ باقی سب مُصْمِتَہْ ہیں۔

ا۔ت۔ث۔ج۔ح۔خ۔د۔ذ۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔

ع۔غ۔ق۔ک۔و۔ہ۔ء۔ی۔

ان کا مجموعہ یہ ہے

"جُذْ غَشَّ سَا خِطٍ صِدْثِقَةً اِذْ وَعْظُهٗ يَخُصُّكَ"

صفت اذلاق اور صفت اصمات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اذلاق کا معنی ہونٹ یا زبان کا کنارہ ہے اور ت۔ث۔د۔ذ۔ط۔ظ۔بھی زبان کے کنارے سے ادا ہوتے ہیں مگر ان کی صفت صفت اذلاق نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ الفاظ سہولت سے ادا نہیں ہوتے جبکہ صفت اذلاق کی شرط سہولت اور جلدی سے ادا ہونا ہے۔

۹۔صفت شِدَّت

لغوی معنی

"سختی قوت"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی سختی ہو جیسے جِبَالٍ میں ج۔ ایسے حروف آٹھ ہیں۔

ب۔ت۔ج۔د۔ط۔ق۔ک۔ء۔

انہیں حروف شَدِیْدَہ کہتے ہیں ان کا مجموعہ

"اَجِدْ۔ قُطٍ۔ بَکَتْ" ہے

۱۰۔ صفت رخوت

لغوی معنی

"نرم ہونا۔ نرمی"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت ہو ان کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہے اور آواز میں ایک قسم کی نرمی ہو جیسے اِنْسَانَ میں سین ایسے حروف ۱۶ ہیں۔

ا۔ث۔ح۔خ۔ذ۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ظ۔غ۔ف۔و۔ہ۔ی۔

انہیں حروف رخوۃ کہتے ہیں ان کا مجموعہ

"خُذْ غَثَّ حَظٍّ فُضَّ شَوْصٍ زِیَّ سَاہٍ" ہے۔

صفت شدت اور صفت رخوت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان کی درمیانی صفت صفت مُتَوَسِّطَہ ہے۔

صفت متوسطہ علیحدہ صفت شمار نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں کچھ صفت شدت ہے اور کچھ صفت رخوت ہے۔

صفت تَوَسُّط

لغوی معنی

"درمیان میں ہونا"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت ہو ان میں آواز نہ تو پوری طرح بند ہوتی ہے اور نہ

پوری طرح جاری رہتی ہے ایسے حروف پانچ ہیں۔

ر۔ع۔ل۔م۔ن۔

انہیں حروف مُتَوَسِّطَہ کہتے ہیں ان کا مجموعہ

"لِنْ عُمَرُ" ہے۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

تعریف

حرف کی وہ لازمی اور ضروری صفت جس کا حرف میں پایا جانا لازمی ہو مگر وہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے بالکل الگ الگ ہوں ان میں ضدیت یا تقابل نہ ہو جو کہ صفات لازمہ متضادہ کا خاصہ ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ آٹھ ہیں بعض حروف میں یہ صفات ہوں گی اور بعض میں نہ ہوں گی۔

صفات لازمہ غیر متضادہ کے مکمل حروف سولہ ہیں جو کہ یہ ہیں:

ب۔ج۔د۔ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ق۔ل۔م۔اور ن مشدد۔

و۔اور ی

اپنے اپنے مقام پر ترتیب کے ساتھ صفات کے مطابق ان کا ذکر آگے آئے گا۔صفات لازمہ غیر متضادہ آٹھ ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔صفت صفیر۔۲۔صفت تفشّی۔۳۔صفت استطالت۔۴۔صفت قلقلہ

۵۔صفت لین۔۶۔صفت تکریر۔۷۔صفت انحراف۔۸۔صفت غنہ

۱۔صفت صَفِیرُ

"ز۔س۔ص"

لغوی معنی

"باریک دراز آواز"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ادا کرتے وقت آواز سیٹی کی مانند نکلتی ہے جیسے وَسْوَاسِ کی سین اور یہ حروف تین ہیں انہیں حروف صفیریہ کہتے ہیں۔

"ز۔س۔ص"

۲۔صفت تَفَشّی

"ش"

لغوی معنی

"پھیلنا منتشر ہونا"

اصطلاحی تعریف

جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز منہ کے اندر پھیل جاتی ہے اور یہ صفت صرف ایک لفظ "ش" میں پائی جاتی ہے۔ جیسے اَلْقُرَیْشِ کی شین اسے حرف مُتَفَشِّیَہ کہتے ہیں۔

۳۔صفت استطالت

"ض"

لغوی معنی

"لمبا ہونا دراز ہونا"

جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کی ادائیگی میں شروع مخرج سے لے کر آخر تک آواز تواتر سے برقرار رہتی ہے۔اس کا مخرج جتنا طویل ہے اس کی آواز مخرج میں جاری رہنے سے اتنی ہی طویل ہو جاتی ہے جیسے نَقبِض میں ضاد اس کا لفظ صرف ایک ہے ''ض'' اسے حروف مُستَطِیلَہ کہتے ہیں حروف مستطیلہ اور حروف مدہ میں فرق یہ ہے کہ حروف مستطیلہ میں درازی مخرج میں ہوتی ہے اور حروف مدہ میں درازی ان کی ذات میں ہوتی ہے۔

۴۔صفت قَلْقَلَہ

لغوی معنی

''ہلانا''

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ادا کرتے وقت حالت سکون میں ان کے مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے ایسے حروف پانچ ہیں ان کا مجموعہ یہ ہے۔

''قُطْبُ جَدٍ'' ان حروف کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔

۵۔صفت لِیْن ''و۔ی''

لغوی معنی

''نرمی کرنا''

اصطلاحی معنی

جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مخرج میں ایسی نرمی سے ادا کیا جائے کہ ان پر کوئی مد کرنا چاہے تو کر سکے ایسے حروف دو ہیں۔

و۔ی۔ انہیں حروف لِیۡنِیَہ کہتے ہیں۔

و ساکن ماقبل فتح یعنی زبر جیسے	خَوۡفٍ۔	حَوۡلَیۡنِ
ی ساکن ماقبل فتح یعنی زبر جیسے	وَالصَّیۡفِ۔	کَیۡفَ

۶۔ صفت تکریر

"ر"

لغوی معنی

"دھرانا"

اصطلاحی تعریف

جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو ادا کرتے وقت آواز میں تکرار کی مشابہت ہوتی ہے اور اس تکرار کو ظاہر کرنے سے بچنا چاہیے چاہے اس پر شد ہی کیوں نہ ہو کیونکہ درحقیقت یہ ایک لفظ ہے زیادہ نہیں وہ یہ ہے "ر"۔

جیسے اَرۡسَلَ کی را۔ اسے حرف مُکَرِّرَہ کہتے ہیں۔

۷۔ صفت اِنۡحِرَاف

"ل۔ر"

لغوی معنی

"ہٹنا پلٹنا مائل کرنا"

اصطلاحی تعریف

جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان حروف کو ادا کرتے وقت ل میں زبان کے کنارے کی طرف اور ر میں کچھ زبان کی پشت کی طرف اور کچھ ل کے مخرج

کی طرف میلان پایا جائے۔انہیں حروف مُنْحَرِفَہ کہتے ہیں اور یہ دو ہیں۔

''ل۔ر'' جیسے اَلْاَرْضِ۔ میں ل اور را۔

۸۔صفت غنہ

''ن۔م''

لغوی معنی

گنگنی آواز

اصطلاحی تعریف

ن مشدد اور م مشدد یہ صفت ان دونوں حرفوں میں پائی جاتی ہے ان الفاظ کو پڑھتے ہوئے آواز ناک میں تھرتھراتی ہے۔جیسے اِنَّھُمْ۔ لَمَّا۔ ثُمَّ۔

نقشہ صفات (لازمہ) الحروف

۱	ا	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
۲	ب	جہر	شدت	استفال	انفتاح	ازلاق	قلقلہ
۳	ت	ھمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	
۴	ث	ھمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
۵	ج	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ
۶	ح	ھمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
۷	خ	ھمس	رخوت	استعلا	انفتاح	اصمات	
۸	د	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ
۹	ذ	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	

۱۰	ر	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف۔ تکریر
۱۱	ز	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر
۱۲	س	ھمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر
۱۳	ش	ھمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	تفشی
۱۴	ص	ھمس	رخوت	استعلا	اطباق	اصمات	صفیر
۱۵	ض	جہر	رخوت	استعلا	اطباق	اصمات	استطالت
۱۶	ط	جہر	شدت	استعلا	اطباق	اصمات	قلقلہ
۱۷	ظ	جہر	رخوت	استعلا	اطباق	اصمات	
۱۸	ع	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اصمات	
۱۹	غ	جہر	رخوت	استعلا	انفتاح	اصمات	
۲۰	ف	ھمس	رخوت	استفال	انفتاح	اذلاق	
۲۱	ق	جہر	شدت	استعلا	انفتاح	اصمات	قلقلہ
۲۲	ک	ھمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	
۲۳	ل	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف
۲۴	م	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	غنہ
۲۵	ن	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	غنہ
۲۶	و(مدہ)	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
	و(غیرمدہ)	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	لین
۲۷	ھ	ھمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	

۲۸	ء	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	
۲۹	ی(مدہ)	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	
	ی(غیرمدہ)	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	لین

مشق نمبر 6

1۔ صفات کسے کہتے ہیں؟ لغوی اور اصطلاحی معنی بتائیں۔
2۔ اقسام صفات ذکر کریں۔
3۔ صفات لازمہ و عارضہ کے مزید نام بتائیں۔
4۔ صفات لازمہ متضادہ کے تمام جوڑوں کے نام اور الفاظ بیان کریں۔
5۔ ھمس کا لغوی معنی کیا ہے؟ اس کی ضد کون سا لفظ ہے؟
6۔ حروف استعلا بیان کریں۔
7۔ صفت رخوت کی مخالف صفتوں کا ذکر ان کے الفاظ کے ساتھ کریں۔
8۔ صفات لازمہ غیر متضادہ کون کون سی ہیں؟ غیر متضادہ سے کیا مراد ہے؟
9۔ قلقلہ کا معنی کیا ہے؟ اور اس کے الفاظ ذکر کریں۔
10۔ صفت تکریر بیان کریں اور اس کا حکم کیا ہے؟
11۔ حروف لین کی مثالیں بیان کریں۔

باب نمبر 7

صِفَاتُ عَارِضَہ

اس کے چار نام ہیں

ا۔	صفات عارِضَہ	۲۔	صفات مُحَسِّنَہ
۳۔	صفات مُحَلِّیَہ	۴۔	صفات مُزَیِّنَہ

صفات عارضہ = تعریف

وہ صفات جو بعض حروف میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ جن حروف میں صفات عارضہ کی ادائیگی کا خیال نہ رکھا گیا ہو وہ حروف تو صحیح ہوں گے مگر ان کی تحسین (ادائیگی کی خوبصورتی) میں کمی آجائے گی۔

اقسام صفات عارضہ و نام

صفات عارضہ سترہ ہیں۔ جو مختلف حروف میں مختلف حالتوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱	ترقیق	۲	تفخیم	۳	ابدال	۴	تسہیل
۵	اثبات	۶	حذف	۷	مدہ	۸	امالہ
۹	لین	۱۰	غنہ	۱۱	اظہار	۱۲	اقلاب
۱۳	ادغام	۱۴	اخفاء	۱۵	ادغام شفوی	۱۶	اخفائے شفوی
۱۷	اظہار شفوی						

احکام صفات عارضہ

ان سب کے احکام آٹھ عنوان کے تحت ہوتے ہیں۔

1	ل	تفخیم سے جبکہ ماقبل (اس سے پہلے لفظ پر) زبر اور پیش ہو ترقیق سے جبکہ ماقبل زیر ہو
2	ر	تفخیم سے جبکہ ماقبل زبر اور پیش ہو ترقیق سے جبکہ ماقبل زیر ہو مشبہ کبھی پر اور کبھی باریک
3	م	ساکن ومشدد کے احکام
4	ن	ساکن ومشدد اور نون تنوین کے احکام
5	ا	جس سے پہلے ہمیشہ زبر ہو
6	و	جس سے پہلے زبر ہو جس سے پہلے پیش ہو
7	ی	جس سے پہلے زبر ہو جس سے پہلے زیر ہو
8	ا	جبکہ جوف دھن سے ادا ہو

ان الفاظ کا مجموعہ ''اَوِیْرَمَلَانُ'' ہے۔

صفات لازمہ وعارضہ میں فرق

صفات لازمہ اور عارضہ میں بنیادی فرق یہ ہیں:

ا۔	صفات لازمہ میں غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں۔	صفات عارضہ میں غلطی کو لحن خفی کہتے ہیں۔
۲۔	صفات لازمہ میں کوئی وجہ نہیں ہوتی۔	صفات عارضہ میں وجہ موجود ہوتی ہے۔
۳۔	صفات لازمہ تمام حروف میں پائی جاتی ہیں۔	صفات عارضہ چند حروف میں پائی جاتی ہیں۔

مشق نمبر 7

1۔ اقسام صفات عارضہ بیان کریں۔
2۔ صفات عارضہ کی تعداد کتنی ہے؟
3۔ صفات عارضہ کے احکام کتنے عنوان کے تحت بیان ہوتے ہیں؟
4۔ **تفخیم** کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے حروف بتائیں۔
5۔ نون ساکن، نون مشدد اور نون تنوین کا فرق بتائیں۔
6۔ اقسام صفات عارضہ کے الفاظ کا مجموعہ بتائیں۔
7۔ صفات لازمہ و عارضہ کا فرق کیا ہے؟

باب نمبر 8

تفخیم وترقیق کے احکام

تفخیم وترقیق کی اقسام

تفخیم ترقیق کے اعتبار سے حروف کی تین اقسام ہیں:

۱۔ حروف مستعلیہ ۲۔ حروف مستفلہ

۳۔ حروف مشبہ

۱۔حروف مُستَعلِیَہ

وہ حرف جو ہر حال میں پر پڑھے جاتے ہیں ان حروف کو حروف مُستَعلِیَہ کہتے ہیں اور وہ سات ہیں:

1	خ:	خَلَقنَا۔	خَاسِئِینَ	خُضُرٌ۔
2	ص:	صَلصَالٍ۔	صِیَام۔	فَصَبرٌ
3	ض:	ضَلَّ۔	اَضعَافًا۔	ضَنکًا۔
4	ط:	فَانطَلَقَا۔	طٰئِرِ۔	طَیِّبٰت۔
5	ظ:	ظُلُمٰتِ۔	ظَاهِرَةً۔	اُنظُرْ۔
6	غ:	غَیرِهٰذَا۔	غَسَّاقًا۔	غَمّ۔
7	ق:	مَنقُوصٍ۔	قُربَانًا۔	قَدِیرٌ۔

۲۔حروف مُستَفِلَہ

وہ حروف جو ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں ان کو حروف مُستَفِلَہ کہتے ہیں ان کی تعداد ۱۹ ہے۔ب۔ت۔ث۔ج۔ح۔د۔ذ۔ز۔س۔ش۔ع۔ف۔ک۔

م۔ن۔و۔ھ۔ء۔ی۔

۳۔حروف مُشَبَّہ

وہ حروف جو کبھی باریک اور کبھی پر پڑھے جاتے ہیں ان کو حروف مشبہ کہتے ہیں یہ حروف تین ہیں۔ا۔ر۔ل۔

ا۔ل کا بیان

لام کی مندرجہ ذیل دو حالتیں ہیں:

ا۔تفخیم ۲۔ترقیق

تفخیم: اگر لفظ اللہ سے قبل زبر اور پیش ہو تو اللہ کے لام کو پر پڑھیں گے۔ جیسے
وَاللّٰہ۔ یُحِبُّ اللّٰہُ۔ اَللّٰھُمَّ۔ ھُوَاللّٰہُ۔ عَبْدُاللّٰہِ۔

ترقیق: اگر لفظ اللہ سے قبل زیر ہو تو ل باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے لِلّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ۔ قُلِ اللّٰھُمَّ۔

باقی تمام جگہوں پر لام کو باریک پڑھا جاتا ہے۔

جیسے قَالَ۔ قَبْلُ۔ لَھُمْ۔ سَلٰمٌ۔

۲۔ر کا بیان

را کی تین حالتیں ہیں۔

ا۔تفخیم ۲۔ترقیق ۳۔مشبہ

مُفَخَّم صورتیں (موٹی پڑھی جانے والی صورتیں)

ا۔پہلی صورت

1	جب را پر زبر ہو جیسے	رَعْدٌ۔	ذُوْمِرَّۃٍ
2	جب را پر پیش ہو جیسے	رُزِقُوا۔	فَفِرُّوْا

رامخفف (ساکن والی) ہو یا مشدد (شدوالی) ہرصورت میں زبر اور پیش پر پر پڑھی جائے گی۔

۲۔ دوسری صورت

1	ر: ساکن ماقبل پرزبر ہو	بَرْقٌ۔	اَلْمَرْجَانُ
2	''راء'' ساکن ماقبل پرپیش ہو	بُرْهَانَانِ۔	تُرْزَقُوا

۳۔ تیسری صورت

اگر را سے ماقبل حرف پر عارضی زیر ہو تو را پُر پڑھی جائے گی جیسے

اِرْجِعُوا۔ اِرْحَمْهُمَا۔ اِرْتَبْتُمْ۔

۴۔ چوتھی صورت

را ساکن ماقبل زیر دوسرے کلمہ میں ہو۔ جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا۔

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی زیر عارضی بھی ہوتی ہے اور مستقل بھی جیسے مَنِ ارْتَضٰی۔

ایسی صورت میں را کو پر پڑھا جائے گا۔

۵۔ پانچویں صورت

را ساکن ماقبل زیر کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی ایسا لفظ جو مفتوح بھی ہو اور اسی کلمہ میں پایا جائے تو ر پر پڑھی جائے گی اور اس قاعدے کے مطابق قرآن پاک میں چار الفاظ ہیں۔

مِرْصَادًا۔ اِرْصَادًا۔ قِرْطَاسٍ۔ فِرْقَةٍ۔

۶۔ چھٹی صورت

را ساکن ماقبل بھی ساکن ہو (بشرطیکہ وہ یا نہ ہو) اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو جیسے اَلْقَدْرِ۔ اَلْقَصْرِ۔ اَلْعَصْرِ۔
را ساکن ماقبل بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو جیسے اَلْاُمُــــوْرِ۔ اَلْاُصُوْلِ۔
اور اگر ایسے کلمات میں لفظ کو اگلے لفظ سے ملایا جائے تو اس صورت میں چونکہ یہ ساکن کے حکم سے باہر ہو جائے گی اور متحرک پڑھی جائے گی تو پھر اپنی حرکت کی وجہ سے باریک پڑھی جائے گی۔

۷۔ ساتویں صورت

"را مرامہ مضمومہ" یعنی جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے مُنْتَصِر تو پھر یہ پر پڑھی جائے گی۔

مُرَقَّق صورتیں (باریک پڑھی جانے والی صورتیں)

۱۔ پہلی صورت

جب را پر کسرہ ہو چاہے مشدد را ہو یا مخفف (شد والی یا ساکن) باریک پڑھی جائے گی جیسے رِزْقٌ۔ اَنْذِرِ النَّاسَ۔ فِی الْبِرِّ۔ بِالرِّزْقِ

۲۔ دوسری صورت

جب را ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ (زیر) اصلی ہو اور اسی کلمہ میں ہو اور را کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی مفتوح حرف نہ پایا جائے تو ایسی صورت میں را کو پر نہیں پڑھیں گے جیسے

فِرْعَوْنَ۔ شِرْعَةً۔ مِرْيَةٌ۔ فِرْدَوْسٌ

اس را کے باریک پڑھے جانے کے لیے زیر اصلی کی اور منفصل ہونے اور را کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کسی مفتوح حرف کے نہ ہونے کی شرط اس لیے لگائی کہ اگر زیر عارضی ہوگی یا را کے بعد حروف مستعلیہ زبر والا ہوگا یا زیر دوسرے لفظ میں ہوگی تو ان تینوں صورتوں میں (را) باریک نہیں پڑھی جائے گی بلکہ پر پڑھی جائے گی۔(اس کے بارے میں پر پڑھی جانے والی صورتوں میں ذکر ہو چکا ہے)۔

۳۔تیسری صورت

اگر را اور اس سے پہلے والا حرف دونوں ہی ساکن ہوں اور اس سے پہلے زیر والا حرف ہو تو بھی را باریک پڑھی جائے گی جیسے

وَلَابِکْرْ۔ ذِی الذِّکْرْ۔

اور ساکن حرف اگرچہ عارضی ساکن ہو یعنی اصلاً اس پر حرکت ہو مگر وقف کی وجہ سے اسے ساکن کیا گیا ہو جیسے وَلَا بِکْرٌ تھا مگر وقفاً وَلَا بِکْرْ ہو گیا۔ذِی الذِّکْرِ تھا مگر وقفاً ذِی الذِّکْرْ ہو گیا اگر وقف ختم کر دیا جائے اور ملا کر پڑھا جائے تو حرکت کا اعتبار ہوگا۔

۴۔چوتھی صورت

اگر را ساکن سے پہلے یا ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر خواہ زبر ہو یا زیر را کو باریک ہی پڑھا جائے گا اور یا ساکن سے پہلے قرآن میں کہیں ضمہ نہیں آیا ہے۔جیسے بَصِیْرٌ۔ کَبِیْرٌ۔ خَبِیْرٌ۔

را کی یہ صورت بھی وقف کے ساتھ خاص ہے اور حرکت کی صورت میں حرکت کا اعتبار ہوگا۔

۵۔ پانچویں صورت

"رائے ممالہ" وہ را جس پر امالہ کیا جائے جیسے مَجْرٖھَا رائے ممالہ ہمیشہ باریک پڑھی جاتی ہے اس میں را کی آواز کو رے کر کے پڑھیں جیسے سنگترے کو پڑھتے ہیں یا پیارے کو۔

حروف مُشَبَّہَ

وہ حروف جو کبھی پر پڑھے جاتے ہیں اور کبھی باریک۔

ا۔ پہلی صورت

راساکن کے بعد حرف مُسْتَعْلِیَہ ساکن یا زیر والا ہو تو را پر اور باریک دونوں طرح سے پڑھی جاسکتی ہے جیسے فِرْقٍ

اس میں پر پڑھنا اس لیے ہے کہ راساکن کے بعد حرف مستعلیہ ق ہے۔ جس طرح لفظ فِرْقَةٍ میں را پر پڑھی جاتی ہے۔ایسے ہی فِرْقٍ میں را پر پڑھی جائے گی اور فِــرْقٍ میں باریک پڑھنا اس لیے ہے کہ ف کے نیچے زیر ہے اور زیر کی وجہ سے صفت استعلا اتنی قوی نہیں رہتی اسی وجہ سے را کو باریک بھی پڑھا جاسکتا ہے اور پر پڑھنا اور باریک پڑھا جانا وقف ہو یا وصل دونوں حالتوں میں صحیح ہے۔اسے خلف فی الحالین کہا جاتا ہے۔

۲۔ دوسری صورت

راساکن کے بعد حروف مستعلیہ نہ ہو بلکہ راساکن سے پہلے ہو جیسے مِصْرَ۔ عَيْـنَ الْـقِطْرِ۔ مِصْرَ اور عَيْـنَ الْقِطْرِ میں وقفا باریک پڑھا جانا اس لیے ہے کہ وقف کی صورت میں را ساکن ہو جاتی ہے اور اس سے پہلے صاد اور ط بھی ساکن ہیں اور حروف مستعلیہ میں سے بھی ہیں میم اور قاف کے نیچے بھی زیر ہے لہٰذا جس طرح

مِرْصَادِ۔ قِرْطَاسٍ۔

جیسی مثالوں میں راساکن کے بعد حروف مستعلیہ اس کے پر پڑھے جانے کا سبب بن سکتا ہے اس طرح راساکن سے پہلے بھی حرف مستعلیہ را کی **تفخیم** کا سبب بن سکتا ہے۔

مختصراً وہ لفظ آگے لکھے جاتے ہیں جن میں را کا معاملہ مشبہ ہوتا ہے اور وقف کی صورت میں پر اور باریک دونوں طرح سے پڑھے جا سکتے ہیں۔

	سورت	رواں	وقف
۱۔	سورۃ ہود اور دخان میں	فَاَسْرِ	فَاَسْرْ
۲۔	تین جگہ سورۂ یوسف میں دو جگہ سورۂ یونس میں ایک جگہ سورۃ الزخرف میں	مِصْرَ	مِصْرْ
۳۔	سورۃ طٰہٰ میں اور سورۃ شعراء میں	اَنْ اَسْرِ	اَنْ اَسْرْ
۴۔	سورۃ قمر میں چھ جگہ	نُذُرِ	نُذُرْ
۵۔	سورۃ فجر میں ایک جگہ	اِذَا یَسْرِ	اِذَا یَسْرْ
۶۔	سورۃ تکویر میں	اَلْجَوَارِ	اَلْجَوَارْ
۷۔	سورۃ سبا میں	عَیْنَ الْقِطْرِ	عَیْنَ الْقِطْرْ
۸۔	ایک جگہ سورۃ شعراء میں ایسی ہے جہاں وقف کی صورت میں بھی اور ملانے کی صورت میں بھی باریک اور پر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔	کُلُّ فِرْقٍ	کُلُّ فِرْقْ

۳۔ ا کا بیان

الف مدہ بھی ان حروف میں سے ہے جو بعض حالتوں میں پر اور بعض

حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے الف کے بارے میں یہ بات یاد رکھیں کہ اپنے سے پہلے والے حرف کا تابع ہوتا ہے۔ اگر تو الف سے قبل زبر ہو تو الف کی ذات برقرار رہتی ہے ورنہ الف باقی نہ رہے گا اور خالی حروف میں شمار ہوگا۔ اس طرح یہ صفات کے اعتبار سے بھی اپنے سے پہلے والے کا تابع ہوگا۔ اگر اس سے پہلے پر حرف ہوگا تو الف بھی پر پڑھا جائے گا جیسے **وَالْخَامِسَةُ**۔ **اَنصَارِیْ**۔ **اَلْغَاشِیَةِ**۔ **اَفْطَالَ**۔ **قَالَ** وغیرہ۔

۲۔ اگر اس سے پہلے والا حرف باریک ہو تو الف بھی باریک ہوگا جیسے **مَالِكِ**۔ **اَلْجَوَابِ**۔ **عَامِلَةٌ** وغیرہ۔

❁❁❁❁❁

مشق نمبر 8

1۔ تفخیم وترقیق کے اعتبار سے حروف کی اقسام کیا ہیں؟
2۔ کون سے حروف ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں؟
3۔ مشبہ حروف سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کون سے ہیں؟
4۔ ''ل'' کی کیا حالتیں ہیں؟ کب لام پر اور کب باریک پڑھا جائے گا؟
5۔ ''را'' کی موٹی پڑھی جانے والی حالتیں ذکر کریں۔
6۔ ''را'' کب باریک پڑھی جائے گی؟
7۔ ''الف'' کب موٹا پڑھا جائے گا؟
8۔ حروف استعلا بیان کریں اور ادائیگی کا طریقہ بتائیں۔

باب نمبر 9

م ساکن و مُشدَّد کے احکام

م مشدد کے بارے میں

م مشدد ہو تو اس میں غنہ ضروری ہوتا ہے۔

یہ غنہ بطور صفت کے نون اور میم میں پایا جاتا ہے۔ غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے (یعنی جتنی دیر میں ایک انگلی کھولی جاتی ہے یا بند کی جاتی ہے اس کی مشق ضروری ہے)۔ غنہ ناک میں آواز لے جانے کو کہتے ہیں۔

م ساکن کے احکام

م ساکن کے تین احکام ہیں:

۱۔ اِدْغَامْ ۲۔ اِخْفَاءْ ۳۔ اِظْہَارْ

۱۔ اِدْغَامْ

لغوی معنی

''کسی چیز کو دوسری چیز میں ملانا''

اصطلاحی تعریف

ایک ہی جنس کے دو حرفوں کو (ایک ساکن دوسرا متحرک) ملا دینا اس طرح کہ دو حرفوں کو ملا کر ایک مشدد حرف پڑھا جائے (شناخت کے لیے اس پر شد ڈال دی جاتی ہے) جیسے اِذْذَّھَبَ۔ قَدْدَّخَلُوْا۔

قاعدہ

میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو وہاں ادغام ہوگا اور اس ادغام کو ادغام

شفوی کہتے ہیں جیسے اَلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ۔ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔

۲۔ اِخْفَاءُ

لغوی معنی

''چھپانا''

اصطلاحی تعریف

کسی ساکن حرف کو اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھ کر بغیر شد کے ادا کرنا۔

قاعدہ

اگر میم ساکن کے بعد ب آجائے تو وہاں اخفاء ہوگا اور اسے اخفائے شفوی کہتے ہیں جیسے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ. وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ.

۳۔ اِظْہَارُ

لغوی معنی

''ظاہر کرنا''

اصطلاحی تعریف

حروف کو ان کے مخارج سے بغیر کسی تغیر کے ادا کرنا۔

قاعدہ

اگر میم ساکن کے بعد م اور ب کے علاوہ باقی ۲۶ حروف میں سے کوئی حرف بھی آجائے تو وہاں اظہار ہوگا اس اظہار کو اظہار شفوی کہتے ہیں جیسے لَهُمْ جَنّٰتٌ۔ هُمْ فِيْهِ۔

مشق نمبر 9

1۔ مشدد لفظ کسے کہتے ہیں؟

2۔ کون سے الفاظ پر شد ہو تو غنہ ضرور ہوتا ہے؟

3۔ م ساکن کے کتنے احکام ہیں؟

4۔ ادغام کا کیا معنی ہے؟ ادغام شفوی کا ذکر کریں۔ مثال بیان کریں۔

5۔ اخفائے شفوی کا قاعدہ ذکر کریں اور مثالیں دیں۔

6۔ اظہار شفوی کب ہوگا؟ مثالیں دیں۔

باب نمبر 10

ن سَا کِنْ ، ن مُشَدَّ دْ اور ن تَنْوِیْن کے احکام

ن ساکن اور ن تنوین کے چار احکام ہیں:

۱۔اظہار ۲۔اخفا ۳۔اقلاب ۴۔ادغام

۱۔اِظْہارْ

لغوی معنی

''ظاہر کرنا''

اصطلاحی تعریف

حروف کو ان کے مخارج سے بغیر کسی تغیر کے ادا کرنا۔

قاعدہ

اگر نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔حروف حلقی یہ ہیں ء۔ہ۔ع۔ح۔غ۔خ۔

مثالیں درج ذیل ہیں:

		نون ساکن		نون تنوین	
۱	ء	مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	اِنْ اَنْتَ.	لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا.	عَيْنٍ اٰنِيَةٍ
۲	ہ	مِنْهُمْ.	فَانْهَارَ	مِنْ نَّفَاذٍ هٰذَا.	جُرُفٍ هَارٍ.
۳	ع	اَنْعَمْتَ.	مِنْ عَمَلِكُمْ.	بُكْمٌ عُمْيٌ.	سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ.
۴	ح	وَانْحَرْ.	مِنْ حَمَاٍ.	رَغَدًا حَيْثُ.	جَمَالٌ حِيْنَ.

۵	غ	مِنْ غَيْرٍ.	مِنْ غَمٍّ.	صَالِحًا غَيْرَ الَّذِىْ	اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ
٦	خ	مِنْ خَلْقٍ.	وَالْمُنْخَنِقَةُ.	قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ	سُنْدُسٍ خُضْرٌ

نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی آنے سے بغیر تغیر کے لفظ ادا کیے جانے کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔

اِخْفَاءُ

لغوی معنی

''چھپانا''

اصطلاحی تعریف

کسی ساکن حرف کو اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھ کر بغیر شد کے ادا کرنا۔

قاعدہ

نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر حروف حلقی، حروف ادغام (یَرْمَلُوْنَ) اور حروف اقلاب کے علاوہ پندرہ حروف میں سے کوئی آ جائے تو وہاں اخفا ہوگا۔ اس کو اخفائے حقیقی کہتے ہیں ان حروف کو ایک شعر میں یکجا کیا گیا ہے اور اس شعر کے ہر لفظ کا پہلا حرف، حرف اخفاء ہے

صف ذا ثنا کم جاء شخص قد سها

دم طيبا زد في تِقِي ضع ظالما!

حروف اخفاء مع مثال یہ ہیں:

ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ ک۔

		ساکن		تنوین	
۱	ت	اَنْتُم۔	اَفَاَنْتَ	جَنّٰتٍ تَجرِیْ	حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا
۲	ث	مِنْ ثَمَرَةٍ۔	بِالْاُنْثٰی	مَآءً ثَجَّاجًا	خُبْزًا ثُمَّ
۳	ج	فَاِنْ جَآءُوْكَ	اَنْجَيْنَا	لِكُلٍّ جَعَلْنَا	عَادٌ جَحَدُوْا
۴	د	عِنْدَرَبِّكَ۔	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	بَخْسٍ دَرَاهِمَ	كَأْسًا دِهَاقًا
۵	ذ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	لِتُنْذِرَ	عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَام	ظِلٍّ ذِیْ
۶	ز	اَنْزَلَ۔	كَنْزٌ	غُلٰمًا زَكِيًّا	كُلِّ زَوْجَيْنِ
۷	س	اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ	لِلْاِنْسَانِ	شَيْئٍ سَبَبًا	اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ
۸	ش	مِنْ شَيْئٍ۔	فَمَنْ شَآءَ	شَيْئٍ شَهِيْدٌ	سَبْعًا شِدَادًا
۹	ص	وَالْاَنْصَارِ۔	مِنْ صِيَامٍ	قَاعًا صَفْصَفًا	قَوْمًا صٰلِحِيْنَ
۱۰	ض	مَنْ ضَلَّ۔	عَنْ ضَيْفِ	مَعِيْشَةً ضَنْكًا	كَبِيْرًا ضِعِيْفًا
۱۱	ط	فَانْطَلَقَا۔	مِنْ طَيِّبٰتِ	حَلٰلًا طَيِّبًا	لَحْمًا طَرِيًّا
۱۲	ظ	ثُمَّ انْظُرْ۔	مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ	نَفْسٍ ظَلَمَتْ	مِرَآءً ظَاهِرًا
۱۳	ف	فَمَنْ فَرَضَ۔	مِنْ فَضْلِه	قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ	اٰيَةً فَاصْفَحْ
۱۴	ق	مَنْ قَتَلَ۔	مِنْ قَبْلُ	شَيْئٍ قَدِيْرٌ	عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا
۱۵	ک	يَحْزُنْكَ	مِنْ كُلِّ	فَرِيْقًا كَذَّبُوْا	وَاَكْوَابٍ كَانَتْ

نون تنوین اورنون ساکن کے بعد حروف اخفا آ جانے سے اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھتے ہوئے بغیر تشدّد کے ادائیگی کو اخفائے حقیقی کہتے ہیں۔

۳۔ اِقْلَابْ

لغوی معنی

''پھیرنا۔ بدلنا''

اصطلاحی تعریف

صفت غنہ کی رعایت رکھتے ہوئے ایک حرف کی جگہ دوسرے حرف کو رکھنا یعنی نون ساکن یا تنوین کو میم ساکن سے بدل کر غنہ کے ساتھ ادا کرنا۔ اسے قلب اور اقلاب کہتے ہیں۔ (اقلاب قلب کی جمع ہے)

قاعدہ

ن ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر حرف ''ب'' آ جائے تو وہاں ن کو میم میں بدل کر اخفا کریں گے جیسے رَسُوْلٌ بِمَا۔ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ مَنْ بَعَثَنَا۔ مِنْ بَعْدِ۔ علامت کے طور پر اوپر چھوٹی سی میم بھی لکھی ہوتی ہے۔

۴۔ اِدْغَامْ

لغوی معنی

''ملانا''

اصطلاحی تعریف

ایک ہی جنس کے دو حرفوں کو ایک ساکن دوسرا متحرک ہو تو ان کو اس طرح ملا دینا کہ دونوں حرفوں کو ملا کر ایک مشدد حرف پڑھا جائے جیسے اِذْ ذَّھَبَ. قَدْدَّخَلُوْا.

اقسام ادغام دو ہیں:

ا۔ادغام ناقص ۲۔ادغام تام

ا۔ادغام ناقص

ایسا ادغام جس میں نقص رہا ہو اگر مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو ادغام ناقص ہوتا ہے جیسے لَئِنْ بَسَطْتَّ۔ مَنْ يَّقُوْلُ

۲۔ادغام تام

مدغم کو دوسرے حرف سے بدل کر پڑھنا جس میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے ادغام تام کہلاتا ہے جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ۔ وَجَدْتُّ۔

قاعدہ

نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف ''یرملون'' میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں ادغام ہوگا۔حروف ادغام مع امثلہ یہ ہیں۔ی۔ر۔م۔ل۔و۔ن۔

۱	ی	فَمَنْ يَّعْمَلْ	خَيْرًا يَّرَهٗ
۲	ر	مِنْ رَّبِّكَ	غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
۳	م	عَنْ مِّلَّةِ	كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ
۴	ل	اَنْ لَّآ اِلٰهَ	نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى
۵	و	مِنْ وَّالٍ	وَازِرَةٌ وِّزْرَ
۶	ن	مِنْ نَّفَقَةٍ	رِزْقًا نَّحْنُ

حروف ''یرملون'' میں ادغام کی اقسام

حروف ''یرملون'' میں ادغام کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ادغام بالغُنّہ ۲۔ادغام بلاغنہ

ا۔ادغام بِالغُنَّۃ

نون ساکن اورنون تنوین کے بعدحرف یَنمُو میں سےکوئی حرف آجائےتو وہاں ادغام بالغنہ ہوتاہے۔جیسے

		تنوین	ساکن
ا	ی	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ	لَنْ يَّقْدِرَ
۲	ن	صِدِّيقًا نَّبِيًّا	مِنْ نَّبِيٍّ
۳	م	قَرَارٍ مَّكِيْنٍ	مِنْ مَّآءٍ
۴	و	بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ	مِنْ وَّلِيٍّ

۲۔ادغام بلاغنہ

نون ساکن اورنون تنوین کے بعدحروف ''ل۔ر'' میں سےکوئی آجائےتو وہاں ادغام بلاغنہ ہوگاجیسے

		نون ساکن	نون تنوین
ا	ل	اَنْ لَّآ اِلٰهَ	نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى
۲	ر	مِنْ رَّبِّكَ	غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ادغام کےلیےشرط اظہارمطلق

ادغام کےلیےشرط یہ ہےکہ مدغم (جسےملایاجائے) اورمدغم فیہ (جس میں ملایاجائے) دوکلموں میں ہووہاں ادغام ہوگااگرمدغم اورمدغم فیہ ایک کلمہ میں ہوں تو وہاں ادغام نہیں ہوگابلکہ اظہارہوگااس اظہارکواظہارمطلق کہتےہیں اس کی قرآن میں صرف چارمثالیں ہیں۔

دُنْيَا۔ قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْيَانٌ۔

یعنی اگر چہ یہ حروف، حروف یَـنـمُـو میں سے ہیں اور ان پر غنہ ہونا تھا مگر چونکہ یہ ادغام کی شرط پر پورا نہیں اترتے اس لیے باوجود حروف یَنمُو میں ہونے کے ان پر اظہار مطلق ہوگا۔

ادغام کی باعتبار سبب اقسام

ادغام باعتبار سبب تین قسم کا ہے

۱۔ادغام مثلین ۲۔ادغام متقاربین ۳۔ادغام متجانسین

۱۔اِدْغَام مِثْلَیْن

مِثْلَیْن میں چودہ حروف کا ادغام ہوتا ہے جن کا مجموعہ فَـعِ وَكُـلِّـمْ تَهـدِ بِنَذِيرِ ہے ایسے دو حرف جن کا مخرج اور صفات ایک ہی ہوں مثلین کہلاتے ہیں۔ان حروف کا ادغام، ادغام مثلین کہلائے گا۔جیسے ب۔ب۔وغیرہ۔مثلین میں ادغام تام ہوتا ہے جیسے اِذْذَّهَبَ۔ قَدْ دَّخَلَ۔

اقسام اِدْغَام مِثْلَیْن

اِدْغَام مِثْلَیْن کی دو اقسام ہیں:

۱۔ادغام صغیر مثلین ۲۔ادغام کبیر مثلین

۱۔ادغام صغیر مثلین

جس میں مدغم پہلے ہی سے ساکن ہو اور مدغم فیہ متحرک ہو جیسے لَنْ نُّؤْمِنَ۔ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ۔

۲۔ادغام کبیر مثلین

جس میں مدغم اور مدغم فیہ دونوں متحرک ہوں اور مدغم خود کو ساکن کر کے ادغام

کرے۔ جیسے اَحْمَرَرَ سے اَحْمَرَّ. مَدَدَ سے مَدَّ.

روایت حفص میں ادغام کبیر صرف پانچ جگہ ہے۔ جس میں سے چار جگہ صرف ادغام ہی ادغام ہے یعنی تَاْمُرُوْنِّیْ۔ اَتُحَآجُّوْنِّیْ۔ مَكَّنِّیْ۔ نِعِمَّا۔ اور پانچواں صرف لَا تَاْمَنَّا میں ادغام مع الاشمام اور اظہار مع الروم ضروری ہے۔

ادغام مثلین میں مستثنیٰ

اگر مدغم حرف مدہ ہو اور مدغم فیہ غیر مدہ ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے قَالُوْا. وَمَالَنَا اور فِیْ یَوْمٍ وغیرہ۔

ادغام مثلین کے چودہ حروف کی مثالیں

۱	ب	اِذْهَب بِّكِتَابِی		ب کا ب میں
۲	ت	كَانَت تَّعْبُدُ	رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ	ت کا ت میں
۳	د	قَد دَّخَلُوْا		د کا د میں
۴	ذ	اِذ ذَّهَبَ		ذ کا ذ میں
۵	ر	وَاذْكُر رَّبَّكَ		ر کا ر میں
۶	ع	تَسْتَطِع عَّلَيْهِ	تَسْطِع عَّلَيْهِ	ع کا ع میں
۷	ف	يُسْرِف فِّی الْقَتْلِ		ف کا ف میں
۸	ک	يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ		ک کا ک میں
۹	ل	قُل لِّعِبَادِی	قُل لَّكُمْ	ل کا ل میں
۱۰	م	اِلَيْكُم مُّرْسَلُوْنَ	مَاهُم مِّنْكُمْ۔	م کا م میں
۱۱	ن	مَن نَّشَآءُ	مِن نَّاصِرِيْنَ	ن کا ن میں

۱۲	و	اُووْوَّنصَرُوْا	اُووَّزَنُوْهُمْ	و کا و میں
۱۳	ہ	مَالِيَهْ هَلَكَ	يُوَجِّهْهُ	ہ کا ہ میں
۱۴	ی	يَابُنَيَّ		ی کا ی میں

ادغام مثلین میں ادغام ناقص نہیں ہوتا۔

ادغام مُتَقَارِبَیْن

یہ ادغام ایسے حروف میں ہوتا ہے جو قریب المخرج ہوں ایسے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں جیسے قُلْ رَّبِّ۔ مِنْ لَّدُنْهُ۔

ادغام متقاربین میں ادغام تام و ناقص دونوں طرح کا ہوتا ہے مگر مدغم اگر حروف حلقی ہو تو پھر ادغام نہیں ہوگا جیسے فَسَبِّحْهُ اسی طرح اگر مدغم حرف حلقی میں سے ہو اور مدغم فیہ غیر حلقی ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا اسی طرح ''لام'' کا ادغام ''نون'' میں نہیں ہوتا مثلاً بَلْ نَظُنُّكُمْ صرف لام تعریف کا نون میں ادغام ہوتا ہے جیسے اَلنُّوْرِ۔ اَلنَّجْمُ۔

ادغام مُتَقَارِبَیْن کی مثالیں

1	ل کا را میں	قُلْ رَّبِّ
2	ن کا را میں	مِنْ رَّبِّكُمْ
3	ن کا واؤ میں	مِنْ وَّلِيٍّ
4	ن کا ی میں	مَنْ يَّقُوْلُ
5	ق کا ک میں	نَخْلُقْكُّمْ
6	ن کا م میں	مِنْ مَّآءٍ

روایت حفص کے مطابق اس کی کل سات صورتیں ہیں۔

۱۔ تین صورتیں ادغام تام متقاربین ہیں۔
۲۔ دو صورتیں ادغام ناقص متقاربین ہیں۔
۳۔ ایک میں خلف یعنی تام و ناقص دونوں جائز ہیں۔
۴۔ ایک میں اختلاف ہے یعنی بعض کے نزدیک وہ تام ہے بعض کے نزدیک ناقص۔

۱۔ ادغام متقاربین تام کی صورتیں

1	نون ساکن وتنوین کا لام میں	مِنۡ لَّدُنَّا	مِنۡ لَّدُنۡهُ	هُدًى لِّبَنِىۡ اِسۡرَآئِيۡلَ
2	نون ساکن وتنوین کا را میں	مَنۡ رَّزَقۡنَا	مِنۡ رَّبِّهِمۡ	ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا
3	لام کا را میں	قُلۡ رَّبِّ		

ان میں صفت غنہ ختم ہو جاتی ہے۔

۲۔ ادغام متقاربین ناقص کی مثالیں

۱۔	نون ساکن وتنوین کا واؤ میں	مِنۡ وَّلِيٍّ۔	مَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً۔
۲۔	نون ساکن وتنوین کا یا میں	مِنۡ يَّوۡمِهِمۡ۔	يَوۡمَئِذٍ يَّوَدُّ۔

ان میں صفت غنہ کو باقی رکھ کر ادغام کیا جاتا ہے۔

۳۔ خلف یعنی تام و ناقص دونوں کا جائز ہونا

۱۔ اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ

اس میں دونوں صورتیں صحیح ہیں۔

۴۔ نون ساکن وتنوین کا میم میں ادغام

مِنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ۔

مختصراً

ادغام ناقص

ایسا ادغام ہے جس میں نقص رہا ہو۔ اگر مدغم (جس لفظ کو ملایا جائے) کی کوئی کیفیت باقی رہے تو ادغام ناقص ہوتا ہے۔ جیسے **فَمَنْ يَّعْمَلْ۔ مِنْ مَّآءٍ۔**

ادغام تام

وہ ادغام ہے جس میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے یعنی مدغم کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کرنا ادغام تام کہلائے گا جیسے **مِنْ لَّدُنْكَ۔ مِنْ رَّبِّكَ۔**

۳۔ ادغام مُتَجَانِسَيْن

ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو مگر صفات میں اختلاف پایا جائے ادغام متجانسین کہلاتے ہیں۔ جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ. اِذْظَّلَمُوْا. قَالَتْ طَّآئِفَةٌ.

متجانسین میں ادغام تام و ناقص دونوں ہوتے ہیں مگر حروف حلقی کا ادغام ایک مخرج والے دو حرفوں میں نہ ہوگا جیسے **فَاصْفَحْ عَنْهُمْ**۔ حروف شجریہ کا ادغام بھی ایک مخرج والے دو حرفوں میں نہ ہوگا جیسے **اَشْيَآءُ**۔

مَالِيَهْ کی ہائے سکتہ میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں۔

اقسام ادغام متجانسین

ادغام متجانسین کی دو اقسام ہیں اور کل سات صورتیں ہیں۔

ادغام ناقص	ایک صورت ہے
ادغام تام	چھ صورتیں ہیں

ادغام تام

مدغم کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کرنا ادغام تام کہلائے گا یعنی جس

میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔ جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ. وَجَدْتُّ.

اس کی چھ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1	ت کا د میں	اَثْقَلَتْ دَّعَوَاللّٰهَ
2	ت کا ط میں	قَالَتْ طَّآئِفَةٌ
3	ث کا ذ میں	يَلْهَثْ ذّٰلِكَ
4	د کا ت میں	قَدْ تَّبَيَّنَ
5	ذ کا ظ میں	اِذْ ظَّلَمُوْا
6	ب کا م میں	اِرْكَبْ مَّعَنَا

ادغام ناقص

ایسا ادغام جس میں نقص رہا ہو اگر مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو ادغام ناقص ہوتا ہے جیسے لَئِنْ بَسَطْتَّ

''ط'' کا ادغام ''ت'' میں ناقص ہوتا ہے یعنی ط کی صفت اطباق باقی رہے گی۔ یعنی ط کی صفت استعلا اور اطباق کو باقی رکھ کر اس کا تا میں اس طرح ادغام کرنا چاہیے یہ ''ط'' تو پرادا ہو مگر ''ت'' باریک مگر قلقلہ نہ ہونے پائے کیونکہ قلقلہ کی صورت میں ادغام باقی نہ رہے گا بلکہ اظہار ہو جائے گا جو صحیح نہیں ہے۔

اس کے الفاظ قرآن پاک میں چار ہیں۔

بَسَطْتَّ۔ اَحَطْتُّ۔ مَافَرَّطْتُّ۔ مَافَرَّطْتُّمْ۔

احتیاطی حروف

وہ حروف جو ظاہر ادغام والے محسوس ہوتے ہیں مگر ان میں ادغام نہیں ہے۔

جیسے قَدْ جَآءَ۔ قَدْ ضَلُّوْا۔ اِذْ تَقُوْلُ۔ اِذْ زَيَّنَ۔ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا۔ فَاصْفَحْ

عَنۡهُمۡ۔ قُلۡنَا۔ قُلۡ نَعَمۡ۔ اَشۡيَآءَ۔

اختلافی حروف

قرآن مجید میں چند کلمات ایسے ہیں جن میں ادغام اور اظہار کے سلسلے میں علامہ جذریؒ اور علامہ شاطبیؒ نے اختلاف کیا ہے۔ جیسے یَلۡهَثۡ ذّٰلِكَ اور اِرۡكَبۡ مَّعَنَا میں بطریق شاطبیؒ صرف ادغام ہے مگر علامہ جذریؒ کے نزدیک اظہار اور ادغام دونوں ہیں۔ ۲۔ یٰسٓ وَّالۡقُرۡاٰنِ اور نٓ وَالۡقَلَمِ میں علامہ جذریؒ کے مطابق ادغام و اظہار ہے مگر علامہ شاطبیؒ کے نزدیک صرف اظہار ہے۔

حروف شمسیہ (قاعدہ ادغام)

لام تعریف اگر حروف شمسیہ پر داخل ہو تو ادغام ہوگا حروف شمسیہ چودہ ہیں۔ ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن۔

مثالیں درج ذیل ہیں:

۱	ت	وَالتِّيۡنِ۔	اَلتَّآئِبُوۡنَ۔	اَلتَّكَاثُرُ۔
۲	ث	مِنَ الثَّمَرَاتِ۔	عَلَى الثَّلَاثَةِ۔	اَلثَّمَنِ
۳	د	وَالدَّوَآبِّ۔	اَلدَّوَآئِرَ۔	اَلدَّمۡعِ۔
۴	ذ	وَالذِّكۡرِ الۡحَكِيۡمِ۔	جَنَاحَ الذُّلِّ۔	اَلذِّكۡرٰى۔
۵	ر	فِى الرِّزۡقِ۔	الرَّحۡمٰنُ۔	الرَّحِيۡمُ۔
۶	ز	وَالزَّيۡتُوۡنِ۔	اَلزَّانِيَةُ۔	اَلزُّجَاجَةُ۔
۷	س	اَلسَّمٰوٰتِ۔	وَالسَّابِحَاتِ۔	فَالسَّابِقَاتِ۔
۸	ش	وَالشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ	وَالشُّهَدَآءِ۔	وَالشَّمۡسُ۔
۹	ص	مَعَ الصَّابِرِيۡنَ۔	وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ۔	وَالصَّالِحِيۡنَ۔

۱۰	ض	وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔	اَلضُّرُّ۔	اَلضِّلَالُ۔
۱۱	ط	وَالطَّیْرَ۔	وَالطَّیِّبَاتِ۔	اَلطَّوْلِ۔
۱۲	ظ	وَالظَّالِمُوْنَ۔	وَالظَّاهِرُ۔	اَلظُّلْمُ۔
۱۳	ل	اَلَّذِیْنَ۔	اَللّٰهُ۔	اَلَّتِیْ۔
۱۴	ن	اَلنَّاسِ۔	وَالنَّهَارِ۔	وَالنَّجْمُ۔

بقیہ چودہ حروف ادغام والے حروف میں شامل نہیں انہیں حروف قمریہ کہا جاتا ہے اور وہ مع امثلہ یہ ہیں۔ ب۔ ج۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ و۔ ہ۔ ء۔ ی۔

مثالیں درج ذیل ہیں:

۱	ب	مِنَ الْبَرِّ۔	اَلْبَرْقُ۔	اَلْبَارِئُ۔
۲	ج	مَنَ الْجِبَالِ۔	مِنَ الْجِنِّ۔	اَلْجَحِیْمُ۔
۳	ح	اَلْحَمِیْدُ۔	اَلْحَدِیْدُ۔	اَلْحِسَابُ۔
۴	خ	اَلْخَالِقُ۔	اَلْخَیْرِ۔	اَلْخَمْرُ۔
۵	ع	اَلْعَزِیْزُ۔	اَلْعَلِیْمُ۔	اَلْعَلَّامُ۔
۶	غ	اَلْغَیْبُ۔	اَلْغُلَامُ۔	اَلْغَیْرِ۔
۷	ف	وَالْفَجْرِ۔	اَلْفِیْلِ۔	کَالْفَرَاشِ۔
۸	ق	اَلْقَارِعَةُ۔	اَلْقَبْرِ۔	بِالْقُعُوْدِ۔
۹	ک	اَلْکَوْثَرَ۔	اَلْکُفَّارَ۔	اَلْکِتَابُ۔
	ل	اَلْـکَـوْثَـرَ۔ اَلْکِتَابُ۔ لام تعریف اگر حروف قمریہ پر داخل ہو تو اظہار ہوگا اور فَالْتَقَطَهٗ اور فَالْتَقَمَهُ میں لام تعریف نہیں بلکہ لام فعل ہے اس لیے یہاں اظہار ہی ہوگا		

۱۰	م	اَلْمَجِيْدُ۔	اَلْمَاءُ۔	اَلْمُصَوِّرُ۔
۱۱	و	اَلْوَانُهٗ۔	اَلْوَرَق۔	اَلْوَاقِعَةُ۔
۱۲	ہ	اَلْهُدٰى۔	اَلْهُكْم۔	اَلْهَوٰى۔
۱۳	ء	اَلْاَسْمَآءُ۔	اَلْاَرْض۔	اَلْاَنْفَال۔
۱۴	ی	اَلْيَاقُوْت۔	اَلْيَوْم۔	اِلْيَاسِيْنَ۔

الف نہ تو حروف قمریہ میں شمار ہوتا ہے اور نہ حروف شمسیہ میں کیونکہ یہ ماقبل کی حرکت کے مطابق پڑھا جاتا ہے ورنہ خالی ہوتا ہے۔

شمسی حروف

حروف شمسیہ کو حروف شمسیہ اس لیے کہتے ہیں کہ جیسے سورج کی موجودگی میں سورج ہی نظر آتا ہے ستاروں کی روشنی ظاہر نہیں ہوتی اس طرح حروف شمسیہ میں لام تعریف مدغم ہو کر غائب ہو جاتے ہیں یعنی لام تعریف بمنزلہ ستاروں کے اور حروف شمسیہ بمنزلہ سورج ہیں۔

اسی طرح لام تعریف اگر حروف قمریہ پر داخل ہو تو اس پر اظہار ہوگا۔ ل حروف شمسیہ میں بھی ہے اور حرف قمریہ میں بھی ہے۔ مگر حروف قمریہ میں لام فعل کے طور پر ہے۔

قمری حروف

حروف قمریہ کو قمریہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے غائب نہیں ہوتے نظر آتے رہتے ہیں اسی طرح لام تعریف کے بعد آنے والا حرف ل غائب نہیں ہوتا بلکہ اپنی ذات میں باقی رہتا ہے۔

نون ساکن اور نون تنوین میں فرق

نون ساکن اور نون تنوین کے درمیان مندرجہ ذیل فرق ہیں۔

	نون ساکن	نون تنوین
۱	نون ساکن سکون یعنی جزم کے ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے فَمَنْ یَّعْمَلْ۔ مَنْ تَزَکّٰی۔	نون تنوین لکھا نہیں ہوتا بلکہ اس کی پہچان دو زبر۔ دو زیر اور دو پیش سے کی جاتی ہے جیسے جَزَآءً۔ عَذَابٍ۔ رَسُوْلٌ وغیرہ۔
۲	نون ساکن وقف اور وصل ہر دو صورت میں پڑھا جاتا ہے جیسے تَنْزِیْلٌ۔ مَنْ قَالَ۔ رَبِّی اَھَانَنِ۔ رَبِّیْ اَکْرَمَنِ۔	نون تنوین وصلا تو پڑھا جاتا ہے مگر وقفا قواعد وقف کے مطابق پڑھا جائے گا جیسے وصلًا تَنْزِیْلٌ مِّنْ پڑھا جائے گا۔ وقف کی صورت میں تَنْزِیْل پڑھا جائے گا۔ اَحَدٌ کو اَحَدْ۔ اَلِیْمٌ کو اَلِیْم پڑھا جائے گا۔
۳	نون ساکن کلمہ کے درمیان میں بھی ہوتا ہے آخر میں بھی جیسے یُنْفِقُوْنَ۔ اُنْزِلَ کُنْ۔ وغیرہ	نون تنوین کلمہ کے آخر میں ہی ہوتا ہے۔ عَظِیْمٌ۔ قَدْحًا۔ صُبْحًا۔ وغیرہ۔
۴	ن ساکن اسم فعل حرف تینوں میں آتا ہے	نون تنوین صرف اسم میں ہی آتا ہے۔

ن مُشَدَّد کے احکام

نون پر شد ہونے کی صورت میں اسے نون مشدّد کہتے ہیں نون مشدّد متحرک ہوتا ہے اور اس پر الف کی مقدار کے مطابق غنہ کرتے ہیں (یعنی جتنی دیر میں بآسانی انگلی کھولی یا بند کی جاسکے) اور یہ نون مشدّد میں بطور صفت ہوتا ہے۔ جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ۔ اِنَّھُمْ۔ ھُنَّ لِبَاسٌ۔ مَنَّ اللّٰہُ۔

نون مشدّد حرف کے ابتدا میں بھی ہوتا ہے درمیان میں بھی اور آخر میں بھی اس پر غنہ کرنے کے لیے کوئی اور وجہ نہیں چاہیے ہوتی بلکہ اس کا مشدّد ہونا ہی اس کے غنہ کرنے کی علامت ہے۔ جیسے

اوّل	لَنْ نُّؤْمِنَ۔	لَنْ نُّرْسِلَ۔	لَنْ نُّؤْتِیَ۔
درمیان	کَاَنَّمَا۔	قَالَ النَّارُ۔	اِنَّ النَّاسَ۔
آخر	مَنَّ۔	اِنَّ۔	لٰکِنَّ۔

مشق نمبر 10

1۔ ن ساکن، نون مشدد اور ن تنوین کے احکام کتنے ہیں؟
2۔ ن ساکن اور نون تنوین کے تحت اظہار کے الفاظ بیان کریں۔
3۔ اظہار کے حروف کا دوسرا نام کیا ہے؟
4۔ اظہار، اخفاء، اقلاب اور ادغام کے معنی بتائیں۔ علم تجوید میں ان کا مفہوم کیا ہوگا؟
5۔ حروف اخفاء بتائیں۔
6۔ اخفاء کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
7۔ ن ساکن اور نون تنوین کے تحت ادغام کا طریقہ مثالوں کے ساتھ بتائیں۔
8۔ اقسام ادغام کیا ہیں؟ ان کی تعریف بتائیں۔
9۔ ادغام بالغنہ کے الفاظ بتائیں۔
10۔ اظہار مطلق کے الفاظ بتائیں۔
11۔ ادغام کی با اعتبار سبب کے اقسام بتائیں۔
12۔ ادغام مثلین میں کتنے حروف کا ادغام ہوتا ہے؟
13۔ ادغام متقاربین سے کیا مراد ہے؟ اور ادغام متقاربین میں ادغام کتنی طرح ہے؟
14۔ ادغام متجانسین کی اقسام اور صورتیں بتائیں۔
15۔ ادغام محسوس ہونے والے وہ الفاظ جو ادغام نہیں ان کی مثالیں بیان کریں۔ اور اختلافی حروف کے بارے میں بتائیں۔
16۔ حروف شمسیہ اور اس کا قاعدہ کیا ہے؟
17۔ حروف قمریہ کو قمریہ کیوں کہتے ہیں اور اس کے الفاظ اور پڑھنے کا طریقہ بتائیں۔
18۔ نون ساکن اور نون تنوین میں کیا فرق ہے؟
19۔ نون مشدد پر غنہ کی مقدار کیا ہے؟ اس کا معاملہ کیا ہے؟

باب نمبر 11

مد کا بیان

لغوی معنی

''کھینچنا دراز کرنا''

اصطلاحی تعریف

جب حروف مدہ میں سے کوئی حرف آ جائے یعنی الف، واؤ ساکن اور یائے ساکن (جزم والی ی کو یائے ساکن کہتے ہیں) ماقبل موافق حرکات یا حروف لین میں سے کوئی بھی واؤ ساکن جس سے پہلے زبر ہو اور یائے ساکن (جس سے پہلے زبر ہو) آ جائے تو اس کو دراز کر کے پڑھنے کو مد کہتے ہیں اس کے ادا نہ کرنے سے حرف کی ذات قائم نہیں رہتی۔ بعض جگہ مد کی وجہ سے بلاغت مکمل ہوتی ہے اور بعض جگہ مطلب مکمل ادا ہوتا ہے۔

مد کا حکم

مد اصلی کا ادا نہ کرنا گناہ ہے کیونکہ اس کے ادا نہ کرنے سے بعض دفعہ کلمے بدل جاتے ہیں۔

اسباب مدہ

ا۔	حروف مدہ کے بعد ھمزہ کا ہونا۔
۲۔	حروف مدہ کے بعد شد کا ہونا۔
۳۔	حروف مدہ کے بعد سکون کا ہونا۔

حروف مدہ

تین ہیں ''ا۔ و۔ ی'' ان کے مجموعے کو ''وائے'' کہتے ہیں۔ جبکہ ماقبل

(ماقبل کا مطلب ہے اس سے پہلے حرف کی حرکت) حرکت ان کے مطابق ہو اور و اور ی ساکن بھی ہوں۔

ا کی	ماقبل حرکت زبر ہے۔
و ساکن کی	ماقبل حرکت پیش ہے۔
ی ساکن کی	ماقبل حرکت زیر ہے۔

اقسام مدہ

مد کی دو اقسام ہیں

۱۔ مد اصلی ۲۔ مد فرعی

۱۔ مد اصلی

حروف مدہ کے بعد مد پیدا ہونے والے تینوں سببوں میں سے کوئی سبب نہ پایا جائے بلکہ ان کو ان کی ذاتی مقدار کے مطابق کھینچا جائے جیسے **الف۔ اَلسَّارِقُ۔ و۔ جَاهِدُوْا۔ ی۔ يَسْتَحْيِيْ۔**

اگر ان میں مد نہ کی جائے تو الف، واوٗ اور یا کی ذات ہی فوت ہو جائے گی اور صرف حرکتیں ہی رہ جائیں گی۔

اس کا حکم

مد اصلی کا ترک کرنا شرعاً حرام ہے کیونکہ اس طرح قرآن پاک کے الفاظ کم ہوتے ہیں جس سے کلمے اور بعض اوقات تو معنی ہی بالکل بدل جاتے ہیں۔

مثلاً

لَارَيْبَ	نہیں کوئی شک	لفظ کی صحیح ادائیگی
لَرَيْبَ	البتہ اس میں شک ہے	لفظ کی غلط ادائیگی

مد اصلی کا اہتمام اس لیے لازم ہے کہ اس کے ادا نہ کرنے سے اکثر اوقات معنیٰ بدل جاتا ہے۔

۲۔ مد فرعی

حروف مدہ کے بعد پیدا ہونے والے تینوں سببوں ھمزہ، سکون اور شد میں سے کوئی سبب پایا جائے۔ جیسے

ء مَنْ يَّشَآءُ۔

سکون آٰلْئٰنَ۔

شد وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مد فرعی کی چار اقسام ہیں

۱۔	مد متصل واجب	۳
۲۔	مد منفصل جائز	ـ
۳۔	مد لازم	
۴۔	مد عارض	

۱۔ مد متصل واجب

اگر حروف مدہ کے بعد ھمزہ ہو اور حرف مدہ اور ھمزہ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو اس حرف مدہ کو بڑھا چڑھا کر پڑھیں گے اس بڑھا کر پڑھنے کو مد (متصل واجب) کہتے ہیں جیسے جَآءَ۔ سُوْٓءٌ۔ بَرِیْٓءٌ

مقدار مدّ

بعض کے نزدیک دو الف اور بعض کے نزدیک چار الف ہے۔ مشق کے

لیے دھیان رہے کہ پڑھنے میں کم سے کم اتنی دیر لگے جتنی دیر میں دو یا چار انگلیاں بآسانی کھولی یا بند کی جاسکتی ہیں۔ یہ کوئی متعین طریقہ نہیں برائے مشق ہے۔

۲۔ مد منفصل جائز

اگر حروف مدہ کے بعد ھمزہ ہو اور حروف مدہ اور ھمزہ ایک کلمہ میں نہ ہوں بلکہ کلمہ اوّل کے آخر میں حرف مدہ اور کلمہ دوم کے ابتدا میں وجہ مد ہو۔ وہاں بھی اس حرف مدہ کو بڑھا چڑھا کر پڑھیں گے اس کو مد (منفصل جائز) کہیں گے جیسے مَآ اُنْزِلَ۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ۔

مقدارِ مدّ

بعض کے نزدیک دو الف اور بعض کے نزدیک اس کی بھی چار الف ہے۔

مدّ لازم

اگر ایک ہی کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی ساکن حرف ہو اور اس کا سکون اصلی ہو تو ایسے حرف پر جو مد ہوتی ہے اسے مدِ لازم کہتے ہیں۔ جیسے آلْئٰنَ۔

مقدارِ مد

بعض کے نزدیک تین الف اور بعض کے نزدیک پانچ الف ہے۔

اقسام مد لازِم

مد لازم کی پانچ اقسام ہیں:

۱۔	مَدِّ لَازِم کَلِمی مُثَقَّل
۲۔	مَدِّ لَازِم کَلِمی مُخَفَّف
۳۔	مَدِّ لَازِم حَرفی مُثَقَّل

۴۔	مَدِّ لَازِم حَرفی مُخَفَّف
۵۔	مَدِّ لَازِم لِیْن

ا۔ مَدِ لَازِم کَلمی مُثَقَّل ۔

اگر ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی مشدد حرف ہو تو وہاں پر جو مد کی جاتی ہے اسے مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے دَ آبَّةٍ۔ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ وغیرہ۔

مقدار مد

مقدار مد تین الف یا پانچ الف ہے۔

۲۔ مَدِّ لَازِم کَلمی مُخَفَّف

اگر ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی ساکن حرف آ جائے جس کا سکون اصلی ہو وہاں پر جو مد پیدا ہوگی اسے مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں جیسے آٰلْـٰٔنَ۔

مقدار مد

مقدار مد تین الف یا پانچ الف ہے۔

۳۔ مَدِّ لَازِم حَرفی مُثَقَّل

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں شد ہو جیسے طٰسٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ وغیرہ۔

بعض سورتوں کے شروع میں حروف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں جیسے سورۃ البقرہ کے شروع میں الٓمٓ ان حروف کو حروف مقطعات کہا جاتا ہے الٓمٓ میں تین حروف ہیں ا۔ الف ۲۔ لام ۳۔ میم۔

الف میں کوئی بھی حرف مد نہیں ہے۔ لام میں الف کے بعد میم پر سکون ہے اور میم میں ی ساکن کے بعد میم پر سکون ہے۔ جو وجہ مد ہے لام اور میم میں میم کا ادغام

بھی ہے۔ جس کے باعث میم پر شد ہے۔ وجہ مد ہونے کی وجہ سے لام اور میم دونوں پر جو مد ہوگی چونکہ وہ حروف کی بنا پر ہے اس لیے اسے مد لازم حرفی مثقل کہیں گے مُثَقَّل اس بنا پر کہ شدّ باعثِ مدّ ہے۔

مقدارِ مد

مقدار مد تین الف یا پانچ الف ہے۔

۴۔ مَدِّ لَازِم حَرْفِی مُخَفَّف

حروف مدہ کے بعد حروف مُقَطَّعَات میں سکون اصلی ہو جیسے قٓ۔ صٓ۔ نٓ۔ وغیرہ۔

بعض سورتوں کے شروع میں حرف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں جو ایک ایک بھی ہیں دو دو بھی اور اس سے زیادہ بھی۔ اگر تو لفظ تین حرف کا ہے اور حرف مدہ کے بعد اس میں سکون بھی ہے تو اس سکون کے باعث جو مد ہوگی اسے مَدِّ لَازِم حَرْفِی مُخَفَّف کہیں گے۔ جیسے نٓ۔ قٓ۔ صٓ۔ وغیرہ

مقدارِ مد

مقدار مد تین الف یا پانچ الف ہے۔

۵۔ مَدِّ لَازِم لِیْن

حروف لین (واؤ ساکن ماقبل زبر۔ ی ساکن ماقبل زبر) کے بعد ایسا سکون ہو جو کسی بھی حالت میں اس سے جدا نہ ہو یعنی سکون اصلی ہو وہاں جو مد پیدا ہوگی اس کو مد لازم لین کہتے ہیں جیسے عٓسٓقٓ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔

اور یہ قرآن پاک میں صرف دو جگہ ہے۔ سورۃ الشوریٰ میں عٓسٓقٓ۔ اور سورۃ مریم میں کٓھٰیٰعٓصٓ۔ (عین میں مد ہے)۔

مقدارِ مد

مقدار مد دو الف یا چار الف ہے۔

۴۔مَدّ عَارِض

عارضی سکون کے بعد جو مد ہو اسے مد عارض کہتے ہیں یعنی اگر وقف نہ کیا جائے تو مد نہ ہوگی جیسے اَلرَّحمٰنْ۔ اَلْعَالَمِیْنْ۔ فَاعْبُدُوْا۔ یہ مد حروف مدہ کی وجہ سے ہوگی۔

اقسام مَدّ عَارِض

۱۔ مَدِّ عَارِض وَقفی

۲۔ مَدِّ عَارِض لِین

۱۔مَدِّ عَارِض وَقفی

حروف مدہ کے بعد سکون عارضی یعنی وقفی ہو جیسے تُکَذِّبَانْ۔ یَعْمَلُوْنْ۔ نَسْتَعِیْنْ۔

مقدار مد

اس مد کی مقدار تین الف کے برابر ہے اس میں طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں۔

۲۔مَدِّ عَارِض لِین

حرف لین کے بعد سکون وقفی عارضی ہو جیسے مِنْ خَوْفْ۔ وَالصَّیْفْ۔ قُرَیْشْ۔

مقدار مد

اس مد کی مقدار تین الف ہے۔اس میں بھی طول،توسط اور قصر تینوں جائز ہیں۔

مَدِّ عارِض وَقفی اور مَدِّ عارِض لِین میں فرق

مَدِّ عارِض وَقفی	مَدِّ عارِض لِین
مَدِّ عارِض وَقفی میں طول اولیٰ پھر توسط اور پھر قصر ہے۔	مَدِّ عارِض لِین میں قصر اولیٰ پھر توسط اور پھر طول ہے۔

❁❁❁❁❁

مشق نمبر 11

1۔ حروف مدہ کون سے ہیں اور ان پر مد کب ہوتی ہے؟

2۔ مد کا معنی کیا ہے؟ اور اس کا حکم بتائیں۔

3۔ مد کی اقسام بتائیں۔

4۔ اقسام مد لازم ذکر یں۔

5۔ کلمی مثقل اور حرفی مثقل سے کیا مراد ہے؟

6۔ حرفی مخفف اور کلمی مخفف کیا ہیں؟

7۔ مد لازم لین سے کیا مراد ہے؟

8۔ اقسام مد عارض بتائیں۔

9۔ اسباب مدہ کیا ہیں؟

باب نمبر 12

ھمزہ کے قواعد

ھمزہ کے پانچ قواعد ہیں:

۱۔ اِظْہَار

۲۔ اِبْدَال

۳۔ تَسْہِیْل

۴۔ حَذَف

۵۔ اَبْدَال

۱۔ اِظْہَار

جب دو ھمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں دونوں قطعی ہوں وہاں اظہار واجب ہے

جیسے ءَ اَسْلَمْتُمْ۔ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ۔

۲۔ تَسْہِیْل

جب دو ھمزہ ایک کلمے میں جمع ہوں اور دونوں ہی مفتوح ہوں اور قطعی ہوں تو پہلے ھمزہ کو الف میں بدل دینا یا ھمزہ کو نرم کر کے ھمزہ کی حرکت کو اس کے مناسب حرف کے درمیان سے گزارنا چاہیے جیسے ءَ اَعْجَمِيٌّ سے اَعْجَمِيٌّ۔

قرآن پاک میں تسہیل صرف ایک جگہ سورۃ حم سجدہ آیت نمبر ۴۴ میں ہے۔

۳۔ اِبْدَال

ایک ہی کلمہ میں دو ھمزہ ہوں دونوں مفتوح ہوں ھمزہ اوّل قطعی اور ھمزہ ثانی وصلی ہو تو ھمزہ ثانی کو مد لازم میں بدل دیا جائے گا جیسے

ءَ اَللّٰهُ ۔	آٰللّٰهُ ۔	سورۃ یونس آیت نمبر ۵۹ ۔	سورۃ النمل آیت نمبر ۵۹ ۔
ءَ اَلذَّكَرَيْنِ ۔	آٰلذَّكَرَيْنِ ۔	سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۴-۱۴۵	
ءَ اَلْـٰٔنَ ۔	آٰلْـٰٔنَ ۔	یونس آیت نمبر ۵۱-۹۱	

۴۔ حَذَف

ایک کلمہ میں دو ھمزہ ہوں اول قطعی متحرک ہو اور دوسرا وصلی ہو لیکن مفتوح نہ ہو تو ھمزہ ثانی (دوسرا ھمزہ) گر جاتا ہے۔

1	ءَ اِفْتَرٰی ۔	اَفْتَرٰی ۔
2	ءَ اِسْتَكْبَرْتَ ۔	اَسْتَكْبَرْتَ ۔

۵۔ اَبدَال

ایک کلمہ میں دو ھمزہ ہوں ھمزہ اوّل متحرک اور ھمزہ ثانی ساکن ہو تو ھمزہ ثانی کو ھمزہ اول کی حرکت کے مطابق حرف علت میں بدل دیں جیسے

1	اِئْمَانًا ۔	اِيْمَانًا
2	اُؤْتُمِنَ ۔	اُوْتُمِنَ

تفصیل صفات عارضہ

	صفات عارضہ	تعریف	الفاظ	امثال
۱	تَرقِیق	باریک پڑھنا	ر	زیر والی را کو باریک پڑھنا
۲	تفخیم	پر پڑھنا	خ۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ غ۔ ق۔ر۔ل۔	را اور ل ماقبل زبر اور پیش کے ساتھ پر بقیہ سات ہر حال میں پر پڑھے جائیں گے
۳	اِبْدَال	بدلنا	ء	ءَ اَللّٰہُ سے آللّٰہُ۔
۴	تسھِیل	نرمی سے پڑھنا	ء	ءَ اَعْجَمِیٌّ سے اَعْجَمِیٌّ
۵	اَثْبَات	حروف کو باقی رکھنا	ء	فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ
۶	حَذْف	حروف کو ختم کرنا	و۔ی۔ا	اَلزَّکٰوۃَ۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ۔ مُوْسٰی
۷	مَدّہْ	لمبا کرنا	ا۔و۔ی	قَالَا۔ اَلْمَغْضُوْبِ۔ فِیْ
۸	اِمَالَہ	زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کرنا	ر	مَجْرٖھَا

۹	لِیْن	نرمی سے پڑھنا	و۔ی	خَوْفٍ۔ شَیْئٌ
۱۰	غُنَّہ	ناک میں آواز لے جانا	نّ۔مّ	مَنَّ۔ لَمَّا
۱۱	اِظْہار	آواز کو ناک کے بانسے میں لے جانے سے بچنا	ء۔ہ۔ع۔ح۔ غ۔خ	عَیْنٍ اٰنِیَةٍ۔ اَنْعَمْتَ۔ مِنْ حَیٰوةٍ۔ مِنْ غَیْرِ۔ مِنْهُمْ۔ مَنْ خَلَقْنَا۔
۱۲	اِدْغام	دو حروف کو ملا دینا	ی۔ر۔م۔ل۔ و۔ن	مَنْ وَّلِیٍّ۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ۔ مِنْ نَّبِیٍّ۔ مِنْ مَّآءٍ۔ مِنْ رَّبِّكَ۔ اَنْ لَّآاِلٰهَ
۱۳	اِقْلاب	پھیر دینا، بدلنا	ب	مِنْۢ بَعْدِ
۱۴	اِخْفا	اظہار اور ادغام کے درمیان میں آواز کرنا	ت۔ث۔ج۔ د۔ذ۔ز۔س۔ ش۔ص۔ض۔ ط۔ظ۔ف۔ ق۔ک	مِنْ سَیِّئَةٍ۔ مِنْ قَبْلِكَ۔ اَنْتُمْ۔ مِنْ ثَمَرَةٍ۔ اَنْجَیْنَا۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ اَنْزَلَ۔ مِنْ شَیْئٍ۔ مِنْ صِیَامٍ۔ مَنْ ضَلَّ۔ فَانْطَلَقَا۔ ثُمَّ انْظُرْ۔ مِنْ فَضْلِهٖ۔ مِنْ كُلِّ

۱۵	اِدْغَامِ شَفَوِی	میم کو میم میں مدغم کرنا	م	اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ
۱۶	اِخْفَائے شَفَوِی	م کے بعد اگر با ہوتو میم کو پوشیدہ کرکے پڑھنا	ب	وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ
۱۷	اِظْہَارِ شَفَوِی	م کے بعد میم اور با کے علاوہ باقی حروف میں سے کوئی حرف ہوتو اظہار شفوی کرنا	م اور با کے علاوہ باقی سب	ا۔ت۔ث۔ ج۔ح۔خ۔ د۔ذ۔ر۔ز۔ س۔ش۔ص۔ ط۔ظ۔ع۔ غ۔ف۔ق۔ ک۔ل۔ن۔ و۔ھ۔ء۔ی۔

مشق نمبر 12

1۔ همزہ کے قواعد کے نام ذکر کریں۔

2۔ اظہار، ابدال، تسھیل، حذف اور ابدال مثالوں کے ساتھ ذکر کریں۔

3۔ ترقیق کے الفاظ بتائیں۔ کب باریک اور کب باریک نہیں پڑھے جائیں گے؟

4۔ تفخیم کے معنی کیا ہیں؟ اس کے الفاظ مع قاعدہ و مثال بتائیں۔

5۔ امالہ قرآن پاک میں کتنی جگہ ہے؟ اس کے الفاظ ذکر کریں۔

6۔ اقلاب کے معنی بیان کریں۔ اس کو اقلاب کیوں کہا جاتا ہے؟

7۔ حروف اخفاء ذکر کریں۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ بتائیں۔

❁❁❁❁❁

باب نمبر 13

وَقْف کا بیان

لغوی معنی

''ٹھہرنا۔رکنا''

اصطلاحی تعریف

سانس اور آواز دونوں کو توڑ دینا۔

اگر حرف پہلے سے ساکن نہ ہو تو اس کو ساکن کر دینا۔

عِلم وَقْف

وقف کرنے کے لیے دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

ا۔مَحَلِ وَقْف

۲۔کَیفِیَّت وَقْف

یعنی کس طرح وقف کیا جائے چونکہ وقف کے بعد ابتدا کی بھی حاجت ہوتی ہے اس لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ابتدا کے متعلق بھی جان لیں کہ کس جگہ سے کس طرح ابتدا کرنی ہے اور کس جگہ پر کس طرح وقف کرنا ہے کہ معنی بھی درست رہے اور آیت ٹکڑے ٹکڑے بھی نہ ہو وقف کرتے وقت دو چیزوں کا خیال ضروری ہے۔

ا۔مقام ابتدا

۲۔کیفیت ابتدا

اقسامِ وقف: موقع محل کے لحاظ سے

بااعتبارِ محل وقف تین اقسام ہیں

۱۔ وَقْفِ اِخْتِیَارِی

۲۔ وَقْفِ اِضْطِرَارِی

۳۔ وَقْفِ اِنْتِظَارِی

۱۔ وَقْفِ اِخْتِیَارِی

اس کو دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

۱۔ اگر کسی جگہ عمداً یا ارادتاً راحت حاصل کرنے کے لیے کیا جائے تو اس وقف کو وقف اختیاری کہتے ہیں۔

۲۔ اگر استاد اور شاگرد کے درمیان دوران پڑھائی کسی جگہ احتیاطًا وقف کیا جائے تو اس وقف کو بھی وقف اختیاری کہتے ہیں اور یہ ہر جگہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ وَقْفِ اِضْطِرَارِی

اگر سانس کی تنگی یا نسیان (غلطی) کی وجہ سے پڑھنے والا کسی جگہ ٹھہرنے پر مجبور ہو جائے تو اس وقف کو وقف اضطراری کہتے ہیں۔

۳۔ وَقْفِ اِنْتِظَارِی

اگر اختلاف وجوہ پوری کرنے کے لیے کسی کلمہ پر اس وجہ سے وقف کریں گے کہ دوسرے کلمہ پر وقف پورا ہو جائے تو اس وقف کو وقف انتظاری کہتے ہیں اور یہ وقف ہر اس کلمہ پر ہو سکتا ہے جس میں قرات کی وجوہ ایک سے زائد ہوں۔

اقسامِ وقف: کیفیت کے لحاظ سے

با اعتبارِ کیفیت وقف کی پانچ اقسام ہیں

۱۔ وَقْفْ بِالْاِسْکَانْ
۲۔ وَقْفْ بِالرَّوْم
۳۔ وَقْفْ بِالْاِشْمَام
۴۔ وَقْفْ بِالسُّکُوْنْ
۵۔ وَقْفْ بِالْاِبْدَال

۱۔ وَقْفْ بِالْاِسْکَانْ

لغوی معنی

''ساکن کرنا''

جس حرف پر وقف کیا جائے اس کو ساکن کر دیا جائے یہ وقف تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے (زبر۔ زیر۔ پیش) جیسے

اعراب	الفاظ	طریقہ وقف
زبر	تَعْمَلُوْنَ	تَعْمَلُوْنْ
زیر	يَوْمِ الدِّيْنِ	يَوْمِ الدِّيْنْ
پیش	نَسْتَعِيْنُ	نَسْتَعِيْنْ

۲۔ وَقْفْ بِالرَّوْم

لغوی معنی

''ہلکا کرنا''

حرکتوں کو ہلکا کرنا یہ وہ وقف ہے جس میں وقف کرتے ہوئے جس حرف پر وقف کیا جائے اس کی حرکت کی ادائیگی اتنی ہلکی ہو کہ قریب والا ہی سن سکے یہ وقف دو

حرکتوں پر ہوتا ہے اور وہ زیر اور پیش ہیں۔ اور یہ وقف حرکت اصلی پر ہی ہوتا ہے عارضی پرنہیں۔

اعراب	الفاظ	طریقہ وقف
زیر	فِيْهِ ۔ بِالْغَيْبِ	فِيْهْ ۔ بِالْغَيْبْ
دو زیر	مَاٰبٍ ۔ شَيْئٍ	مَاٰبْ ۔ شَيْئْ
پیش	عُلَمٰٓؤُا ۔ يُبْعَثُ	عُلَمٰٓؤْا ۔ يُبْعَثْ
دو پیش	رَحْمَةٌ ۔ كُلٌّ	رَحْمَهْ ۔ كُلْ

۳۔ وَقْفْ بِالْاِشْمَامْ

لغوی معنی

"توڑ دینا"

جس حرف پر وقف کیا جائے اس کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ (پیش) کی طرف اشارہ کرنا اور اس کی ادائیگی میں ضمہ کی بو باقی رہتی ہے اور یہ وقف صرف ضمہ پر ہوتا ہے اور دو پیش پر جیسے

1	لَاتَاْمَنَّا	لَاتَاْمَنَّا قاعدے سے ہٹ کر وقف کا یہ واحد لفظ ہے
2	نَسْتَعِيْنُ	نَسْتَعِيْنْ
3	بَصِيْرٌ	بَصِيْرْ

جس طرح وقف بالروم کو توجہ دینے والا ہی سن سکتا ہے اسی طرح وقف بالاشمام کو صرف توجہ کرنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے یہ وقف حرکت اصلی پر ہوتا ہے حرکت عارضی پرنہیں۔

یہ وقف ۃ مدورہ (وہ گول ۃ جو وقف کی صورت میں ھ (ہا) کی آواز کے

ساتھ پڑھی جاتی ہے) میں نہیں ہوتا۔

۴۔ وَقْفٌ بِالسُّکُوْن

لغوی معنی

''ساکن ہونا''

جس پر وقف کیا جائے وہ خود پہلے ہی ساکن ہو جیسے

اَلْاَبْتَرْ

یُوْلَدْ

وَانْحَرْ

۵۔ وَقْفٌ بِالْاَبْدَال

لغوی معنی

''بدل دینا''

جس حرف پر وقف کیا جائے اگر وہ تائے مدورہ مربوطہ (وہ گول ۃ جو وقف کی صورت میں ہ کی آواز دیتی ہے جس کو ھا پڑھا جاتا ہے) اور دو زبر کی تنوین ہو تو گول تا کو ہائے ساکنہ سے اور دو زبر کی تنوین کو الف مدہ سے بدل دیں گے جیسے

الفاظ		طریقہ وقف	
قُوَّةٌ۔	حَیٰوةً۔	قُوَّہْ۔	حَیٰوہْ
شَیْئًا۔	مُسَمًّی	شَیْئَا۔	مُسَمّٰی

وقف کی تمام اقسام کی مزید مثالیں

	اعراب	الفاظ	طریقہ وقف
۱	کلمہ کے آخر میں زبر زیر پیش	وَقَبَ۔ رُسُلُ	وَقَبْ۔ رُسُلْ
۲	جزم والے حرف پر جزم کی ادائیگی کرتے ہیں	تَقْهَرْ	تَقْهَرْ
۳	دو زبر کی ادائیگی کا وقف ایک زبر اور الف معروف (معروف لفظ سے مراد کوئی بھی لفظ جو اپنی مکمل آواز کی ادائیگی کے ساتھ ادا ہو) کی پوری آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں	بَصِيْرًا۔ مُسَمًّى خَبِيْرًا	بَصِيْرَا۔ مُسَمّٰى خَبِيْرَا
۴	معروف آواز پر ختم ہونے والے لفظ کو معروف آواز کی ادائیگی کے مطابق مکمل پڑھتے ہیں	ذِكْرِىْ	ذِكْرِىْ
۵	کلمہ کا آخر لفظ گول ھا ہو تو اسے ساکن کر کے پڑھتے ہیں (ہر حرکت پر)	بِهٖ۔ لِلّٰهِ	بِهْ۔ لِلّٰهْ

	اعراب	الفاظ	طریقہ وقف
٦	کلمہ کے آخر میں گول ۃ ہو تو گول ھا کر دیا جائے اگر پوری معروف آواز ہو تو وقفی مد سے پڑھیں گے	ظَالِمَةٌ فِيهِ	ظَالِمَهْ فِيهْ
۷	کلمہ کے آخر میں کلمہ مشدد ہو تو اس پر وقف کرتے ہوئے شدّ والے حرف کو ساکن پڑھیں گے مگر شدّ برقرار رہے گی پڑھی جائے گی	فِيهِنَّ۔ عَدُوٌّ حَقٍّ	فِيهِنّْ۔ عَدُوّْ حَقّْ
۸	الف معروف کی چارگنا آواز (مدوالی) ہو تو آخر میں ء ہونے کی صورت میں ھمزہ کو ساکن کر کے مد کے ساتھ وقف کیا جائے گا	شُهَدَآءُ۔ مَايَشَآءُ اٰبَآءُ	شُهَدَآءْ۔ مَايَشَآءْ اٰبَآءْ
۹	کلمہ کا آخری حرف ی ہو تو وقف کی صورت میں الف سے بدلیں گے اور پوری تختی (مکمل لفظ) کے ساتھ ادائیگی ہوگی	اِلَّاالْاَتْقٰى	اِلَّاالْاَتْقٰى

	اعراب	الفاظ	طریقہ وقف
۱۰	امالہ۔ مَجْرِھَا۔ زبر کو زیر کی طرف جھکا کر پڑھنا	مَجْرِھَا	مَجْرٖے ھَا پورے قرآن میں اس تلفظ میں ایک یہی لفظ ہے
	اشمام۔ بغیر آواز کے حرکت کا اشارہ اشمام ہے۔	تَأْمَنَّا	صرف ایک اسی لفظ میں خلاف قاعدہ اشمام ہے ورنہ اشمام ضمہ میں ہوتا ہے

معنی کے لحاظ سے وقف کی اقسام

معنی کے لحاظ سے وقف کی چار اقسام ہیں

۱۔ وَقْفِ تَام ۲۔ وَقْفِ کَافِی
۳۔ وَقْفِ حَسَن ۴۔ وَقْفِ قَبِیْح

۱۔ وَقْفِ تَام

لغوی معنی

"مکمل وقف"

جہاں مفہوم ختم ہورہا ہو مضمون ختم ہورہا ہوتو اسے وقف تام کہتے ہیں۔ جیسے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں اَلْمُفْلِحُوْنَ تک مومنوں کے موضوع کا اختتام جیسے عَظِیْمٌ تک کفار کے مضمون کا اختتام آیت کے اختتام پر موضوع ختم ہوجاتا ہے اور اس میں پڑھنے کی ابتدا اگلی آیت سے ہوتی ہے۔

۲۔ وَقْفِ کَافِی

لغوی معنی

''کفایت کرنے والا''

آیت کا اختتام تو ہو مگر مفہوم کا اختتام نہ ہو۔ یعنی معنوی تعلق باقی ہو لفظی تعلق آیت کے ختم ہونے کی وجہ سے ختم ہو چکا ہو جیسے طٰسٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ اس وقف میں بھی ابتدا اگلی آیت کے لفظ سے ہی ہوتی ہے۔

۳۔ وَقْفِ حَسَن

لغوی معنی

''اچھا وقف''

جب وقف کیا جائے تو آیت ابھی ختم نہ ہوئی ہو مگر رکنے سے معنی خراب یا غلط نہ ہوتا ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر رکنا کہ معنی مکمل ہے۔

اس وقف پر ابتدا آیت کے درمیان میں پیچھے سے ہوگی۔ اگر آیت کا اختتام ہے تو پھر اگلی آیت سے ابتدا ہوگی۔

۴۔ وقفِ قبیح

لغوی معنی

''ناپسندیدہ وقف''

جب وقف کیا جائے تو لفظی اور معنوی تعلق تو ہو مگر وقف کرنے سے معنی و مفہوم غلط ہونے کا خدشہ ہو جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پر وقف کرنا کیونکہ اس پر وقف سے مثبت حکم منفی میں بدل جاتا ہے یا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ میں كَيْفَ پر وقف کر لینا۔ یا جیسے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ پر وقف کرنا۔ یا جیسے **فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ** پر وقف کرنا۔

اس پر اگر وقف ہو گیا ہو تو پھر پہلے سے ہی اعادہ کریں۔

وقف نہ کرنے کی وجہ

۱۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے **لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى**

ترجمہ: تم نماز کے قریب نہ جاؤ جس وقت تم نشے کی حالت میں ہو۔ اگر وقف **اَلصَّلٰوةَ** پر کیا جائے تو معنی مفہوم غلط لیا جا سکتا ہے (تم نماز کے قریب نہ جاؤ) اس لیے اس پر وقف، وقف قبیح ہے۔ اگر وقف الصلوٰۃ پر کیا جانے کے بجائے **سُكٰرٰى** پر کیا جائے تو صحیح ہے کیونکہ اس سے معنی و مفہوم سمجھ آتے ہیں یعنی تم نماز کے قریب نشے کی حالت میں نہ جاؤ۔

۲۔ **فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ** کا معنی بن جاتا ہے پس حیران و ششدر رہ گیا وہ شخص جس نے کفر کیا اور اگر وقف اس طرح کیا جائے۔ **فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ** تو معنی اس طرح ہوں گے پس حیران و ششدر رہ گیا وہ شخص نے جس نے کفر کیا اور اللہ۔ اور اللہ کی ذات پاک اس طرح کے عیوب سے پاک ہے اس لیے اس وقف سے خلاف معنی مراد ہوتا ہے جو انتہائی غلط بات ہو گی۔

وقفِ تام، وقفِ کافی، وقفِ حسن اور وقفِ قبیح کے بارے میں علم ہونے کے لیے کچھ نہ کچھ ترجمے کا علم ہونا ضروری ہے۔ اور ایک مسلمان کے لیے لازم ہے کہ اسے علم ترجمہ اتنا معلوم ہو کہ وہ قرآن پڑھتے وقت مفہوم کو جان کر صحیح صحیح پڑھ سکے۔

سَکْتَہ

لغوی معنی

''رُکنا''

اصطلاحی تعریف

تلاوت کرتے ہوئے کسی کلمہ پر بغیر سانس لیے تھوڑی دیر رک کر اسی سانس کے ساتھ آیت کا باقی حصہ پڑھنا۔ جیسے

كَلَّا بَلْ ''سکتہ'' رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (سورۃ مطففین)

وَقِيلَ مَنْ ''سکتہ'' رَاقٍ (سورۃ القیامۃ)

قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ''سکتہ'' هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ (سورۃ یٰسین)

امام حفصؒ کی روایت کے مطابق چار جگہ سکتہ ہے۔

۱۔	سورۃ کہف کے شروع میں وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا
۲۔	سورۃ یٰسین مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا
۳۔	سورۃ قیامہ مَنْ سکتہ رَاقٍ
۴۔	سورۃ مطففین كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ

قرآن پاک میں ان جگہوں پر بھی سکتہ ہے۔

۵۔	''حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ'' سکتہ ''وَاَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ'' (سورۃ قصص)
۶۔	''وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُ عِوَجًا'' سکتہ ''قَيِّمًا'' (سورۃ کہف)

"اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا" سکتہ "وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِكِ" (سورۃ یوسف)
"اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا" سکتہ "مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ" (سورۃ الاعراف)
"رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا" سکتہ "وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ" (سورۃ الاعراف)

سورۃ الانفال اور سورۃ توبہ کو ملانے کے لیے۔

اس کے علاوہ روایت حفص کے مطابق بطریق جذری ھمزہ کو واضح کرنے کے لیے جو رکا جاتا ہے وہ سکتہ لفظی ہے۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ. لیکن یہ سکتہ لکھا نہیں ہوتا صرف لفظ واضح کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

علامہ شاطبیؒ کے مطابق جائز نہیں۔

جبکہ امام حمزہ کی قرأت میں یہ بہت زیادہ ہے۔

رموز اوقاف

ا۔ O گول دائرہ

جہاں بات مکمل ہو وہاں لکھ دیتے ہیں یہ اصل میں گول ۃ ہے جو وقف تام کی علامت ہے مگر گول ۃ کے بجائے گول دائرہ ڈال دیتے ہیں۔ یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔

۲۔ م

وقف لازم کی علامت ہے اس پر رکا جائے اور رکنا بہتر ہے ورنہ اگلے وقف تک یا آیت کے اختتام تک نہ رکا جائے وقف م کے بعد علامت وقف یا اختتام آیت کے بغیر وقف سے پرہیز کیا جائے کیونکہ جہاں وقف نہ ہو وہاں وقف کرنے سے بعض اوقات وقف قبیح ہو جاتا ہے۔

۳۔ ط

وقف مطلق کی علامت ہے یعنی ابھی مطلب پورا نہیں ہوا۔

۴۔ ج

وقف جائز کی علامت رکنا بہتر اور نہ رکنا بھی جائز ہے۔

۵۔ ص

مُرَخَّص کی علامت یعنی اس پر رکنے سے بچنا چاہیے مگر تھک کر اگر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔

۶۔ صلے

الوصل الاولےٰ کا اختصار ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

۷۔ ق

ٹھہرنا بہتر نہیں ہے۔

۸۔ صل

قَدْ یُوصَلُ ٹھہرنا بہتر نہیں ہے۔

۹۔ قف

یہ لفظ قِف ہے یعنی ٹھہر جاؤ۔

۱۰۔ س یا سکتہ

رکنا چاہیے مگر سانس نہیں توڑیں۔

۱۱۔ وقفہ

لمبے وقفہ کی علامت ہے یہاں سانس توڑ سکتے ہیں۔ آیت کے اختتام پر ہونے والے وقف کو کہتے ہیں۔

۱۲۔ لا

کے معنی نہیں کے ہیں اگر آیت کے اندر ہو تو نہ رکیں۔ اگر درمیان آیت وقف لا پر سانس ٹوٹ جائے یا غلطی سے رک جائیں تو اعادہ (پیچھے سے پڑھنا) ضروری ہے اور اگر آیت کے اختتام پر ہو تو رک سکتے ہیں اور اعادہ کی بھی ضرورت نہیں۔

۱۳۔ ک

جو وقف اس سے پہلے ہو اس کے مطابق یہاں کرنا ہے۔

۱۴۔ ۵

کوفیوں کے نزدیک یہ علامت آیت ہے۔ اگر وقف کر لیں تو دوبارہ پیچھے سے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

۱۵۔ ∴ ∴

معانقہ ان میں سے ایک علامت پر ٹھہرنا چاہیے ایک پر نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مشق نمبر 13

1۔ وقف اور سکتہ کا فرق بیان کریں۔
2۔ علم وقف کے لیے کن چیزوں کا جاننا ضروری ہے؟
3۔ اقسام وقف موقع محل کے اعتبار سے بتائیں۔
4۔ وقف اختیاری کے طریقے بیان کریں۔
5۔ کیفیت کے لحاظ سے وقف کی کتنی اقسام ہیں؟
6۔ وقف بالاسکان، وقف بالروم اور وقف بالاشمام کا فرق واضح کریں۔
7۔ تامدورہ سے کیا مراد ہے؟
8۔ وقف بالسکون اور وقف بالابدال کی مثالیں ذکر کریں۔
9۔ معروف لفظ سے کیا مراد ہے؟
10۔ معنی کے لحاظ سے وقف کی کتنی قسمیں ہیں؟
11۔ وقف قبیح کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟
12۔ امام حفصؒ کی روایت کے مطابق سکتہ کتنی جگہ ہے؟
13۔ وقف ''لا'' اگر آیت کے درمیان ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟
14۔ ∴ ∴ کا کیا حکم ہے؟

باب نمبر 14

متفرقات

نُونِ قُطنی

''نون قطنی'' نون تنوین کی جگہ لکھا جاتا ہے جیسے لفظ نُوحُ اِبْنَهٗ ہے اس کو آسانی سے پڑھنے کے لیے تنوین کے بدلے چھوٹا سا نون دونوں لفظوں کے درمیان نیچے کر کے لکھ دیتے ہیں اس کو نون قطنی کہتے ہیں جیسے نُوحُ نِ ابْنَهٗ

۱۔ یہ آیت کے اوّل یا درمیان میں ہوتا ہے ہمیشہ اس نون کے نیچے زیر ہوتی ہے جیسے خَیْرَا نِ الْوَصِیَّةُ

۲۔ اگر آیت شروع ہو رہی ہو تو پچھلی آیت اگلی آیت کے ساتھ ملانے کی صورت میں یہ نون پڑھا جائے گا ورنہ نہیں۔ پچھلی آیت کے ساتھ ملانے کی صورت میں اس طرح پڑھیں گے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝ نِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ۝

۳۔ اگر آیت کے درمیان میں ہو تو اس نون کو پڑھنا ضروری ہے۔

۴۔ آیت کے شروع میں ہو تو بہتر ہے کہ تیسرے حرف کی حرکت کو دیکھا جائے اور اگر وہ زبر اور زیر ہے تو پہلے لفظ کو نون سے پڑھنے کے بجائے زبر کو لگا کر پڑھیں۔ جیسے اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ پڑھنا بہتر ہے۔ بہ نسبت نِ الذی خلق الموت والحیوة کے۔

اگر تیسرے حرف کی حرکت پیش ہو تو پہلے حرف کو نون کے بجائے پیش کے ساتھ شروع کریں نِ اقْتُلُوا یُوْسُفَ کے بجائے اُقْتُلُوا یُوْسُفَ سے شروع کریں۔

۵۔ یہ تنوین پر ہوتا ہے اور اسے پڑھتے ہوئے تنوین کے بجائے زبر، زیر یا پیش پڑھی جاتی ہے جیسے خیرًا الوصِیّهٗ کی جگہ خَیْرَنِ الْوَصِیَّةُ جیسے نُوحُ ابنَهٗ کی جگہ نُوحُ نِ ابْنَهٗ۔ جیسے مُعَاذِ الجُهِنِیِّ کو مُعَاذُ نِ الْجُهَنِیِّ پڑھنا

۲۔خالی دندانے

خالی دندانے لکھنے میں آتے ہیں مگر پڑھنے میں نہیں آتے ہیں۔ خالی دندانوں کی شکل اس طرح ہوتی ہے۔

"ىكَ۔ ىهٗ۔ ىىا۔ ىنِىٓ۔ ىل۔ ىهم۔"

مثال نزىكَ۔ مثوىهُ۔ مَوْلٰىنَا۔ اَنقٰكُم۔ اَرْىنِى۔ مِيكٰىل۔ نَجوٰهُم۔ بِاَىيدٍ۔

رسم الخط کی وجہ سے اس طرح لکھے جاتے ہیں جبکہ یہ قرآن پاک میں پڑھنے میں نہیں آتے۔

۳۔خالی الفاظ

خالی الفاظ تین ہیں۔

"ا۔و۔ی۔"

ا۔ جب الف پر کوئی حرکت یعنی زبر، زیر، پیش یا دوزبریں، دوزیریں، اور دوپیش یا جزم نہ ہوتو یہ پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے **قَالُوا۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ۔ اَمَّا الَّذِيْنَ** وغیرہ۔ **قَالُوا** میں واؤ کے بعد والا الف۔ **الكتاب** میں شروع والا الف۔ **الذين** میں پہلا الف۔

ان تینوں حروف میں الف زائد ہیں ان کو البتہ **اَلْكِتَابُ** اور **اَلَّذِيْنَ** کو علیحدہ پڑھنے کی صورت میں زبر لگا کر پڑھیں گے۔ پچھلے لفظوں کے ساتھ ملانے کی صورت میں نہ پڑھا جائے گا نہ لمبا کیا جائے گا۔

و۔ جب واؤ پر کوئی حرکت زبر، زیر، پیش، دوزبر، دوزیر، دوپیش یا جزم نہ ہوتو اس واؤ کو پڑھتے نہیں۔ جیسے **وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ۔ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ۔** وغیرہ۔ **الصلٰوة** اور **الزكٰوة** میں ل اور ک کے بعد کا واؤ حرف زائد ہیں ان کو نہ پڑھا جائے گا نہ لمبا کیا جائے گا۔

ی۔ جب یا پر کوئی حرکت یعنی زبر، زیر، پیش، دوزبر، دوزیر، دوپیش یا جزم نہ ہو تو وہ یا پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے هُدًى۔ مُسَمًّى۔ مُوسٰى وغیرہ۔
ان حروف میں اور اس جیسے حروف میں ی زائد ہوتی ہے لہٰذا نہ انہیں پڑھا جائے گا اور نہ لمبا کیا جائے گا۔
خالی دندانوں کی طرح خالی الفاظ بھی رسم الخط کی وجہ سے لکھے جاتے ہیں۔

۴۔ زائد الف

قرآن پاک میں بعض جگہ ''الف'' لکھا تو ہوتا ہے مگر اس پر گول نشان ہوتا ہے یہ گول نشان اس بات کی علامت ہے کہ اس الف کو اس سے پہلے زبر ہونے کے باوجود نہیں پڑھا جاتا۔ اگر نشان نہ بھی لگا ہو تو بھی اسے نہیں پڑھتے۔

	رسم الخط	طریقہ قرأت	سورۃ۔ پارہ
1	اَوْيَعْفُوَاْ	اَوْيَعْفُوَ	سورۃ البقرہ ۲
2	اَنْ تَبُوْٓءَاْ	اَنْ تَبُوْٓءَ	سورۃ المائدہ ۶
3	لِتَتْلُوَاْ	لِتَتْلُوَ	سورۃ الرعد ۱۳
4	لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	سورۃ الکہف ۱۵
5	لِيَرْبُوَاْ	لِيَرْبُوَ	سورۃ الروم ۲۱
6	لِيَبْلُوَاْ	لِيَبْلُوَ	سورۃ محمد ۲۶
7	نَبْلُوَاْ	نَبْلُوَ	سورۃ محمد ۲۶
8	ثَمُوْدَاْ	ثَمُوْدَ	جس جگہ بھی ہو
9	قَوَارِيْرَاْ (دوسرا لفظ)	قَوَارِيْرَ	سورۃ دھر ۲۹
10	لَاْ اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	سورۃ الحشر ۲۸

11	لَاْاِلَی اللّٰهِ	لَاِلَی اللّٰهِ	سورۃ آل عمران ۳
12	وَلَاْاَوْضَعُوْا	وَلَاَوْضَعُوْا	سورۃ التوبہ ۱۰
13	لَاْاَذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	سورۃ النمل ۱۹
14	لَاْاِلَی الْجَحِیْمِ	لَاِلَی الْجَحِیْمِ	سورۃ الصافات ۲۳
15	لٰكِنَّاْهُوَاللّٰهُ	لٰكِنَّ هُوَاللّٰهُ	سورۃ الکہف ۱۵
16	اَفَاْئِنْ	اَفَئِنْ	سورۃ آل عمران ۳
17	مَلَاْئِه	مَلَئِه	جس جگہ بھی ہو
18	مَلَاْئِهِمْ	مَلَئِهِمْ	سورۃ یونس ۱۱
19	لِشَاْئٍ	لِشَیْءٍ	سورۃ الکہف ۱۵
20	مِنْ نَبَاْئٍ	مِنْ نَبَئٍ	سورۃ الانعام
21	وَجِاْئَ	وَجِیْٓءَ	سورۃ الفجر ۳۰
22	مِاْئَةٌ	مِئَةٌ	جس جگہ بھی ہو
23	مِاْئَتَیْنِ	مِئَتَیْنِ	جس جگہ بھی ہو
24	بِئْسَ الْاِسْمُ	بِئْسَ لِسْمُ	سورۃ الحجرات ۲۶
25	اَنَاْ	اَنَ	جس جگہ بھی ہو

قرآن پاک میں چند الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے آخر میں لکھا ہوا الف آیت ملانے کی صورت میں نہیں پڑھا جاتا مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے۔

	لفظ	وصلا	وقفا
1	اَنَا	اَنَ	اَنَا
2	لٰكِنَّا	لٰكِنَّ	لٰكِنَّا

3	سَلَاسِلَا	سَلَاسِلَ	سَلَاسِلَا
4	قَوَارِيرَا	قَوَارِيرَ	قَوَارِيرَا

4 نمبر آگے پیچھے ایک ہی جگہ دو الفاظ ہیں وقف کر کے پہلے کو لمبا کیا جائے گا اور دوسرا وقف نہ کر کے چھوٹا پڑھا جائے گا۔

۵۔س اور صاد کا رسم الخط

قرآن پاک میں چار الفاظ ایسے ہیں جو لکھے صاد سے جاتے ہیں اور صاد پر چھوٹا سا سین بھی ہوتا ہے جیسے

1	وَيَبْصُطُ	سورۃ البقرہ	یہاں سین ہی پڑھا جائے گا
2	بَصْطَةً	سورۃ الاعراف	یہاں سین ہی پڑھا جائے گا
3	اَلْمُصَيْطِرُوْنَ	سورۃ الطّور	یہاں سین اور صاد دونوں ہی کو پڑھا جا سکتا ہے
4	بِمُصَيْطِرٍ	سورۃ الغاشیہ	یہاں صاد ہی پڑھیں گے

۶۔مختلف آیات کا جواب

نبی کریمﷺ آیاتِ رحمت پر سوال کرتے تھے اور آیات عذاب پر پناہ پکڑتے تھے۔ چنانچہ آیات رحمت و جنت کے تذکرے پر کہیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

آیات عذاب پر یوں کہیے

اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنْهُمْ

اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

سورۃ الرحمٰن کی آیت

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

کا جواب اس طرح دینا چاہیے

لَابِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ۔ (شوکانی)

سورۃ الواقعہ کی آیت

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ

کا جواب اس طرح دینا چاہیے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (شوکانی)

سورۃ الملک کی آیت

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّأْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ

کا جواب اس طرح دیں

اَللّٰهُ يَأْتِيْنَا رَبُّنَا وَرَبُّ الْعَالَمِيْنَ (تفسیر جلالین)

سورۃ الاعلیٰ کی آیت

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

کا جواب اس طرح دیں

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (شوکانی)

سورۃ التین کی آیت

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

کا جواب اس طرح دیں

بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ (فتح القدیر بحوالہ ترمذی)

۷۔ حرکات کی تبدیلی سے معنیٰ کا فرق

جن الفاظ اور حرکات کا ذکر اب کیا جائے گا ان کی غلطی سے معنیٰ شرکیہ اور غلط ہوجاتا ہے بعض اوقات کفریہ ہوجاتا ہے۔

	سورۃ	آیت نمبر	صحیح لفظ	غلط لفظ	غلطی وضاحت
۱	فاتحہ	۴	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	اِیَاکَ نَعْبُدُ	یا کو بغیر تشدید کے پڑھنا غلط ہے
۲	فاتحہ	۷	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ	ت کے اوپر پیش پڑھنا کفر ہے
۳	بقرہ	۱۰۲	كَفَرَ سُلَيْمٰنُ	كَفَرَ سُلَيْمٰنَ	ن پر پیش کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
۴	بقرہ	۱۲۴	وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اِبْرٰهِمُ رَبَّهٗ	ب کے اوپر زبر پڑھنا کفر ہے
۵	بقرہ	۲۵۱	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	دَاوٗدُ جَالُوْتُ	ت پر پیش پڑھنا غلط ہے
۶	بقرہ	۲۵۵	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	آ اللّٰهُ	ایک ھمزہ کے بجائے زائد یعنی دو ھمزہ پڑھنا
۷	بقرہ	۲۶۱	وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ	يُضَاعَفُ	ع کے اوپر زبر پڑھنا غلط ہے
۸	نساء	۱۶۵	رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ	مُنْذَرِيْنَ	ذال کے اوپر زبر پڑھنا غلط ہے
۹	توبہ	۳	رَسُوْلُهٗ	رَسُوْلِهٖ	لُهٗ کے بجائے لِهٖ پڑھنا غلط ہے
۱۰	بنی اسرائیل	۱۵	مُعَذِّبِيْنَ	مُعَذَّبِيْنَ	ذ کے اوپر زبر پڑھنا غلط ہے
۱۱	طٰهٰ	۱۲۱	رَبَّهٗ	رَبُّهٗ	ب پر زبر کے بجائے پیش پڑھنا غلط ہے
۱۲	انبیاء	۸۷	كُنْتُ	كُنْتَ	ت پر پیش کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
۱۳	شعراء	۱۹۴	مُنْذِرِيْنَ	مُنْذَرِيْنَ	ذال کے زیر کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
۱۴	فاطر	۲۸	الْعُلَمٰٓؤُا	الْعُلَمَآءَ	ءُ کے بجائے ءَ پڑھنا غلط ہے
۱۵	صافات	۷۲	مُنْذِرِيْنَ	مُنْذَرِيْنَ	ذال پر زبر پڑھنا بجائے زیر کے غلط ہے

١٦	فتح	٢٧	اَللّٰهُ	اَللّٰهَ	ھا پر پیش کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
١٧	حشر	٢٤	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ	و پر زیر کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
١٨	حاقہ	٣٧	اَلْخَاطِئُونَ	اَلْخَاطَئُونَ	ط پر زیر کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
١٩	مزمل	١٦	الرَّسُوْلَ	اَلرَّسُوْلُ	ل پر زبر کے بجائے پیش پڑھنا غلط ہے
٢٠	مرسلات	١٤	فِيْ ظِلٰلٍ	فِيْ ظَلٰلٍ	ظ پر زیر کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
٢١	النازعات	٤٨	مُنْذِرُ	مُنْذَرُ	ذال پر زیر کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے

مشق نمبر 14

1۔ نون قطنی سے کون سا نون مراد ہے؟ اس کا کیا حکم ہے؟

2۔ زائد الف کی تین مثالیں دیں ان کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

3۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کا جواب ذکر کریں۔

4۔ حرکات کی تبدیلی کے فرق کی تین مثالیں ذکر کریں۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

حصہ دوم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

ابھی آپ نے جو کچھ پڑھا وہ قرآن پاک درست پڑھنے کے بارے میں تھا۔ کسی بھی چیز کے بارے میں ہم زیادہ توجہ اس وقت کرتے ہیں جب ہمیں اندازہ ہو کہ وہ کتنی اہم اور کتنی قیمتی ہے۔ اس حصہ میں قرآن پاک کی فضیلت، اس کے حقوق، اس کی معلومات اور اس کے آداب کا بیان ہے۔

اس کے پڑھنے سے یقیناً پڑھنے والوں کو علم ہوگا کہ ہم جو کچھ پڑھ رہے ہیں یا سیکھ رہے ہیں ہمیں اس کا کتنا اجر ہے اور اس کے صحیح اور ٹھیک پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہم سے کتنا خوش ہوں گے۔

باب نمبر 1

فضائل قرآن

ہر عیب سے پاک اور افضل ترین کتاب قرآن پاک ہے نہایت عظیم المرتبت ذات بابرکات کی طرف سے نازل ہوئی عظیم ترین رات میں معزز ترین فرشتے کے ذریعے نازل کی گئی عظیم المرتبت انسان سید البشر سردار الانبیاء پر بہترین رات میں تقریباً 23 سال کے عرصے میں نازل ہوئی جس قدر کوئی چیز عظمت والی ہوتی ہے اسی قدر اس کی حفاظت اور اہمیت جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر چہ کئی کتابیں اس سے پہلے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل فرمائیں مگر اس کتاب کے مرتبے کا کیا کہنا کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ○ (الحجر: 9)

بے شک ہم نے ہی اسے نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ○ فَاِذَا قَرَاۡنٰهُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَهٗ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ○ (القیامۃ: ۱۵، ۱۶، ۱۷)

بے شک ہمارے ذمہ اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہے اور جب ہم اسے پڑھتے ہیں تو آپ بھی اسے پڑھیں۔ پھر ہمارے ذمہ ہی اس کا بیان کرنا ہے۔

جتنی یہ عظیم کتاب ہے اس کی فضیلت بھی اتنی ہی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ خود سب سے بلند مرتبہ ہیں اسی طرح یہ کتاب سب سے بلند مرتبہ رکھتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْأَلَتِیْ اَعْطَیْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ۔ (رواه الترمذی والدارمی والبیهقی)

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہتے ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کو تلاوتِ قرآن مجید نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعا مانگنے سے روک رکھا ہو اس کو وہ افضل ترین چیز دوں گا جو سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

اس کتاب پر عمل کرنا باعث نجات ہے۔ دنیا و آخرت میں بلندی و برتری کا ذریعہ بھی ہے اور اس کتاب پر عمل کو ترک کرنا باعث ذلت و رسوائی ہے۔

عَنْ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ۔ (رواه مسلم)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے سے کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے (یعنی بلند مرتبہ دیتا ہے) اور بعضوں کو گراتا ہے (یعنی دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں نامرادی عطا کرے گا)۔

قرآن نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ذریعۂ نجات اور مومن کے حق میں جھگڑا کرنے والا یا اس کی مخالفت میں بولنے والا ہوگا۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْعَلَيْكَ

قرآن یا تو تیرے حق میں دلیل ہوگا یا تیرے خلاف۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غِيَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَأُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ (رواه مسلم)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفیع (سفارشی) بن کر آئے گا۔ دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں سورۃ البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے روز اس طرح سے آئیں گی جیسے کہ دو چھتریاں ہیں یا سایہ کرنے والے بادل ہیں، یا پرندوں کے دو جھنڈ ہیں جو پر پھیلائے ہوئے ہوں وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت پیش کرنے والی ہوں گی۔ سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا اختیار کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے

اور باطل پرست اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ (مسلم)

اس کتاب کی مانند کتاب نہ تو آج تک ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے کیونکہ انسانی کلام میں کمی بیشی اور تبدیلی ہو سکتی ہے مگر اس کلام میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی نہ کوئی کر سکتا ہے کیونکہ یہ کلام اس ذات بابرکت کی طرف سے ہے جس سے غلطی کا کوئی امکان نہیں اور نہ اس کے احکام ہی بدلتے ہیں اور نہ وہ مذاق کرنے والا ہے۔

ایک طویل حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے معجزات کے بارے میں ذکر کیا ہے۔

عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِی الْاَحَادِیْث۔

حضرت حارث اعور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں (کوفے کی) مسجد میں لوگوں کے پاس سے گذرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ لایعنی باتوں میں مشغول ہیں۔

فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ

میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے انہیں اس چیز کی خبر دی (کہ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے فضول باتیں کر رہے ہیں) حضرت علیؓ نے فرمایا کیا لوگ واقعی ایسا کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں۔

قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ

اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے سنا ہے خبردار عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے۔

قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ اس سے بچنے کی صورت کیا ہوگی۔

قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُمَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَ كُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کتاب اللہ...... اس میں اس چیز کی خبر بھی ہے کہ تم سے پہلے والی قوموں پر کیا گذری، اور اس بات کی خبر بھی ہے کہ تمہارے بعد میں آنے والوں پر کیا گذرے گی اور اس چیز کا ذکر بھی ہے کہ تمہارے معاملات کے درمیان فیصلہ کرنے کی صورت کیا ہے......

هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ

یہ قرآن ایک سنجیدہ اور فیصلہ کن کلام ہے کوئی مذاق کی چیز نہیں ہے۔

مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ۔

جو کوئی ظالم و جابر شخص اس قرآن کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو کچل کر رکھ دے گا اور جس نے اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ۔

اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور یہ حکیمانہ نصیحت ہے اور یہی سیدھا راستہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ

یہ قرآن وہ چیز ہے کہ تخیلات اسے غلط راستے پر نہیں لے جا سکتے اور زبانیں اس میں کسی قسم کی آمیزش نہیں کر سکتیں۔

وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ

اور علما کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔

وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ

اور خواہ اس کو کتنا ہی پڑھو پرانا نہیں ہوتا۔

وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهُ

اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا٥ يَهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

یہ قرآن ایسی چیز ہے کہ جب جنوں نے اس کو سنا تو وہ یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ''ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں''۔

مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ

جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا۔

وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ

اور جس نے اس کے مطابق عمل کیا اجر دیا جائے گا۔

وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ

اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔

وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ (رواہ الترمذی والدارمی)

اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ سیدھے راستے کی طرف لوگوں کی راہ نمائی کرے گا۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید ارشادات:

رشک کے قابل صرف دو ہی آدمی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاحَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔ (متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی حسد (رشک) کی کوئی گنجائش نہیں ہے مگر دو آدمیوں پر ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ شب و روز اس کو لیے کھڑا ہو (یعنی نماز میں کھڑا پڑھ رہا ہو یا اس کی تبلیغ و تلقین کرنے اور اس کی تعلیم دینے میں مصروف ہو) اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ شب و روز اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر رہا ہو۔

اللہ اور رسول اللہ کے نزدیک سب سے بہتر شخص وہ ہی ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (رواه البخاری)

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو (خود) قرآن سیکھے اور (دوسروں کو) سکھائے۔

اسی طرح سب سے افضل مرتبہ اس آدمی کا ہے جس کے پاس قرآن ہوگا۔

عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

حضرت معاذ جہنیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے قیامت کے روز اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی ایسی ہوگی اگر سورج بھی تمہارے گھروں میں اتر آئے تو وہ روشنی اس کی روشنی سے بھی عمدہ ہوگی...... پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ جو شخص خود قرآن پر عمل کرنے والا ہے اس کی شان کیا ہوگی۔
اس قرآن پر عمل کرنے والے کے درجات بھی اللہ کی نزدیک زیادہ ہیں۔

عَنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا مَنْزِلُكَ عِنْدَ آخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا۔ (رواہ احمد و الترمذی وابوداؤد ونسائی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں قرآن سے دلچسپی رکھتا تھا (قیامت کے روز) اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور بلندی کی طرف چڑھتا جا اور اسی رفتار سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیری منزل وہ آخری

آیت ہوگی جہاں تک تو پڑھتا جائے گا۔

جس طرح اس پر عمل کا اجر زیادہ ہے اسی طرح قرآن کو بھلانے پر سزا بھی سخت ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا مِنِ امْرِءٍ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَجْذَمَ۔ (رواہ ابوداؤد والدارمی)

حضرت سعد بن عبادہ ؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ؐ نے جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے پھر اسے بھلا دیتا ہے وہ قیامت کے روز اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مشق نمبر 1

1۔ قرآن پاک کتنے عرصے میں نازل کیا گیا۔

2۔ قرآن کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے آیت بتائیں۔

3۔ کیا چیز انسان کے حق میں بھی دلیل ہے اور مخالفت میں بھی۔

4۔ سب سے بہترین شخص کون ہے؟

5۔ قرآن پاک سے دلچسپی رکھنے والے شخص کا قیامت کے دن کیا رتبہ ہوگا؟

6۔ قرآن پاک پڑھ کر بھلانے والے کی کیا سزا ہے؟

باب نمبر 2

حقوق قرآن

اس کا اوّل حق یہ ہے کہ بغیر شک وشبہ کے

اس پر ایمان لایا جائے

الٓمّٓ ٥ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتَابِ لَارَیۡبَ فِیۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ٥ (سجدہ)

ا۔ل۔م۔ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔

ذٰلِكَ الۡكِتَابُ لَارَيۡبَ فِيۡهِ۔ (البقرہ:۲)

یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے۔

عَنۡ صُهَيۡبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنِ اسۡتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت صہیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیا۔

دوم

اسے پڑھا جائے

فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ (المزمل)

پھر قرآن پاک پڑھو جتنا تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔

خَيۡرُكُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (متفق علیہ)

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اسے سیکھے اور سکھائے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ (رواہ الترمذی والدارمی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کے بدلے میں ایک نیکی اس کی شمار ہوتی ہے اور (قرآن میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ) ہر نیکی کے بدلے میں دس گنا اجر ہے...... میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ الم ایک حرف ہے نہیں بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ (متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارا اس میں دل لگا رہے اور جب دل نہ لگ رہا ہو تو اسے چھوڑ دو۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس شخص نے قرآن کو نہیں سمجھا جس نے اسے

تین روز وشب سے کم میں پڑھا۔

سوم
اسے سمجھا جائے

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ (سورۃ النساء)

کیا وہ قرآن پاک میں غور وفکر نہیں کرتے۔

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ۔ (سورۃ القمر)

بے شک ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

حدیث مبارکہ ہے:

عَنْ عَبِیْدَۃَ الْمُلَیْکِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْہُ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَفْشُوْہُ وَتَغَنَّوْا وَتَدَبَّرُوْا مَافِیْہِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجِلُوْا ثَوَابَہٗ فَاِنَّ لَہٗ ثَوَابًا (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

حضرت عبیدہ ملیکیؓ جو ایک صحابیؓ ہیں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن (مراد ہے قرآن پڑھنے والے) قرآن کو تکیہ مت بنالو بلکہ اس کی تلاوت کرو جس طرح کہ اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے رات اور دن کے اوقات میں اور اسے اعلانیہ پڑھو خوش آوازی کے ساتھ پڑھو اور جو کچھ مضامین اس میں ہیں ان پر غور کرو امید ہے تمہیں فلاح نصیب ہوگی اور اس کا ثواب جلدی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ (آخرت میں) اس کا ثواب لازماً ہوگا۔

چہارم
اس پر عمل کیا جائے

فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ:۳۸)

پس عنقریب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی پھر جو کوئی میرے ہدایت نامے کی پیروی کرے گا پھر اسے نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْئُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْكَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِىْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

حضرت معاذ جہنی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا جو اس میں ہے (یعنی جو اس میں احکام ہیں) اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی ایسی ہوگی اگر سورج بھی تمہارے گھروں میں اتر آئے تو اس تاج کی روشنی اس سے بھی عمدہ ہوگی۔ پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ جو شخص خود قرآن پر عمل کرتا ہے اس کی شان کیا ہوگی۔

پنجم
قرآن دوسروں تک پہنچایا جائے (یعنی اس کی تعلیم دی جائے، اشاعت کی جائے)

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (آل عمران:۱۱۰)

تم ایک بہترین امت ہو جو لوگوں کی خاطر بھیجی گئی ہو تم لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برائی کے کاموں سے منع کرتے ہو۔

نبی کریمؐ نے فرمایا:

بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً (بخاری)

مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچا دو۔ (ہوسکتا ہے کہ سننے والا تم سے بہتر یاد رکھنے والا ہو)۔

ایک اور جگہ نبی کریم نے قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت بتائی۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (رواہ البخاری)

تم میں سے بہترین وہ ہے جو (خود) قرآن سیکھے اور (دوسروں کو) سکھائے۔

اور قرآن پاک کی تعلیم دینا دنیا کے بہترین مال و دولت سے بہتر ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِالْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْيَقْرأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ

مِنَ الْاِبِلِ (رواہ مسلم)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک سے نکل کر تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ ہر روز بطحان یا عقیق جائے اور وہاں سے بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے بغیر اس کے کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہو یا قطع رحم کا فعل کیا ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے تب آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص مسجد میں جائے اور لوگوں کو دو آیتیں پڑھ کر سنائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اسے روزانہ دو اونٹنیاں میسر آئیں اگر وہ تین آیتیں پڑھ کر سنائے تو یہ تین اونٹنیاں مل جانے سے بہتر ہے اگر چار آیتیں پڑھ کر سنائے تو یہ چار اونٹنیاں مل جانے سے بہتر ہے اسی طرح جتنی آیتیں سنائے وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

ششم
قرآن کی حفاظت

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

(متفق علیہ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی دشمن کی سرزمین میں قرآن لے کر

جائے مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کو دشمن کی سرزمین میں نہ لے کر جاؤ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

یعنی بے ادبی سے بچانا بھی قرآن کا ایک حق ہے اور اس کا یہ بھی حق ہے اسے گویّوں اور بین کرنے والوں کی طرح نہ پڑھا جائے۔

وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْئُ بَعْدِىْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الغِنَاءِ وَالنَّوحِ، لَايُجَاوِزُ حَنَا جِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔ (رواه البيهقى فى شعب الايمان)

خبردار اہل عشق اور اہل کتابین (یہود ونصاری) کے سے لہجے اختیار نہ کرو اور عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کو گا گا کر پڑھیں گے یا نوحے کے انداز میں پڑھیں گے قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی ان کے دل عمل پر مائل نہیں ہوں گے) دل ان کے فتنے میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے بھی جوان کے طرز ادا کو پسند کریں گے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

مشق نمبر 2

1۔ قرآن پاک کا کیا کیا حق ہے؟
2۔ کس شخص نے قرآن پاک کو نہیں سمجھا؟
3۔ دنیا کی مال و دولت سے بہتر چیز کیا ہے؟
4۔ کیا دشمن کی سرزمین پر قرآن لے کر جانا درست ہے؟
5۔ کن لوگوں کی طرح قرآن پاک پڑھنا منع ہے؟

باب نمبر:3

معلومات قرآن

پارے	30
سورتیں	114
مکی (بالاتفاق)	65
مدنی (بالاتفاق)	18
مکی و مدنی سورتیں اختلافی	31
منازل	7

تقسیم منازل

اول	سورہ فاتحہ تا سورہ نساء	پارہ نمبر ۱ تا ۶ ربع تک
دوم	سورہ مائدہ تا سورہ توبہ	پارہ نمبر ۶ بعد ربع تا پارہ نمبر ۱۱ ربع تک
سوم	سورہ یونس تا سورہ نحل	پارہ نمبر ۱۱ بعد ربع تا پارہ نمبر ۱۴ مکمل
چہارم	سورہ بنی اسرائیل تا سورہ فرقان	پارہ نمبر ۱۵ آغاز تا پارہ نمبر ۱۹ ربع تک
پنجم	سورہ شعراء تا سورہ یاسین	پارہ نمبر ۱۹ بعد ربع تا پارہ نمبر ۲۳ ربع تک
ششم	سورہ والصافات تا سورہ الحجرات	پارہ نمبر ۲۳ بعد ربع تا پارہ نمبر ۲۶ بعد ثلاثہ تک
ہفتم	سورہ ق تا سورۃ الناس	پارہ نمبر ۲۶ بعد ثلاثہ تا پارہ نمبر ۳۰ مکمل
سجدے	متفق علیہ	۱۴
	اختلافی	ایک

آیات سجدہ ومقام سجدہ (متفق علیہ سجدے)

۱۔ لَایَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ۝ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۰۶ پارہ نمبر۹)

۲۔ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّ ظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۝ (سورۃ الرعد آیت نمبر۱۵ پارہ نمبر۱۳)

۳۔ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَافِی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَالْمَلَائِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ۝ یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِنْ فَوْقِھِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ۝ (پارہ نمبر۱٤ سورہ نحل آیت نمبر ٤۹،۵۰)

٤۔ قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖ اَوْلَا تُؤْمِنُوْآ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا۝ وَیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا۝ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا (پارہ نمبر۱۵ آیت نمبر۱۰۷-۱۰۹ سورہ بنی اسرائیل)

۵۔ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا۝ (پارہ نمبر١٦ سورہ مریم آیت نمبر۵۸)

٦۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ (پارہ نمبر۱۷ سورۃ الحج آیت نمبر۱۸)

۷۔ وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ٥

(پارہ نمبر۱۹ سورۃ الفرقان آیت نمبر۶۰)

۸۔ اَلَّا يَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ٥ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (پارہ نمبر۱۹ سورۃ النمل آیت نمبر۲۶،۲۵)

۹۔ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيَاتِنَا الَّذِينَ اِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ٥

(پارہ نمبر۲۱ سورۃ السجدہ آیت نمبر۱۵)

۱۰۔ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ٥ (پارہ نمبر۲۳ سورہ ص آیت نمبر۲۴)

۱۱۔ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُونَ٥ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُونَ٥

(سورہ حم سجدہ پارہ نمبر۲۴ آیت نمبر ۳۸،۳۷)

۱۲۔ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا٥ (سورۃ النجم پارہ نمبر۲۷ آیت نمبر۶۲)

۱۳۔ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُونَ٥ (سورۃ الانشقاق پارہ نمبر۳۰ آیت نمبر۲۱)

۱۴۔ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ٥ (سورۃ علق پارہ نمبر۳۰ آیت نمبر۱۹)

اختلافی سجدہ بمطابق امام شافعیؒ

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سورة الحج

پارہ نمبر ۱۷ آیت نمبر ۷۷)

دعائے تلاوت سجدہ

اللہ اکبر

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ ۳ مرتبہ۔ اللہ اکبر

اس سجدے کے لیے سلام پھیرنا لازم نہیں۔

ادوار جمع و تدوینِ قرآن

پہلا دور

قرآن پاک کی جمع و تدوین کا سب سے پہلا دور دور نبویؐ ہے آپؐ وحی کے نازل ہونے کے بعد موجود کاتب کو وحی لکھوا دیا کرتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتا دیا کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں فلاں آیت کے بعد، پہلے یا درمیان میں لکھ لو اور جب بسم اللہ کے ساتھ نزول کی ابتدا ہوتی تو آپ سمجھ جاتے کہ کوئی نئی سورت کی ابتدا ہے پھر آپ کاتب کو اس کے مطابق لکھنے کا حکم دیتے یہی وجہ ہے کہ چونکہ سورہ توبہ جس کا نام براۃ بھی ہے اس سے قبل بسم اللہ کا نزول نہ ہوا تو آپ نے اسے بغیر بسم اللہ کے لکھوایا اور سورۃ الانفال کے بعد اسے رہنے دیا۔ کاتبان وحی کی تعداد تقریباً ۴۲ ہے

جس میں چاروں خلفاءِ راشدینؓ شامل ہیں۔ مشہور کاتبان حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ حضرت امیر معاویہؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔

آپؐ کی زندگی مبارکہ میں یہ ایک جلد کی شکل میں تو محفوظ نہیں تھا مگر مسجد نبوی میں ایک صندوق موجود تھا جس میں تحریری شکل میں لکھا ہوا موجود تھا۔ حالات کے مطابق وحی کے نزول کے بعد آپ کبھی ہڈی پر کبھی پتے پر اور کبھی چمڑے پر کاتبان وحی سے لکھوالیا کرتے تھے اور یہی ٹکڑے اس میں محفوظ تھے۔

ترتیب کے ساتھ اس لیے مکمل شکل میں نہ تھا کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ میں نزول قرآن جاری رہا اور اسی وجہ سے اسے مرتب شکل میں نہ کیا گیا کہ ممکن ہے اس کے بعد مزید نزول ہو تو پھر ترتیب دینا مشکل تھا۔ مگر صرف مرتب شکل میں نہ تھا ورنہ تمام کا تمام موجود تھا۔ اور صحابہ کرامؓ کو اس کی ترتیب معلوم تھی کیونکہ تلاوتِ قرآن نماز میں بھی ہوتی تھی اور صحابہ کرام قرآن سیکھا بھی کرتے تھے۔ آپؐ رمضان میں اس کا مکمل دور ترتیب کے ساتھ حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اور اپنی زندگی کے آخری سال میں تو آپؐ نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل کے ساتھ دور کیا۔

آپؐ کی وفات کے وقت تقریباً 22 صحابہ حافظ قرآن تھے۔

دوسرا دور

قرآن کی جمع وتدوین کا دوسرا دور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دور خلافت ہے۔ جب جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ کرامؓ شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے اس خطرے کو محسوس کرلیا کہ اگر حفاظ کرامؓ آئندہ جنگوں میں بھی اسی طرح شہید ہوتے رہے تو خدانخواستہ قرآن پاک کا کوئی حصہ ضائع نہ ہوجائے اس وقت قرآن پاک کا سارا دارومدار حفاظ قرآنؓ پر تھا۔ لہٰذا حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے سامنے اس خدشے کا

اظہار کیا مگر حضرت ابوبکرؓ پریشان تھے کہ جس کام کو نبی اکرمؐ نے نہ کیا تھا میں اسے کیسے کروں مگر حضرت عمرؓ بار بار اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کی بات سمجھ آ گئی۔

چنانچہ کتابت قرآن کا کام حضرت زید بن ثابتؓ کو (جو کہ کاتب وحی بھی تھے) کے سپرد کیا گیا۔ اور ان کی مدد کے لیے مزید حفاظ کرام بھی ان کے ساتھ شامل کر دیئے گئے انہوں نے مسجد نبوی والے قرآن پاک کو بنیاد بنایا اور قلیل عرصے میں قرآن پاک کو جمع کر لیا اور جمع کرتے ہوئے ہر ہر آیت پر دو دو شاہد (گواہ) لے لیے تاکہ جمع میں کوئی کمی بیشی یا تقدیم و تاخیر نہ ہو جائے اس طرح حضرت زید بن ثابتؓ نے بہت احتیاط سے قرآن پاک کو جمع کیا۔ پھر یہ نسخہ ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس جمع کرا دیا گیا۔

تیسرا دور

جمع و تدوین کا تیسرا دور خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کا ہے حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے جب قرأت قرآن کے مسئلے پر عربوں اور عجمیوں میں اختلاف پایا تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کے سامنے اس خدشے کا اظہار کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسا کرتے کرتے کچھ لوگ قرآن کا ہی انکار کرنے لگ جائیں۔ لہٰذا قرآن پاک کو ایک روایت پر جمع کریں یعنی لغت قریش پر چنانچہ حضرت عثمانؓ نے پھر ایک کمیٹی تشکیل دی جس کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ قرآن پاک کو لغت قریش پر جمع کریں اس کمیٹی کے سربراہ بھی حضرت زید بن ثابتؓ ہی تھے۔ انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے مصحف صدیقی لے لیے اور تیار ہونے والے تمام مصاحف کو لغت قریش پر تیار کیا اور مختلف علاقوں میں ایک ایک ایسے استاد سمیت بھیج دیئے جو لغت قریش کے مطابق قرآن کی تعلیم دیتے تھے تاکہ قرأت قرآن میں کوئی اختلاف نہ رہے۔

چوتھا دور

یہ دور نقاط اعراب اور قواعد کا ہے۔ عربوں کو ان سب باتوں کی ضرورت نہ تھی اس لیے کہ عربی ان کی زبان تھی مگر جیسے جیسے اسلام دیگر ممالک میں پھیلا عجمیوں کو زبان مختلف ہونے کی وجہ سے عربی پڑھنے لکھنے کی دقت ہوئی۔ تو پھر نحو کے قواعد وضع کیے گئے جو کہ حضرت علیؓ کے شاگرد ابوالاسود الدؤلی التابعی البصری نے کیے انہوں نے ہی مصاحف میں نقطے لگائے جو اعراب کا کام دیتے تھے۔ پھر خلیل بن احمد نحوی نے مصاحف میں شد، مد، ھمزہ اور علامت وصل اور علامت سکون قائم کیا اور نقاط کی جگہ باقاعدہ اعراب لگائے گئے مگر حروف پر نقطے ابھی موجود نہ تھے۔ جو پہلے نقاط لگائے گئے تھے وہ اعراب کا کام دیتے تھے جب اعراب لگا دیئے گئے تو وہ تمام نقاط ختم کر دیئے گئے تھے۔

عبدالملک کے دور میں جب عجمیوں نے بہت زیادہ غلطیاں شروع کر دیں تو اس کے گورنر حجاج بن یوسف کے حکم پر انصر بن عاصم اللیثی اور یحییٰ بن یعمر نے حروف پر نقطے بھی لگا دیئے پھر یہ سلسلہ آج تک اسی طرح چلا آ رہا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مشق نمبر 3

1۔ بالاتفاق مکی سورتیں کتنی ہیں؟
2۔ قرآن پاک کی کتنی منازل ہیں؟
3۔ آیات سجدہ قرآن میں کتنی ہیں؟
4۔ جمع وتدوین کے کل کتنے دور ہیں؟
5۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنے لوگ حافظ تھے؟
6۔ پہلا مرتب نسخہ کن ام المومنین کے پاس تھا؟
7۔ تیسرے دور میں کن امیر المومنین کے زیر سرپرستی قرآن جمع کیا گیا اور کس لغت پر جمع کیا گیا؟
8۔ نحو کے قواعد کس نے وضع کیے؟
9۔ گورنر حجاج بن یوسف کے حکم پر کس نے حروف پر نقطے لگائے؟

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

باب نمبر 4

آداب تلاوت قرآن

کسی بھی معزز ہستی کے سامنے اگر ہم نے جانا ہو تو اس کے لیے ہم تیاری کرتے ہیں صاف ستھرا ہو کر اس کے سامنے جاتے ہیں جب ہم قرآن پڑھتے ہیں تو اس معزز ہستی کی باوقار کتاب پڑھ رہے ہوتے ہیں جو خود بھی سب سے برتر و اعلیٰ ہے اور اس کی کتاب بھی مقدس ترین اور سب سے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ جس کے نہ صرف پڑھنے بلکہ سننے پر بھی ثواب ہے۔ تو پڑھتے وقت ہمیں کچھ آداب کا خیال کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔

(سورة الحج: ٣٢)

اور جو کوئی اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔

آداب کچھ ظاہری ہوتے ہیں اور کچھ باطنی۔

ظاہری آداب

۱۔ نہایت ادب و احترام کے ساتھ باوضو قبلہ رو ہو کر بیٹھیں۔

۲۔ پڑھنے میں جلدی نہ کریں ترتیل و تجوید کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیں۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ० (سورة المزمل)

اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

۳۔ اگر ریا کا احتمال (خیال، شک) نہ ہو تو بلند آواز سے پڑھے ورنہ آہستگی سے پڑھے۔

اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و نسائی)

قرآن پاک کو ظاہر کر کے پڑھنے والا ظاہری صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور چھپے ہوئے (خاموشی سے) پڑھنے والا چھپے ہوئے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔

۴۔ خوش الحانی سے پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ (رواہ الدارمی)

قرآن پاک کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوبصورت بناؤ (یعنی اچھی طرح پڑھو)۔

۵۔ آیات عذاب کے وقت روئے

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (الزمر:۲۳)

اللہ نے بہترین کتاب کو نازل کیا یہ ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے ہیں اور بار بار دہرائے جاتے ہیں، جن سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کی جلد اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (سورۃ الانفال آیت نمبر۲)

جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے دل (اللہ کے خوف سے) ڈر جاتے ہیں۔

۶۔ آیات رحمت کے وقت دعا کرے۔

۷۔ اس کو پڑھنا ترک نہ کرے سال میں دو مرتبہ پڑھنے کی ضرور کوشش کرے ورنہ کم سے کم سال میں ایک مرتبہ ضرور ختم کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل کے ساتھ سال میں ایک مرتبہ دور کرتے تھے اور اپنی عمر کے آخری سال دو مرتبہ کیا تھا۔

باطنی آداب

۱۔ قرآن پاک کی عظمت کا خیال دل میں رکھے کہ کیسی عظیم مرتبے والی کتاب اور کیسا عظیم مرتبے والا کلام ہے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر۲۳)

اللہ نے بہترین بات نازل فرمائی ہے۔

۲۔ حق تعالیٰ کی عظمت کو محسوس کرے جس نے اتنی عالی مقام کتاب نازل فرمائی۔

فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

اللہ کے کلام کو تمام کلاموں پر ایسی برتری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی برتری تمام مخلوق پر ہے۔

۳۔ دل کو وسوسوں سے پاک صاف کرکے پڑھے۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت نمبر۲)

یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے متقین

کے لیے باعث ہدایت ہے۔

۴۔ معانی پر تدبر (غور) کر کے پڑھے کیونکہ مومن کے لیے یہ ضروری ہے۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○

(سورہ محمد)

کیا وہ قرآن پاک میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں میں زنگ لگ گیا ہے۔

۵۔ اس کے پڑھنے کی طرف دلی طور پر مائل رہے کیونکہ یہ دل کی میل کچیل کو دور کرتا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاجَلَاءُ هَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی کریمؐ نے فرمایا بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح پانی لگنے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو صاف کرنے کی کیا ترکیب ہے آپؐ نے فرمایا۔ کثرت سے موت کو یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

تلاوت قرآن پاک کے اختتام پر دعا پڑھ کر اٹھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَاءَ صَدْرِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ۔ (آمين)

اے اللہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کی روشنی بنا اور (اس کے ذریعے) میرے غم اور پریشانی کو دور فرما۔

مزید دعا

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَنُوْرًا وَّھُدًی وَرَحْمَةً اَللّٰھُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تَلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔ (آمین)

اے اللہ اس قرآن پاک کو میری قبر میں میری وحشتوں کا ساتھی بنا دے۔ اے اللہ مجھ پر اس قرآن عظیم کی برکت سے رحمت فرما اس قرآن کو میرے لیے راہنمائی کرنے والا اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے اللہ مجھے وہ یاد دلا جو مجھے اس میں سے بھول جائے اور مجھے وہ سکھا دے جس سے میں نادان ہوں۔ اور مجھے اس کی تلاوت صبح شام کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اے تمام جہانوں کے رب اسے میرے حق میں حمایت کرنے والا بنا دے۔

اور سورۃ الصافات کی آخری آیات

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

سورۃ العصر پڑھنا

اور جو بھی دعا چاہیں مانگیں۔

مشق نمبر 4

1۔ قرآن پاک پڑھنے کے ظاہری آداب مختصراً بتائیں۔

2۔ خوش الحانی سے پڑھنے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

3۔ قرآن پاک پڑھنے کے باطنی آداب بتائیں۔

4۔ دلوں کا زنگ کس طرح دور ہوتا ہے؟

5۔ تلاوت کے اختتام پر پڑھی جانے والی کوئی دعا دھرائیں۔

حصہ سوم

حل مشقیں

حل مشقیں

حصہ اوّل

حل مشق نمبر 1

1: عربی حروف تہجی اور اردو حروف تہجی کی ادائیگی کا فرق بتائیں۔

ج: عربی حروف تہجی میں دو حرفی لفظ کا اختتام الف کی آواز کے ساتھ ہوتا ہے جیسے با۔تا۔ثا وغیرہ۔تین حرفی لفظ کا اختتام اس کی اپنی آواز کے ساتھ ہوگا جیسے سِیْنْ۔ صَآدْ وغیرہ۔

اردو حروف تہجی میں دو حرفی لفظ کا اختتام بڑی یے کی آواز کے ساتھ ہوتا ہے جیسے بے۔تے۔ثے۔طوئے۔ظوئے وغیرہ۔جبکہ تین حرفی لفظ اپنی آواز کے ساتھ ہی پڑھے جائیں گے۔جیسے لَآمْ۔ مِیْمْ۔ نُوْنْ وغیرہ۔

2: تجوید کا موضوع کیا ہے؟اس کے معنی بتائیں۔

ج: تجوید کا موضوع حروف تہجی ہے اور اس کے معنی ہیں عمدہ کرنا۔اچھا کرنا۔صاف ستھرا کرنا۔

3: تجوید کی غرض وغایت کیا ہے؟

ج: اس کی غرض وغایت (یعنی مقصد) یہ ہے کہ قرآن پاک کو صحیح صحیح پڑھا جائے۔

4: ارکان تجوید کتنے ہیں بتائیں۔

ج: ارکان تجوید چار ہیں:

1۔مخارج الحروف (حروف کے نکلنے کی جگہ) کا جاننا اور اس کی صحیح ادائیگی

2۔صفات الحروف (حرف کے سخت نرم پڑھنے) کا پہچاننا اور اس کے احکامات کو جاننا۔

3۔اوقاف (وقف کرنے کے طریقہ کار) کی پہچان اور ادائیگی۔

4۔زبان کو حروف کی ادائیگی کا مشق کے ذریعے عادی بنانا۔

5: اعراب کسے کہتے ہیں؟اور اعراب کی تعداد کیا ہے؟

ج: حروف کو پڑھنے کے لیے ان پر جو علامتیں دی ہوتی ہیں ان کو اعراب کہتے ہیں ان کی تعداد بارہ ہے۔ زبر۔ زیر۔ پیش۔ جزم۔ شد۔ مد۔ دوزبر۔ دوزیر۔ دوپیش۔ کھڑی زبر۔ کھڑی زیر۔ الٹا پیش۔

6: نقطے والے حروف کو کیا کہیں گے؟

ج: نقطے والے حروف کو منقوطہ حروف اور معجمہ حروف کہتے ہیں۔

7: بغیر نقطے والے حرفوں کا نام کیا ہے؟

ج: بغیر نقطے والے حروف کو غیر منقوطہ اور حروف مہملہ کہیں گے۔

8: الف اور همزہ کا فرق بتائیں۔

ج: 1۔ جس وقت الف خالی ہو تو اس کو پڑھا نہیں جاتا۔ 2۔ جب الف سے پہلے زبر ہو تو اسے پڑھا جائے گا۔ 3۔ جب الف کے اپنے اوپر زبر، زیر، پیش یا جزم آجائے تو اس وقت اسے همزہ پڑھا جائے گا۔

مثالیں:

1۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ ان میں الْمَغْضُوبِ کا الف۔ الَّذِيْنَ کا الف زائد ہے نہیں پڑھا جائے گا یعنی خالی ہے۔

2۔ كَانَ۔ قَالَ۔ الف سے پہلے زبر ہونے کی وجہ سے پڑھا گیا

3۔ همزہ زبر ل اَلْ حَ زبر میم حَمْ دال پیش دُ۔ اَلْحَمْدُ همزہ زبر را مشدد اَلرّ را زبر ح رَحْ میم کھڑی زبر ما نون پیش نُ اَلرَّحْمٰنُ (الف کے بعد والا ل شمسی حروف میں ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھا گیا)۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

مشق نمبر 2

1: کون سی تلاوت بہتر ہے؟ کیفیت تلاوت کے شعر کو سامنے رکھ کر بتائیں۔

ج: بہتر تلاوت وہ ہے جس میں قاری تکلیف کے بغیر، بغیر کمی بیشی کے عمدہ ادائیگی کرے۔

2: کیفیت تلاوت کے درجے بتائیں۔

ج: کیفیت تلاوت کے تین درجے ہیں:

1۔ترتیل 2۔تدویر 3۔حدر

3: ترتیل میں کن کن قواعد کا خیال رکھنا چاہیے؟

ج: ترتیل میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

1۔مخارج کی ادائیگی صحیح ہو یعنی ملتی جلتی آوازوں والے لفظوں کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کیا جائے۔

2۔حرکات کو تبدیل نہ کیا جائے یعنی زبر کی جگہ زیر یا زیر کی جگہ پیش نہ پڑھی جائے جیسے لفظ اَنْعَمْتَ علیھم ہے اسے اَنْعَمْتُ علیھم نہ پڑھا جائے معنی شرکیہ ہو جاتا ہے۔

3۔شد(ّ)مد(ـٓ ، ـٓ) کو صحیح ادا کیا جائے یعنی شد کو نرم اور مد کو چھوٹا نہ پڑھا جائے۔جیسے اِنَّ کو اِنَ نہ پڑھ دیا جائے یا اِلَّا لفظ کو اِلَا نہ پڑھا جائے۔

4۔وقف کو صحیح طریقے سے اور جہاں مناسب ہو وہاں کیا جائے۔

5۔خوبصورتی سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے کیونکہ نبی اکرمؐ کا فرمان ہے:

حَسِّنُو الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

ترجمہ: قرآن کو خوبصورت آوازوں کے ساتھ پڑھو۔

4: محاسن تلاوت کتنے ہیں؟

ج: محاسن تلاوت چھ ہیں:

ا۔	ترتیل	قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تمام قواعد تجوید کا خیال کر کے پڑھنا۔
۲۔	تجوید	حروف کو ان کے مخارج سے تمام صفات (لازمہ و عارضہ) کے ساتھ ادا کرنا۔
۳۔	تبیین	ہر حرف کو واضح اور صاف صاف پڑھنا۔
۴۔	ترسیل	ہر حرف کو اس انداز سے ادا کرنا جیسے اس کا حق ہے۔
۵۔	توقیر	قرآن مجید کو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ نہایت وقار سے پڑھنا۔
۶۔	تحسین	عرب کے لہجے کے مطابق تجوید کا دھیان کرتے ہوئے پڑھنا۔

5: کون سے عیوب تلاوت لحن جلی میں شمار ہوتے ہیں؟

ج: 1۔ساکن حرف کو حرکت دے کر پڑھنا جیسے أَرْسَلَ کو اَرَسَلَ پڑھنا۔ وَالْفَجْرِ کو وَالفَجَرِ پڑھنا۔

2۔حرف کی مکمل ادائیگی نہ کرنا یا وقف کرتے ہوئے آخری حرف کو نہ پڑھنا۔

3۔زبر، زیر، پیش کو مقدار سے زیادہ لمبا کرنا جیسے قَالَ کو قَالَا، رَبِّ کو رَبِّیْ اور هُوَ کو لمبا کر کے هُوْوَ پڑھنا۔

4۔مخارج کی ادائیگی کا خیال نہ کرنا ق نقطوں والے کی جگہ ک ڈنڈے والا پڑھنا یا ھمزہ کی جگہ عین پڑھ دینا۔ جیسے قَلْبٌ (دل) اور کَلْبٌ (کتا) ہے اَلِیْمٌ کا مطلب دردناک ہے اور عَلِیْمٌ کا مطلب جاننے والا ہے ان کا خیال نہ کرنا لحن جلی ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

6: وصل اور فصل کے کیا معنی ہیں؟

ج: وصل کے معنی ملانا ہیں اور فصل کے معنی جدا کرنا ہیں۔

7: وصل اوّل فصل ثانی سے کیا مراد ہے؟

ج: تعوذ کو علاحدہ نہ پڑھنا تسمیہ کے ساتھ ملا کر پڑھنا مگر سورۃ کو علیحدہ پڑھنا جیسے **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیمo الحمدللہ رب العالمینo**

8: فصل اوّل اور وصل ثانی کسے کہتے ہیں؟

ج: تعوذ کو علیحدہ کرنا اور تسمیہ اور سورۃ کو ملانا جیسے **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیمo بسم اللہ الرحمن الرحیم الرحمنo**

9: ابتدائے تلاوت کا طریقۂ کار بیان کریں۔

ج: ابتدائے تلاوت میں ابتدائے سورت کے وقت تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھے جائیں گے۔ تعوذ تسمیہ اور سورت کو پڑھنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہوں گے جو سب صحیح ہیں۔

1۔ تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو ملانا۔ (وصل کل)

2۔ تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو جدا جدا پڑھنا۔ (فصل کل)

3۔ تعوذ، تسمیہ ملانا اور سورت کو جدا کرنا۔ (وصل اوّل فصل ثانی)

4۔ تعوذ کو جدا کرنا اور تسمیہ اور سورت کو ملانا۔ (فصل اوّل وصل ثانی)

ابتدائے قرأت درمیان سورۃ میں وصل اور فصل کے اعتبار سے جائز ناجائز صورتیں

دو صورتیں جائز اور دو ناجائز ہیں:

جائز صورتیں

1۔ فصل کل: تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو جدا جدا پڑھنا۔

2۔ وصل اوّل فصل ثانی: تعوذ اور تسمیہ کو ملا کر پڑھنا اور سورۃ کو جدا کر دینا۔

ناجائز صورتیں

1۔ وصل کل: تعوذ، تسمیہ اور سورۃ کو ملا پڑھنا۔

2۔ فصل اوّل وصل ثانی: تعوذ علیحدہ کرنا تسمیہ اور سورت کو ملانا۔

یہ دونوں صورتیں اس لیے ناجائز ہیں کہ بسم اللہ کو ملایا جاتا ہے اور بسم اللہ کے ملانے کی یہ جگہ نہیں ہے کیونکہ معلوم نہ ہوگا کہ بسم اللہ سورت کا حصہ ہے یا نہیں۔

10: سورۃ الانفال کے اختتام اور سورہ توبہ کے آغاز میں کیا کیا صورتیں ہیں؟

ج: سورۃ الانفال ختم کر کے جب سورۃ توبہ شروع کی جائے گی تو تمام قراء کے نزدیک اس میں فصل (علیحدہ)، وصل (ملانا) اور سکتہ (بغیر سانس توڑے وقف) ہے اور یہ تینوں صورتیں بغیر بسم اللہ کے ہیں۔

11: تعوذ اور تسمیہ کے بلند آواز اور آہستہ سے پڑھنے کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر آپ تلاوت قرآن پاک بلند آواز سے کر رہے ہیں تو استعاذہ اور تسمیہ بھی بلند سے آواز سے پڑھیں وگرنہ آہستہ آواز سے۔

مشق نمبر 3

1: لحن کا معنی کیا ہے؟

ج: حروف کو تجوید کے مطابق ادا نہ کرنے اور غلط ادائیگی کو لحن کہتے ہیں۔

2: اقسام لحن بتائیں۔

ج: 1۔لحن جلی: وہ غلطی جس کا ادائیگی کرتے ہوئے پتا چلے۔

2۔لحن خفی: وہ غلطی جس کو ہر کوئی محسوس نہ کر سکے۔

3: کن غلطیوں کا پڑھنا سننا حرام کے حکم میں ہے؟ اور لحن جلی کی مثالیں دیں۔

ج: لحن جلی کی غلطیوں کا پڑھنا سننا حرام کے حکم میں ہے۔ مثلاً

1۔ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا جیسے **عَلِیْمٌ** کی جگہ **اَلِیْمٌ**. **ضَلَّ** کی جگہ **زَلَّ** پڑھنا۔(یعنی مخارج کی غلطی) کیونکہ اس سے معنی بدل جاتا ہے۔ اس لیے حرام کے حکم میں ہے۔

2۔کسی حرف کو اس کی اصل لمبائی سے چھوٹا کر کے پڑھنا یعنی حروف مدہ کی جگہ لمبا کرنے کے بجائے زبر زیر پیش کی طرح چھوٹا پڑھنا۔ جیسے **لَارَیْبَ** کی جگہ **لَرَیْبَ** پڑھنا۔ **کَانَا** کی جگہ **کَانَ** پڑھنا۔ **قَالَا** کی جگہ **قَالَ** پڑھنا۔ اس سے بھی معنی تبدیل ہو جاتا ہے جیسے **لَارَیْبَ** کا معنی ہے کوئی شک نہیں اور **لَرَیْبَ** کا البتہ (اس میں) شک ہے۔ **کَانَا** کا معنی ہے وہ دو تھے اور **کَانَ** کا معنی ہے وہ ایک تھا۔ **قَالَا** ان دو مردوں نے بات کی اور **قَالَ** کا معنی ہے اس ایک مرد نے بات کی۔

3۔کسی حرف کو اس کی اصل مقدار سے لمبا کر دینا جیسے زبر، زیر اور پیش کو تیزی سے پڑھا جاتا ہے رک کر لمبا نہیں کیا جاتا ہے ان کو لمبا کر دینا جیسے **وَلَهُمْ** کی جگہ **وَلَاهُمْ** پڑھ دینا۔ اس سے بھی معنی بدلتا ہے جیسے **وَلَهُمْ** کا معنی ہے اور

ان کے لیے ہے اور وَلَا هُمْ کا معنی ہے اور ان کے لیے نہیں ہے۔

4۔ اعراب غلط کر دینا یعنی زبر، زیر، پیش، کھڑی زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش کی جگہ جزم پڑھ دینا جیسے اَرْسَلْنَا کو اَرَسَلَنَا پڑھ دینا یا اَنْعَمْتَ کو اَنَعَمَتَ پڑھ دینا۔

5۔ جس لفظ پر شد ہو اس پر شد پڑھنے کے بجائے جزم والا لفظ پڑھ دینا یا شد کے بجائے زبر، زیر اور پیش پڑھ دینا۔ جیسے اَنَّ کی جگہ اَنْ۔ ثُمَّ کی جگہ ثُمَ پڑھنا۔

4: لحن خفی سے کیا مراد ہے؟

ج: وہ چھپی غلطی جسے ہر کوئی محسوس نہ کر سکے لحن خفی کہلاتی ہے۔ اس سے حروف کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے جیسے غنہ کی جگہ غنہ نہ کیا قلقلہ کی جگہ قلقلہ نہ کیا۔

مشق نمبر 4

1: دانتوں کی تعداد اور ان کے ناموں کا ذکر کریں۔

ج: دانتوں کی تعداد بتیس ہے اور ان کے نام ہیں ثنایا علیا ثنایا سفلی (اوپر نیچے کے درمیان والے سامنے کے دو دانت صرف ان دانتوں کے نام علیحدہ ہیں بقیہ اوپر نیچے کے دانتوں کے نام علیحدہ نہیں ایک ہی ہیں) رباعی، انیاب، ضواحک، طواحن اور نواجذ۔

2: کرہ اضراس کیا ہے؟ اور اس میں کون سی داڑھیں ہیں؟

ج: ضواحک، طواحن اور نواجذ کو ملا کر ان سب داڑھوں کو کرہ اضراس کہتے ہیں اور انہی تین میں 20 داڑھیں موجود ہیں۔

3: حلق کے نام بتائیں۔

ج: یہ تین ہیں:

ا۔	اقصائے حلق	یعنی منہ کے قریب حلق والا حصہ
۲۔	وسط حلق	حلق کے درمیان ہڈی کا ابھرا ہوا حصہ
۳۔	ادنائے حلق	منہ سے دور سینے کی جانب کا حصہ

4: زبان کے کتنے حصے ہیں؟ اور ان کے ناموں کا ذکر کریں۔

ج: یہ چھ ہیں:

ا۔	راس اللسان	زبان کی نوک
۲۔	وسط اللسان	زبان کا درمیانی حصہ
۳۔	اصل اللسان	زبان کی جڑ (کوے کے قریب کا حصہ)
۴۔	حافۃ اللسان	زبان کی کروٹ

۵۔	طرف اللسان	زبان کا کنارہ
٦۔	ظہر اللسان	زبان کی پشت

5: ہونٹوں کے مخارج میں بری اور بحری سے کیا مراد ہے؟

ج: بری: ہونٹوں کی باہر والی طرف کا خشک حصہ

بحری: ہونٹوں کا منہ کی طرف اندرونی تر حصہ

6: دانتوں کی نظم سنائیں۔

ج: ہے دانتوں کی تعداد کل تیس اور دو!

ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو!

ہیں انیاب چار باقی رہے بیس!

کہتے ہیں قراء اضراس انہیں کو!

ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ!

نواجذ بھی ہیں ان کے بازوؤں میں دو دو!

7: مخرج کسے کہتے ہیں؟

ج: حروف کے ادا کرنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں مخرج کی جمع مخارج ہے۔

8: مخرج معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اسے ساکن کرکے اس سے پہلے ھمزہ زبر، زیر، پیش والا لگادیں۔ منہ کے جس حصے میں آواز بند ہوگی وہی اس کا مخرج ہوگا جیسے اَبْ. اِبْ. اُبْ. اَذْ. اِذْ. اُذْ. وغیرہ۔

9: اقسام مخرج بتائیں۔

ج: اقسام مخرج مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مخرج محقق 2۔ مخرج مقدر

10: مخرج محقق کون سے ہیں؟

ج: مخرج محقق سے مراد حلق، زبان اور ہونٹ ہیں ان سے جو حروف ادا ہوں گے ان کو مخرج محقق کہیں گے ان سے ادا ہونے والے لفظ معلوم مخرج سے ادا ہوں گے۔

11: مخرج مقدر بتائیں۔

ج: مخرج مقدر میں جز متعین نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اسے اندازے کا مخرج یعنی مخرج مقدر کہتے ہیں۔ ان سے مراد جوف دھن اور خیشوم ہیں۔

12: حلق سے کتنے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: حلق سے ادا ہونے والے حروف چھ ہین اور تین مقام سے ادا ہوتے ہیں۔

اقصائے حلق	حلق کا سینے کی جانب کا حصہ	''ء، ہ''
وسط حلق	حلق کے درمیان ابھری ہڈی والی جگہ	''ع، ح''
ادنائے حلق	حلق کا منہ کی طرف والا حصہ	''غ، خ''

13: زبان سے ادا ہونے والے حروف کی تعداد بیان کریں۔

ج: زبان سے اٹھارہ (18) حروف ادا ہوتے ہیں۔

زبان تالو کے ساتھ لگے تو پانچ حروف ادا ہوتے ہیں۔ ''ق۔ ک۔ ج۔ ش۔ ی''۔

زبان دانتوں کے ساتھ لگے تو تیرہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ ''ض۔ ل۔ ن۔ ر۔ ط۔ د۔ ت۔ ث۔ ظ۔ ذ۔ ص۔ س۔ ز۔

14: ہونٹوں سے کون سے لفظ ادا ہوتے ہین؟ ان کا فرق واضح کریں۔

ج: ہونٹوں سے چار لفظ ادا ہوتے ہیں۔

1۔ ثنایا علیا کا سرا جب نچلے ہونٹ کی تری سے لگے تو ''ف'' ادا ہوتا ہے

جیسے نَفسٌ۔ نَصرِفُ۔ نَفعَلُ وغیرہ۔

2۔ دونوں ہونٹوں کی تری والی حصے سے ''ب'' ادا ہوتا ہے جیسے اِرْکَبْ۔ اَذْھَبْ۔ اِضْرِبْ وغیرہ اسے حرف بحری کہتے ہیں۔

3۔ دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام بند کرنے سے ''واؤ'' ادا ہوتا ہے جبکہ وہ حروف مدہ میں سے نہ ہو۔ حروف لین میں سے ہو جیسے۔ خَـــوْفٌ۔ یَوْمٌ۔ قَوْلٌ وغیرہ۔

4۔ دونوں ہونٹوں کی خشکی والی جگہ کے ملنے سے ''م'' ادا ہوتا ہے۔ مثلاً اِعْلَمْ۔ اَلاَکْرَمُ۔ لَئِنْ لَّمْ وغیرہ اسے حروف بری کہتے ہیں۔

15: جوف دھن کیا ہے؟ اور اس سے ادا ہونے والے حروف کا نام کیا ہے؟

ج: جوف دھن سے مراد ''پورے منہ کا خالی حصہ'' ہے یعنی ''منہ کا خلا'' اس سے ادا ہونے والے حروف ''ا۔ و۔ ی'' ہیں۔ جبکہ یہ حروف مدہ ہوں۔ حروف لین نہ ہوں۔ اس سے ادا ہونے والے حروف کو حروف مدہ کہتے ہیں۔

16: خیشوم کسے کہتے ہیں اور اس سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: خیشوم ناک کے بانسے کو کہتے ہیں۔ اس سے غنہ ادا ہوتا ہے بذاتِ خود اس سے کوئی حرف نہیں نکلتا بلکہ اس سے آوازیں نکلتی ہیں۔ اس سے دو حروف کا غنہ ہوتا ہے ''ن اور م'' جبکہ ان پر شد ہو یا ان پر جزم ہو۔

17: لھاتیہ سے کیا مراد ہے اور اس سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: لھات عربی میں کوے کو کہتے ہیں کوا حلق کا وہ گوشت کا ٹکڑا ہے جو گلے کی نالی کے بالائی جانب لٹکا ہوا ہے اور لھاتیہ حروف سے مراد وہ حروف ہیں جو کوے کے ساتھ زبان کے ٹکرانے یا کوے کے قریب نرم جگہ پر زبان کے ٹکرانے سے ادا ہوتے ہیں۔

1۔زبان کی جڑ جب کوے کے قریب نرم تالو سے لگے تو اس سے ’’ق‘‘ ادا ہوتا ہے۔

2۔زبان کی جڑ جب ق سے متصل منہ کی جانب ذرا اندر کی طرف لگے تو ’’ک‘‘ ادا ہوتا ہے جیسے

ق	يَقْطَعُوْنَ	نَقْصُصَ	تَقْرَبَا
ك	ذِكْرَكَ	تَكْفُرُوْنَ	تَكْتُمُوْنَ

18: حروف شجریہ کون سے ہیں؟ ادائیگی کا طریقہ بتائیں۔

ج: دونوں جبڑوں کے درمیان شگاف یعنی منہ کے درمیانی کھلے حصے سے ادا ہونے والے الفاظ ’’ج۔ش۔ی‘‘ ہیں۔ جبکہ یا حروف مدہ میں سے نہ ہو بلکہ متحرک یا حروف لین سے ہو۔

ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ وسط زبان جب بالمقابل اوپر کے تالو سے لگے تو حروف شجریہ ’’ج۔ش۔ی‘‘ ادا ہوتے ہیں۔

ج	اُخْرُجْ	يَجْعَلُ	اَتَجْعَلُ
ش	مُشْرِكٌ	مَشْرِقٌ	نَشْرَحْ
ی	وَيْلٌ	خَيْرٌ	قُرَيْشٍ

19: طرفیہ، نطعیہ اور لثویہ کے الفاظ بتائیں۔

ج: طرفیہ: ’’ل۔ن۔ر‘‘

ل	قُلْ	كُلَ	سَلْ
ن	اُسْكُنْ	اٰمِنْ	مِنْهُ
ر	رُسُلُ	رَبِّ	غُفْرَانَكَ

ان الفاظ کو ذلقیہ بھی کہتے ہیں۔

نطعیہ: ''ت۔د۔ط''

ت	كَتَبَتْ	جَاءَتْ	كَسَبَتْ
د	وَوَاعَدْنَا	وَجَدْنَا	فَادْلٰى
ط	بَطْشَ	اِطْعَامٌ	بَطَلٌ

لثویہ: ''ث۔ذ۔ظ''

ث	يَلْهَثْ	مِثْلَهٗ	مَثْوٰهُ
ذ	اِذْهَبْ	مَذْمُوْمٌ	مَذْكُوْرٌ
ظ	اُغْلُظْ	اَظْلَمَ	مُظْلِمُوْنَ

20: ''س، ص، ز'' کو صفیریہ کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: صفیر سیٹی کو کہتے ہیں اور ان حروف کو صفیریہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان حروف کی ادائیگی کے وقت سیٹی کی سی آواز آتی ہے۔

21: بترتیب مخارج کل کتنے سیٹ ہیں؟ نام لکھیں۔

ج: بترتیب مخارج دس سیٹ ہیں

حروف مدہ	''ا۔و۔ی''
حروف حلقی	''ء۔ہ۔ع۔ح۔غ۔خ''
حروف لہاتیہ	''ق۔ک''
حروف شجریہ	''ج۔ش۔ی''
حروف حافیہ	''ض''
حروف طرفیہ	''ل۔ن۔ر''
حروف نطعیہ	''ت۔د۔ط''

حروف لثویہ	''ث۔ذ۔ظ''
حروف صفیریہ	''س۔ص۔ز''
حروف شفویہ	''ب۔م۔و۔ف''

22: حروف مدہ اور حروف لین کا فرق بتائیں۔

ج: حروف مدہ اور حروف لین میں درج ذیل فرق ہے:

حروف مدہ میں واؤ ساکن اور اس سے قبل پیش ہوتی ہے جیسے قَالُوا۔	حروف لین میں واؤ ساکن اور اس سے قبل زبر ہوتی ہے جیسے خَوْفٌ۔
حروف مدہ میں ی ساکن اور اس سے پہلے زیر ہوتی ہے جیسے اَلَّذِیْ۔	حروف لین میں ی ساکن اور اس سے پہلے زبر ہوتی ہے جیسے خَیْرٌ
الف صرف حروف مدہ میں ہوتا ہے اور اس سے پہلے زبر ہوتی ہے۔	

23: اطباق شفتین اور انضمام شفتین سے کیا مراد ہے؟

ج: اطباق شفتین: ہونٹ مل کر ادا ہونے کو اطباق کہتے ہیں جیسے اَبْ۔ اَمْ وغیرہ

انضمام شفتین: ہونٹ جدا ہو کر ادا ہونے کو انضمام شفتین کہتے ہیں جیسے اَوْ۔

24: غنہ کا معنی بتائیں اور حروف غنہ کون کون سے ہیں؟

ج: غنہ کا معنی گنگنی آواز ہے ناک میں تھوڑی دیر آواز کو ٹھہرا کر پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں اور یہ ن مشدد اور م مشدد اور ن ساکن اور ن تنوین پر ہوتا ہے۔

25: حرف حافیہ کتنے ہیں اور ان کا مخرج کیا ہے؟

ج: حرف حافیہ ایک ہے ''ض'' زبان کی کروٹ جب بائیں طرف والی اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے تو اس سے ''ض'' ادا ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁

مشق نمبر 5

1: ملتے جلتے حروف کے کتنے گروپ ہیں؟

ج: ملتے جلتے حروف کے چھ گروپ ہیں:

1۔ ''ت۔ط''

2۔ ''ث۔س۔ص''

3۔ ''ح۔ھ''

4۔ ''ز۔ذ۔ظ۔ض''

5۔ ''ع۔ء''

6۔ ''ق۔ک''

2: ''ت'' اور ''ط'' کا فرق واضح کریں اور مثالیں دیں۔

ج:

ت	باریک اور بغیر ہلائے جیسے	كَتَبَتْ۔ يَتْلُوْنَ
ط:	موٹی اور ہلا کر جیسے	مَطْلَعِ۔ بَطَلٌ (صفت قلقلہ کے ساتھ)

3: ''ع'' اور ''ء'' کا کیا فرق ہے؟ دو مزید حروف حلقیہ کا فرق بیان کریں۔

ج:

ع	بغیر جھٹکے سے جیسے	نَعْبُدُ اور اِدْفَعْ
ء	جھٹکے سے جیسے	اَنْبِئْهُمْ اور يُؤْمِنُوْنَ

بقیہ حروف حلقی

ح۔ھ۔

ح	گلا گھونٹنے کی طرح جیسے	فَسَبِّحْ اور فَاصْفَحْ
ھ	ھائے کی ھا کی طرح (ٹھنڈا سانس بھرنے کا انداز) جیسے	شَهْرٌ۔ رَبَّهٗ

4: ''ث۔س۔ص'' کوان کے مخارج سے صفات کی ادائیگی کے ساتھ کریں۔

ج:

ث	نرم اور باریک جیسے	مَثْوٰهُ اور مِثْلَهٗ
س	نرم اور باریک جیسے	عَسْعَسَ اور اِسْتَوٰی وغیرہ سیٹی کی آواز کے ساتھ
ص	موٹا اور سیٹی کی آواز کے ساتھ جیسے	نَقْصُصُ اور عُصْبَةٌ

س اور ص کا مخرج: زبان کی نوک جب ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے درمیان لگے جبکہ دانت ایک دوسرے پر جمے ہوں تو اس سے ''س اور ص'' ادا ہوتے ہیں۔

ث کا مخرج: زبان کی نوک جب اوپر والے دو دانتوں کے سرے سے لگے تو ''ث'' ادا ہوتا ہے۔

5: حروف لھاتیہ کی ادائیگی ان کے مخرج اور صفات کی ادائیگی کے ساتھ کریں۔

حروف لھاتیہ ''ق اور ک'' ہیں۔

ج:

ق	موٹا اور ہلا کر (صفت قلقلہ کے ساتھ)	يَقْطَعُوْنَ اور تَقْرَبَا
ک	باریک اور بغیر ہلائے جیسے	ذِكْرَكَ اور تَكْفُرُوْنَ

مخرج ق: زبان کی جڑ جب کوے کے قریب نرم تالو سے لگے تو اس سے ''ق'' ادا ہوتا ہے۔

ک: ''ق'' کی جگہ سے ذرا اندر منہ کی جانب لگے تو ''ک'' ادا ہوتا ہے۔

6: ''ذ۔ز۔ظ اور ض'' کا فرق مثالوں کے ساتھ بتائیں۔

ج

ذ	نرم اور باریک جیسے	اِذْهَبْ اور مَذْمُوْمٌ
ز	سخت اور باریک سیٹی کی آواز کے ساتھ جیسے	جَاوَزْنَا اور رِزْقًا

ظ	نرم اور موٹی جیسے	اَظْلَمَ اور مُظْلِمُوْنَ
ض	نرم اور بہت موٹا جیسے	اَغْرِضْ اور اِضْرِبْ

:7 ملتی جلتی آوازوں کے تمام سیٹوں کے لیے ہر لفظ کی مثال معانی کے ساتھ بتائیں۔

1	ت	تَابَ	اس نے توبہ کی	تِیْنٌ	انجیر
	ط	طَابَ	وہ پاک صاف ہوا	طِیْنٌ	مٹی
2	ث	ثَارَ	وہ ابھرا	نَثْرٌ	بکھیرنا
	س	سَارَ	وہ چلا	نَسْرٌ	گدھ
	ص	صَارَ	وہ ہوگیا	نَصْرٌ	مدد
3		حَرَمٌ	محترم	اَلْحَمْدُ	تمام تعریفیں
		هَرَمٌ	بڑھاپا	اَلْهَمْدُ	زمین کا بنجر ہونا
4	ذ	ذَلَّ	وہ کمزور ہوا	اَنْذَرَ	اس نے ڈرایا
	ز	زَلَّ	وہ پھسلا	اَنْزَرَ	اس نے عطیہ دیا
	ظ	ظَلَّ	وہ ہوگیا	ظِلًّا ظَلِیْلًا	گھنے سایے
	ض	ضَلَّ	وہ گمراہ ہوا	ضَلَالًا	گمراہی
5	ع	یَعْلَمُوْنَ	وہ جانتے ہیں	عَلَمٌ	جھنڈا
	ء	یَأْلَمُوْنَ	وہ تکلیف پاتے ہیں	اَلَمٌ	تکلیف
6	ق	قَلْبٌ	دل	قَالَ	اس نے کہا
	ک	کَلْبٌ	کتا	کَالَ	اس نے ماپا

:8 قرآن کو مہارت کے ساتھ پڑھنے والے کے لیے کیا خوشخبری ہے؟

ج: حدیث پاک میں ہے

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ

قرآن پاک کو مہارت کے ساتھ پڑھنے والا (قیامت کے دن) معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

9: قرآن کس پر لعنت کرتا ہے؟

ج: حدیث پاک میں ہے

رُبَّ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُهٗ

کتنے ہی قرآن پاک پڑھنے والے ایسے ہیں وہ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کر رہا ہوتا ہے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

مشق نمبر 6

1: صفات کسے کہتے ہیں؟ لغوی اور اصطلاحی معنی بتائیں۔

ج: جن کیفیتوں سے حروف گذرتے ہیں ان کو صفات کہتے ہیں۔

لغوی تعریف: وہ چیز جو کسی دوسرے کے سہارے سے قائم ہو

اصطلاحی تعریف: اَلصِّفَةُ هِيَ كَيْفِيَّةٌ عَارِضَةٌ لِلْحُرُوْفِ عِنْدَ حُصُوْلِهٖ فِي الْمَخْرَجِ مِنَ الْجَهْرِ وَالرِّخَاوَةِ وَالْهَمْسِ وَالشِّدَّةِ وَنَحْوِهَا۔

صفت حرف کی وہ کیفیت ہے جس میں سانس اور آواز کا جاری رہنا یا بند ہوجانا یا حرف کے سخت ہونے یا نرم ہونے کے بارے میں علم ہو وغیرہ۔

2: اقسام صفات ذکر کریں۔

ج: صفات کی دو اقسام ہیں:

1۔صفات لازمہ   2۔صفات عارضہ

3: صفات لازمہ و عارضہ کے مزید نام بتائیں۔

ج: صفات لازمہ کے چار نام ہیں:

1	صفات ذاتیہ	2	صفات لازمہ
3	صفات مُمَیِّزہ	4	صفات مُقَوِّمہ

صفات عارضہ کے چار نام ہیں:

1	صفات عارِضہ	2	صفات مُحَسِّنہ
3	صفات مُحَلِّیہ	4	مُزَیِّنہ

4: صفات لازمہ متضادہ کے تمام جوڑوں کے نام اور الفاظ بیان کریں۔

ج: صفات لازمہ متضادہ کے پانچ جوڑے ہیں

1	ھمس جہر	ت۔ث۔ح۔خ۔س۔ش۔ص۔ف۔ک۔ھ "فَحَثَّهٗ شَخْصٌ۔ سَكَتْ" ب۔ج۔د۔ذ۔ر۔ز۔ض۔ط۔ظ۔ع۔غ۔ق۔ل۔م۔ن۔و۔ء۔ی۔ "عَظُمَ۔ وَزْنُ قَارِئٍ ذِی غَضٍ جِدِّ طَلَبٍ"
2	استعلا استفال	خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق۔ "خص۔ ضغط۔ قظ" ا۔ب۔ت۔ث۔ج۔ح۔د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ع۔ف۔ک۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ء۔ی۔ "ثَبَتَ مَنْ يُجَوِّدُ حَرْفَهٗ اِذْسَلَّ شِكًّا"
3	اطباق انفتاح	ص۔ض۔ط۔ظ۔ "صَطْ۔ضَظْ" ا۔ب۔ت۔ث۔ج۔ح۔خ۔د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ع۔غ۔ف۔ق۔ک۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ء۔ی۔ "مَنْ اَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَا حَقٌّ لَهٗ شُرْبُ غَيْثٍ"
4	اذلاق اصمات	ب۔ر۔ف۔ل۔م۔ن۔ "فرمن لب" ا۔ت۔ث۔ج۔ح۔خ۔د۔ذ۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ع۔غ۔ف۔ق۔ک۔و۔ہ۔ء۔ی۔ "جُذْ غَشَّ سَاخِطٍ صِدْ ثِقَةً اِذْ وَعْظُهٗ يَخُصُّكَ"
5	شدت رخوت توسط	ب۔ت۔ج۔د۔ط۔ق۔ک۔ء۔ "اَجِدُكَ قَطَبْتَ" ا۔ث۔ح۔خ۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ظ۔ع۔غ۔ف۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ی۔ "جُذْ غَثَّ حَظٍّ فُضَّ شَوْصٍ زِیَّ سَاهٍ" ر۔ع۔ل۔م۔ن۔ "لِنْ عُمَرْ"

5: ھمس کالغوی معنی کیا ہے؟اس کی ضد کون سالفظ ہے؟

ج: ھمس کالغوی معنی ہے''چھپانا''اوراس کی ضد میں لفظ''جہر''ہے۔

6: حروف استعلا بیان کریں۔

ج: حروف استعلا خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق۔ہیں۔

7: صفت رخوت کی مخالف صفتوں کا ذکران کے الفاظ کے ساتھ کریں۔

ج: صفت رخوت کی مخالف صفتیں شدت اورتوسط ہیں

شدت	ب۔ت۔ج۔د۔ط۔ق۔ک۔ء۔''أَجِدُ۔ قَطٍّ۔ بَكَتْ''
رخوت	ا۔ث۔ح۔خ۔ذ۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ظ۔غ۔ف۔و۔ہ۔ی''خُذْ غَثَّ حَظٍّ فُضَّ شَوْصٍ زِیَّ سَاهٍ''
توسط	ر۔ع۔ل۔م۔ن۔''لِنْ عُمَرَ''

8: صفات لازمہ غیر متضادہ کون کون سی ہیں؟غیرمتضادہ سے کیامراد ہے؟

ج: صفات لازمہ غیر متضادہ سے مراد وہ صفات ہیں جن کا حروف میں پایا جانا لازمی ہومگر وہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے بالکل الگ الگ ہوں۔ان میں ضدیت اورتقابل نہ ہو جوکہ صفات لازمہ متضادہ کا خاصہ ہیں صفات لازمہ غیر متضادہ آٹھ ہیں:

1۔صفت صفیر 2۔صفت تفشی 3۔صفت استطالت
4۔صفت قلقلہ 5۔صفت لین 6۔صفت تکریر
7۔صفت انحراف 8۔صفت غنہ

9: قلقلہ کا معنی کیا ہے؟اوراس کے الفاظ ذکر کریں۔

ج: قلقلہ کالغوی معنی ہے''ہلانا''۔

اصطلاحی معنی ہے کہ انہیں ادا کرتے وقت حالت سکون میں ان کے مخرج کوحرکت ہوجاتی ہے۔ایسے حروف پانچ ہیں:ق۔ط۔ب۔ج۔د۔''قُطْبُ جَدٍّ''

10: صفت تکریر بیان کریں اور اس کا حکم کیا ہے؟

ج: صفت تکریر کا معنی ہے ''دھرانا'' جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز میں تکرار کی مشابہت ہوتی ہے اس تکرار کو ظاہر کرنے سے بچنا چاہیے چاہے اس پر شد ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ درحقیقت ایک ہی لفظ ہے زیادہ نہیں یہ صفت صرف ''ر'' میں ہے۔

11: حروف لین کی مثالیں بیان کریں۔

ج: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مخرج میں ایسی نرمی سے ادا کیا جائے کہ کوئی ان پر مد کرنا چاہیے تو کر سکے ایسے حروف دو ہیں۔

و	وساکن ماقبل فتح	خَوْفٍ۔ حَوْلَيْنِ
ی	ی ساکن اس سے پہلے زبر	وَالصَّيْفِ۔ كَيْفَ

مشق نمبر 7

1: اقسام صفات عارضہ بیان کریں۔

ج: صفات عارضہ سترہ ہیں ان کے نام یہ ہیں:

۱	ترقیق	۲	تفخیم	۳	ابدال	۴	تسہیل
۵	اثبات	۶	حذف	۷	مدہ	۸	امالہ
۹	لین	۱۰	غنہ	۱۱	اظہار	۱۲	اقلاب
۱۳	ادغام	۱۴	اخفاء	۱۵	ادغام شفوی	۱۶	اخفائے شفوی
۱۷	اظہار شفوی						

2: صفات عارضہ کی تعداد کتنی ہے؟

ج: صفات عارضہ کی تعداد سترہ ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔

ل۔ر۔م۔ن۔ا۔و۔ی۔ا

3: صفات عارضہ کے احکام کتنے عنوان کے تحت بیان ہوتے ہیں؟

ج: صفات عارضہ کے احکام آٹھ عنوان کے تحت ہوتے ہیں:

1	ل	تفخیم سے (پُر) جبکہ ماقبل (اس سے پہلے لفظ پر) زبر اور پیش ہو ترقیق سے (باریک) جبکہ ماقبل زیر ہو
2	ر	تفخیم سے جبکہ ماقبل زبر اور پیش ہو ترقیق سے جبکہ ماقبل زیر ہو مشبہ کبھی پر اور کبھی باریک
3	م	ساکن ومشدد کے احکام
4	ن	ساکن ومشدد اور نون تنوین (دو زبر، دو زیر اور دو پیش) کے احکام

5	ا	جس سے پہلے ہمیشہ زبر ہو
6	و	جس سے پہلے زبر ہو جس سے پہلے پیش ہو
7	ی	جس سے پہلے زبر ہو جس سے پہلے زیر ہو
8	ا	جبکہ جوف دھن سے ادا ہو

ان الفاظ کا مجموعہ ''اَوْیَرْمَلَانْ'' ہے۔

4: تفخیم کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے حروف بتائیں۔

ج: حرف کی ادائیگی کے وقت زبان تالو کی طرف اٹھ جاتی ہے آواز میں بھاری پن ہوتا ہے اس کے یہ حروف ہمیشہ پر پڑھے جاتے ہیں:

''خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق'' ''خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ''

ر۔ل۔اور الف سے پہلے اگر زبر اور پیش ہو تو پر پڑھے جاتے ہیں اگر زیر ہو تو باریک پڑھے جاتے ہیں۔

5: نون ساکن، نون مشدد اور نون تنوین کا فرق بتائیں۔

ج: جس نون کے اوپر جزم ہو اسے نون ساکن کہتے ہیں۔

جس نون پر شد ہو اسے نون مشدد کہتے ہیں۔

نون تنوین بذات خود لفظ نہیں بلکہ دو زبر، دو زیر اور دو پیش کی آواز ہے چونکہ یہ اختتام میں نون کی آواز دیتی ہے اس لیے دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو نون تنوین کہتے ہیں۔

6: اقسام صفات عارضہ کے الفاظ کا مجموعہ بتائیں۔

ج: اقسام صفات عارضہ کے مجموعے کا نام ''اَوْیَرْمَلَان'' ہے۔

7: صفات لازمہ و عارضہ کا فرق کیا ہے؟

ج: صفات لازمہ و عارضہ میں درج ذیل فرق ہے:

صفات لازمہ میں غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں اور لحن جلی بعض جگہ کبیرہ گناہ ہے	صفات عارضہ میں غلطی کو لحن خفی کہتے ہیں اس سے الفاظ کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے
صفات لازمہ میں ادائیگی کے لیے کوئی وجہ نہیں ہوتی	صفات عارضہ میں ادائیگی کے لیے وجہ ہوتی ہے
صفات لازمہ تمام حروف میں پائی جاتی ہیں	صفات عارضہ چند حروف میں پائی جاتی ہیں

مشق نمبر 8

1: تفخیم وترقیق کے اعتبار سے حروف کی اقسام کیا ہیں؟

ج: تفخیم وترقیق کے حساب سے حروف کی تین اقسام ہیں:

	حروف مُستَعْلِیَہ	جو ہمیشہ پر پڑھے جاتے ہیں
	حروف مُستَفِلَہ	جو ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں
	حروف مُشَبَّہ	وہ جو کبھی پر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں

2: کون سے حروف ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں؟

ج: باریک پڑھے جانے والے حروف کی تعداد 19 ہے۔ ب۔ت۔ ث۔ ج۔ح۔د۔ذ۔ز۔س۔ش۔ع۔ف۔ک۔م۔ن۔و۔ہ۔ء۔ی "ثَبَتَ مَنْ يُجَوِّدُ حَرْفَهُ اِذْسَلَّ شِكًّا" باریک پڑھے جانے والے الفاظ کی ادائیگی کے وقت زبان تالو کے ساتھ نہیں لپٹتی بلکہ علیحدہ رہتی ہے۔

3: مشبہ حروف سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کون سے ہیں؟

ج: وہ حروف جو کبھی باریک اور کبھی پر پڑھے جاتے ہیں ان کو حروف مشبہ کہتے ہیں اور وہ حروف تین ہیں "ا۔ر۔ل"۔

4: "ل" کی کیا حالتیں ہیں؟ کب لام پر اور کب باریک پڑھا جائے گا؟

ج: "ل" کی دو حالتیں ہیں

1	تفخیم	(پر پڑھنا)	جبکہ اللہ کے لام سے پہلے زبر اور پیش ہو جیسے عَبْدُاللّٰهِ ۔ قَالَ اللّٰهُ
2	ترقیق	باریک پڑھنا	جبکہ اللہ کے لام سے پہلے زیر ہو جیسے بِسْمِ اللّٰهِ

اللہ کے لام کے علاوہ باقی سب جگہ لام باریک پڑھی جاتی ہے۔

5: ''را'' کی موٹی پڑھی جانے والی حالتیں ذکر کریں۔

ج: 1۔ جب ''را'' پر زبر ہو جیسے رَغدٌ۔ ذُوْمِرَّةٍ

جب ''را'' پر پیش ہو جیسے رُزِقُوا۔ فَفِرُّوا

''را'' جزم والی ہو یا شد والی زبر اور پیش ہونے پر موٹی ہی پڑھی جائے گی۔

2۔ ''را'' خود ساکن ہو اس سے پہلے زبر ہو جیسے بَرْقٌ۔ اَلْمَرْجَانُ

''را'' خود ساکن ہو اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو جیسے بُرْهَانِ۔ تُرْزَقُوا

3۔ اگر ''را'' سے پہلے والے حرف پر عارضی زیر ہو تو راپر پڑھی جائے گی جیسے اِرْجِعُوا۔ اِرْحَمْهُمَا۔ اِرْتَبْتُمْ۔

4۔ ''را'' خود ساکن ہو زیر دوسرے کلمے میں ہو (ماقبل) جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا۔

کبھی ایک ہی زیر عارضی بھی ہوتی ہے اور مستقل بھی جیسے مَنِ ارْتَضٰی ایسی صورت میں راپر پڑھی جائے گی۔

5۔ ''را'' ساکن ہو اس سے پہلے زیر ہو بعد میں موٹے حروف میں سے کوئی حرف ہو جو زبر والا ہو اور اسی کلمہ میں بھی ہو تو راپر پڑھی جائے گی جیسے مِرْصَادًا۔ اِرْصَادًا۔ قِرْطَاسٍ۔ فِرْقَةٍ۔

قرآن پاک میں اس قاعدے کے مطابق یہی چار الفاظ ہیں:

6۔ ''را'' ساکن ہو اس سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہو (بشرطیکہ یا نہ ہو) اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو جیسے اَلْقَدْرِ۔ اَلْعَصْرِ۔

را ساکن ہو پہلے والا حرف بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو جیسے اَلْاُمُوْرِ۔ اَلْاُصُوْلِ۔

اگر ایسے کلمات میں لفظ کو اگلے لفظ سے ملایا جائے تو اس صورت میں یہ ساکن کے حکم میں نہ ہوگی اور متحرک پڑھی جائے گی تو اس وقت متحرک ہونے کی وجہ سے باریک پڑھی جائے گی۔

7۔ جس را پر روم کے ساتھ (جس حرف پر وقف کیا جائے اس کی ادائیگی اتنی ہلکی ہو کہ قریب والا ہی سن سکے) وقف کیا جائے جیسے **مُنْتَصِرٌ** تو یہ پر پڑھی جائے گی۔

6: ''را'' کب باریک پڑھی جائے گی؟

ج: ''را'' کی باریک پڑھی جانے والی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ''را'' پر جب زیر ہو تو وہ باریک پڑھی جائے گی خواہ اس پر شد ہو یا جزم جیسے **رِزْقٌ۔ اَنْذِرِ النَّاسَ۔ فِی الْبِرِّ۔ بِالرِّزْقِ۔**

2۔ جب ''را'' ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر اصلی ہو اس حرف میں ہی ہو اور ''را'' کے بعد پر حروف میں سے کوئی زبر والا حرف نہ ہو تو ایسی صورت میں ''را'' کو پر نہیں پڑھیں گے جیسے **فِرْعَوْنَ۔ شِرْعَةً۔ مِرْيَةٌ۔ فِرْدَوْسٌ۔**

اس ''را'' کے باریک پڑھے جانے کے لیے زیر اصلی اور منفصل ہونے اور ''را'' کے بعد پر حروف میں سے کسی کا زبر والا نہ ہونے کی شرط اس لیے لگائی کہ اگر زیر عارضی ہوگی یا ''را'' کے بعد پر حرف زبر والا ہوگا یا زیر دوسرے لفظ میں ہوگی تو ان تینوں صورتوں میں ''را'' باریک نہیں پڑھی جائے گی بلکہ پر پڑھی جائے گی۔

3۔ اگر ''را'' اور اس سے پہلے والا حرف دونوں ہی ساکن ہوں اور اس سے پہلے زیر والا حرف ہو تو بھی ''را'' باریک ہی پڑھی جائے گی جیسے **وَلَا بِكْرٌ۔ ذِی الذِّكْرِ** اور ساکن حرف اگرچہ عارضی ساکن ہو یعنی اس پر اصلاً حرکت ہو مگر وقف کی وجہ سے اسے ساکن کیا گیا ہو جیسے **ولا بِكْرٌ** تھا مگر

وَقْفًا بِكْرُ ہوگیا۔ **ذِی الذِّکْرِ** تھا مگر وقف کی وجہ سے **ذِی الذِّکْرْ** ہوگیا۔ تو اگر تو اس پر وقف کیا گیا تو پچھلی حرکت کا اعتبار ہوگا اور باریک پڑھا جائے گا اور اگر ساکن نہ کیا گیا ہو ملا کر پڑھا گیا ہو تو اس صورت میں جو حرکت ہوگی اس کا اعتبار ہوگا۔

4۔ اگر ''را'' سے پہلے یا ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر اگر چہ زبر ہو یا زیر ''را'' کو باریک ہی پڑھا جائے گا اور یا ساکن سے پہلے قرآن میں کہیں پیش نہیں آئی جیسے **بَصِيْرٌ۔ خَبِيْرٌ۔ كَبِيْرٌ۔**

''را'' کی یہ صورت بھی وقف کے ساتھ خاص ہے حرکت کی صورت میں حرکت کا اعتبار ہوگا۔

5۔ رائے ممالہ وہ ''را'' جسے امالہ کے ساتھ تو پڑھا جائے جیسے **مَجْرٖهَا** اگر چہ کھڑی زیر کے ساتھ ہے مگر اس کی آواز کو کھڑی زیر کی آواز کے ساتھ نہیں بلکہ اردو کے لفظ سنگترے کے رے کی طرح پڑھیں گے یا پیارے کی طرح۔ یہ ''را'' بھی باریک ہی پڑھی جائے گی۔

7: ''الف'' کب موٹا پڑھا جائے گا؟

ج: الف اپنے سے پہلے والے حرف کے تحت تابع ہوتا ہے۔ اگر تو ''الف'' سے پہلے زبر ہو تو ''الف'' کی ذات برقرار رہتی ہے ورنہ ''الف'' باقی نہ رہے گا اور جب ''الف'' سے پہلے پر حرف ہوگا تو اسے بھی ''پر'' پڑھا جائے گا جیسے **اَلْخَامِسَةُ۔ اَنْصَارِیْ۔ اَلْغَاشِيَةِ۔ اَفْطَالَ۔ قَالَ** وغیرہ۔

8: حروف استعلا بیان کریں اور ادائیگی کا طریقہ بتائیں۔

ج: حروف استعلا ہیں: خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق۔ اس کے مجموعے کو **خُصَّ۔ ضَغْطٍ۔ قِظْ** کہتے ہیں۔

ادائیگی کی صورت میں زبان درمیان سے تالو کی طرف اٹھتی ہے اور آواز میں ایک قسم کا بھاری پن ہوتا ہے۔

مشق نمبر 9

1: مشدد لفظ کسے کہتے ہیں؟

ج: جس لفظ پر ''شد'' ـــّـــ ہو تو اسے مشدد کہتے ہیں۔

2: کون سے الفاظ پر شد ہو تو غنہ ضرور ہوتا ہے؟

ج: ''نون اور میم'' پر جب شد ہو تو غنہ ہوتا ہے۔ غنہ ''نون مشدد اور میم مشدد'' کی ذاتی صفت ہے۔ غنہ ناک میں آواز لے جانے کو کہتے ہیں۔ غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے یعنی جتنی دیر میں ایک انگلی کھولی جائے یا بند کی جائے۔

3: م ساکن کے کتنے احکام ہیں؟

ج: م ساکن کے تین احکام ہیں۔

اِدْغَام۔ اِخْفَاء۔ اِظْهَار۔

4: ادغام کا کیا معنی ہے؟ ادغام شفوی کا ذکر کریں۔ مثال بیان کریں۔

ج: ''ادغام'' کے معنی ہیں ''کسی چیز کو دوسری چیز میں ملانا''۔ جب ایک ہی جنس کے دو حرفوں کو ملایا جائے اور علامت کے لیے اس پر شد ڈال دی جائے تو اسے مشدد کہا جاتا ہے جیسے اِذْذَّهَبَ۔ قَدْدَّخَلُوْا۔ وغیرہ (ان میں ایک ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے)

میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو اس میں ادغام ہوگا اور اس ادغام کو ''ادغام شفوی'' کہتے ہیں جیسے اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ۔ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔

5: اخفائے شفوی کا قاعدہ ذکر کریں اور مثالیں دیں۔

ج: کسی ساکن حرف کو اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھ کر بغیر شد کے ادا کرنا۔

اگر ''م ساکن'' کے بعد ''ب'' آجائے تو وہاں اخفاء ہوگا اور اسے ''اخفائے شفوی'' کہتے ہیں جیسے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ۔ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

6: اظہار شفوی کب ہوگا؟ مثالیں دیں۔

ج: اگر م ساکن کے بعد ''م اور با'' کے علاوہ باقی حرفوں میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا اس اظہار کو ''اظہار شفوی'' کہتے ہیں جیسے لَهُمْ جَنّٰتٍ۔ لَهُمْ اَجْرٌ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مشق نمبر 10

1: ن ساکن، نون مشدد اور ن تنوین کے احکام کتنے ہیں؟

ج: ن ساکن، نون مشدد اور نون تنوین کے احکام چار ہیں:

اِظْہَارْ ۔ اِخْفَاء ۔ اِقْلَابْ ۔ اِدْغَامْ

2: ن ساکن اور نون تنوین کے تحت اظہار کے الفاظ بیان کریں۔

ج: نون ساکن اور نون تنوین کے اظہار کے الفاظ یہ ہیں

''ء۔ ہ۔ ع۔ ح۔ غ۔ خ''

3: اظہار کے حروف کا دوسرا نام کیا ہے؟

ج: اظہار کے حروف کا دوسرا نام ''حروف حلقی'' ہے۔

4: اظہار، اخفاء، اقلاب اور ادغام کے معنی بتائیں۔ علم تجوید میں ان کا مفہوم کیا ہوگا؟

ج: ''اظہار'' کا لغوی معنی ہے ''ظاہر کرنا'' تجویدی اصطلاح میں اس سے مراد ہے ''حروف کو ان کے مخارج سے بغیر کسی تغیر کے ادا کرنا''۔

''اخفاء'' کا لغوی معنی ہے ''چھپانا'' تجویدی اصطلاح میں اس سے مراد ہے کسی ساکن حرف کو اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھ کر بغیر شد کے ادا کرنا ''اقلاب'' کا لغوی معنی ہے ''پھیرنا۔ بدلنا'' تجویدی اصطلاح میں اس سے مراد ہے صفت غنہ کی رعایت رکھتے ہوئے ایک حرف کی جگہ دوسرے حرف کو رکھنا یعنی نون ساکن یا تنوین کو میم ساکن سے بدل کر غنہ کے ساتھ ادا کرنا۔ اسے قلب اور اقلاب کہتے ہیں۔

''ادغام'' کا لغوی معنی ہے ''ملانا'' تجویدی اصطلاح میں اس سے مراد ہے ایک ہی جنس کے دو حرفوں کو ایک ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو ان کو اس طرح ملا دینا کہ دونوں حرفوں کو ملا کر ایک مشدد حرف پڑھا جائے جیسے

اِذْذَّهَبَ ۔ قَدْدَّخَلُوْا ۔

5: حروف اخفاء بتائیں۔

ج: حروف اخفاء 15 ہیں۔ ’’ت ۔ ث ۔ ج ۔ د ۔ ذ ۔ ز ۔ س ۔ ش ۔ ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ ف ۔ ق ۔ ک‘‘۔

6: اخفاء کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف اخفاء کے آجانے سے اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھتے ہوئے بغیر شد کے ادائیگی کرنا۔

7: ن ساکن اور نون تنوین کے تحت ادغام کا طریقہ مثالوں کے ساتھ بتائیں۔

ج: ن ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف ادغام ’’یَرْمَلُوْنَ‘‘ میں سے چار حرفوں پر غنہ ہوتا ہے جسے ادغام بالغنہ کہتے ہیں اور دو حرفوں پر غنہ نہیں ہوتا جسے ادغام بلا غنہ کہتے ہیں۔

ادغام بالغنہ کے الفاظ ہیں: ی ۔ ن ۔ م ۔ و ۔ ان کے مجموعے کو ’’ینمو‘‘ کہتے ہیں ادغام بلا غنہ کے الفاظ ہیں ل ۔ ر ۔ ان کے مجموعے کو ’’لر‘‘ کہتے ہیں۔

ن ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف ادغام آنے کی صورت میں ادغام بالغنہ میں ادغام ناقص ہوگا جیسے

تنوین	ساکن	
خَيْرًا يَّرَهُ	فَمَنْ يَّعْمَلْ	ی
رِزْقًا نَّحْنُ	مِنْ نَّفَقَةٍ	ن
كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ	عَنْ مِّلَّةٍ	م
وَازِرَةٌ وِّزْرَ	مِنْ وَّالٍ	و

8: اقسام ادغام کیا ہیں؟ ان کی تعریف بتائیں۔

ج: ادغام ناقص ادغام تام

ادغام ناقص: ایسا ادغام جس میں نقص رہا ہو اگر مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو ادغام ناقص ہوتا ہے۔ جیسے لِئِنْ بَّسَطْتَّ۔ مَنْ يَّقُوْلُ۔

ادغام تام: مدغم کو دوسرے حرف سے بدل کر پڑھنا۔ جس میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔ ادغام تام کہلاتا ہے جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ۔ وَجَدْتُّ۔

9: ادغام بالغنہ کے الفاظ بتائیں۔

ج: ادغام بالغنہ کے الفاظ 4 ہیں: جن کا مجموعہ "يَنْمُوْا" ہے۔

	ساکن	تنوین
ی	لَنْ يَّقْدِرَ	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
ن	مِنْ نَّبِيٍّ	صِدِّيْقًا نَّبِيًّا
م	مِنْ مَّآءٍ	قَرَارٍ مَّكِيْنٍ
و	مِنْ وَّلِيٍّ	بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ

10: اظہار مطلق کے الفاظ بتائیں۔

ج: ادغام کے لیے شرط ہے کہ مدغم اور مدغم فیہ دو کلموں میں ہو اگر مدغم اور مدغم فیہ ایک کلمہ میں ہوں تو وہاں ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار ہوگا اس اظہار کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔ اس کی قرآن پاک میں صرف چار مثالیں ہیں۔ دُنْيَا۔

قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْيَانٌ۔

11: ادغام کی با اعتبار سبب کے اقسام بتائیں۔

ج: ادغام با اعتبار سبب تین قسم کا ہے

اِدْغامِ مِثْلَیْن اِدْغامِ مُتَقَارِبَیْن اِدْغامِ مُتَجَانِسَیْن

12: ادغام مثلین میں کتنے حروف کا ادغام ہوتا ہے؟

ج: ادغام مثلین میں چودہ حروف کا ادغام ہوتا ہے جن کا مجموعہ فَعِ وَ کُلِّمُ تَهْدِ بِنَذِيْرٍ ہے۔ ایسے دو حرف جن کا مخرج اور صفات ایک ہی ہوں مثلین کہلاتے ہیں۔ جیسے ب کا ب میں۔ مثلین میں ادغام تام ہوتا ہے جیسے اِذْذَّهَبَ۔ قَدْدَّخَلَ وغیرہ۔

13: ادغام متقاربین سے کیا مراد ہے؟ اور ادغام متقاربین میں ادغام کتنی طرح ہے؟

ج: یہ ادغام ایسے حروف میں ہوتا ہے جو قریب المخرج ہوں ایسے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں جیسے قُلْ رَّبِّ۔ مِنْ لَّدُنْهُ۔

ادغام متقاربین میں ادغام تام و ناقص دونوں طرح کا ہوتا ہے مگر مدغم

1۔ اگر حروف حلقی ہو تو پھر ادغام نہیں ہوگا جیسے فَسَبِّحْهُ۔

2۔ اگر مدغم حروف حلقی ہو اور مدغم فیہ غیر حلقی ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

3۔ اسی طرح لام کا ادغام نون میں نہیں ہوگا جیسے بَلْ نَظُنُّكُمْ صرف لام تعریف کا نون میں ادغام ہوتا ہے جیسے اَلنُّوْرُ۔ اَلنَّجْمُ وغیرہ۔

روایت حفص کے مطابق اس کی کل سات صورتیں ہیں

1۔ تین صورتیں ادغام تام متقاربین ہیں۔

2۔ دو صورتیں ادغام ناقص متقاربین ہیں۔

3۔ ایک میں خلف یعنی تام و ناقص دونوں جائز ہیں۔

4۔ ایک میں اختلاف ہے یعنی بعض کے نزدیک تام ہے اور بعض کے نزدیک ناقص۔

1	ل کا را میں	قُلْ رَّبِّ
2	ن کا را میں	مِنْ رَّبِّكُمْ

3	ن کا واؤ میں	مِنۡ وَّلِیّ
4	ن کا ی میں	مَنۡ یَّقُوۡلُ
5	ق کا ک میں	نَخۡلُقۡکُّمۡ
6	ن کا م میں	مِنۡ مَّآءٍ

14: ادغام متجانسین کی اقسام اور صورتیں بتائیں۔

ج: ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو مگر صفات میں اختلاف پایا جائے ادغام متجانسین کہلاتے ہیں۔ جیسے قَدۡ تَّبَیَّنَ۔ اِذۡ ظَّلَمُوۡا۔ قَالَتۡ طَّآئِفَۃٌ۔

متجانسین میں ادغام تام و ناقص دونوں ہوتے ہیں مگر

1۔ حروف حلقی کا ادغام ایک مخرج والے دو حرفوں میں نہ ہوگا جیسے فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ

2۔ حروف شجریہ کا ادغام بھی ایک مخرج والے دو حرفوں میں نہ ہوگا جیسے اَشۡیَآءَ۔

3۔ مَالِیَهۡ کی ہائے سکتہ میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں۔

اقسام ادغام متجانسین

ادغام متجانسین کی دو اقسام ہیں اور کل سات صورتیں ہیں۔

ادغام ناقص	ایک صورت ہے
ادغام تام	چھ صورتیں ہیں

ادغام ناقص

ایسا ادغام جس میں نقص رہا ہو اگر مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو ادغام ناقص ہوتا ہے جیسے لَئِنۡ بَسَطۡتَّ

''ط'' کا ادغام ''ت'' میں ناقص ہوتا ہے یعنی ط کی صفت اطباق باقی رہے گی۔ یعنی ط کی صفت استعلا اور اطباق کو باقی رکھ کر اس کا تا میں اس طرح ادغام کرنا

چاہیے یہ "ط" تو پرادا ہو مگر "ت" باریک مگر قلقلہ نہ ہونے پائے کیونکہ قلقلہ کی صورت میں ادغام باقی نہ رہے گا بلکہ اظہار ہو جائے گا جو صحیح نہیں ہے۔

اس کے الفاظ قرآن پاک میں چار ہیں۔

بَسَطْتَّ۔ اَحَطْتُّ۔ مَافَرَّطْتُّ۔ مَافَرَّطْتُّمْ۔

ادغام متجانسین کی دو اقسام ہیں اور کل سات صورتیں ہیں۔

ادغام ناقص	ایک صورت ہے
ادغام تام	چھ صورتیں ہیں

ادغام تام

مدغم کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کرنا ادغام تام کہلائے گا یعنی جس میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔ جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ۔ وَجَدْتُّ۔

اس کی چھ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1	ت کا د میں	اَثْقَلَتْ دَّعَوَاللّٰهَ
2	ت کا ط میں	قَالَتْ طَّآئِفَةٌ۔
3	ث کا ذ میں	يَلْهَثْ ذّٰلِكَ
4	د کا ت میں	قَدْ تَّبَيَّنَ
5	ذ کا ظ میں	اِذْ ظَّلَمُوْا
6	ب کا م میں	اِرْكَبْ مَّعَنَا

15: ادغام محسوس ہونے والے وہ الفاظ جو ادغام نہیں ان کی مثالیں بیان کریں۔ اور اختلافی حروف کے بارے میں بتائیں۔

ج: قَدْجَآءَ۔ قَدْضَلُّوْا۔ اِذْتَقُوْلُ۔ اِذْزَيَّنَ۔ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ قُلْنَا۔ قُلْ نَعَمْ۔ اشيآءَ

یَلْهَثْ ذٰلِكَ اور اِرْکَبْ مَّعَنَا میں علامہ شاطبیؒ کے نزدیک صرف ادغام ہے۔ مگر علامہ جذریؒ کے نزدیک اظہار اور ادغام دونوں ہیں۔

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں علامہ جذریؒ کے مطابق ادغام و اظہار ہے مگر علامہ شاطبیؒ کے نزدیک صرف اظہار ہے۔

16: حروف شمسیہ اور اس کا قاعدہ کیا ہے؟

ج: لام تعریف اگر حروف شمسیہ پر داخل ہو تو ادغام ہوگا حروف شمسیہ چودہ ہیں۔ت۔ث۔د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ل۔ن۔

17: حروف قمریہ کو قمریہ کیوں کہتے ہیں اور اس کے الفاظ اور پڑھنے کا طریقہ بتائیں۔

ج: حروف قمریہ کو قمریہ اس لیے کہتے ہیں کہ جس طرح چاند نکلنے پر ستارے ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح لام تعریف کے بعد حروف قمریہ آنے سے لام تعریف پڑھا جاتا ہے جبکہ حروف شمسیہ سے پہلے لام تعریف آنے سے حروف شمسیہ نہیں پڑھے جاتے چھپ جاتے ہیں بلکہ ایسے ہی جیسے سورج کے نکلنے سے اس کی روشنی کی وجہ سے آسمان کا سب کچھ چھپ جاتا ہے۔

حروف قمریہ ب۔ج۔ح۔خ۔ع۔غ۔ف۔ق۔ک۔ل۔م۔و۔ہ۔ء۔ی۔ ہیں۔

مِنَ الْبِرِّ۔ اَلْبَرْقُ۔ اَلْبَارِئُ۔

18: نون ساکن اور نون تنوین میں کیا فرق ہے؟

	نون ساکن	نون تنوین
ا	نون ساکن سکون یعنی جزم کے ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے فَمَنْ یَّعْمَلْ۔ مَنْ تَزَکّٰی۔	نون تنوین لکھا نہیں ہوتا بلکہ اس کی پہچان دو زبر۔ دو زیر اور دو پیش سے کی جاتی ہے جیسے جَزَآءً۔ عَذَابٍ۔ رَسُوْلٌ وغیرہ۔

۲	نون ساکن وقف اور وصل ہر دوصورت میں پڑھا جاتا ہے جیسے تَنْزِیْلٌ۔ مَنْ قَالَ رَبِّی اَھَانَنِ۔ رَبِّی اَکْرَمَنِ۔ وقف اگر نہ کریں تو نون اعراب کے ساتھ پڑھا جائے گا اگر وقف کریں تو پھر اس طرح ساکن پڑھا جائے گا جیسے رَبِّی اَھَانَنْ۔ رَبِّی اَکْرَمَنْ	نون تنوین وصلاً تو پڑھا جاتا ہے مگر وقفاً قواعد وقف کے مطابق پڑھا جائے گا جیسے وَصْلًا تَنْزِیْلٌ مِّنْ پڑھا جائے گا۔ وقف کی صورت میں تَنْزِیْلْ پڑھا جائے گا۔ اَحَدٌ کو اَحَدْ۔ اَلِیْمٌ کو اَلِیْمْ پڑھا جائے گا۔
۳	نون ساکن کلمہ کے درمیان میں بھی ہوتا ہے آخر میں بھی جیسے یُنْفِقُوْنَ۔ اُنْزِلَ کُنْ۔ وغیرہ	نون تنوین کلمہ کے آخر میں ہی ہوتا ہے۔ عَظِیْمٌ۔ قَدْحًا۔ صُبْحًا۔ وغیرہ۔
۴	ن ساکن اسم فعل حرف تینوں میں آتا ہے	نون تنوین صرف اسم میں ہی آتا ہے۔

19: نون مشدد پر غنہ کی مقدار کیا ہے؟ اس کا معاملہ کیا ہے؟

ج: نون مشدد پر غنہ کی مقدار ایک الف کی مقدار ہے۔ یعنی جتنی دیر میں بآسانی ایک انگلی کھولی یا بند کی جاسکے یہ نون مشدد میں بطور صفت ہوتا ہے نون مشدد حرف کے ابتدا میں بھی ہوتا ہے درمیان میں بھی اور آخر میں بھی۔ اس پر غنہ کرنے کے لیے کوئی اور وجہ نہیں چاہیے ہوتی۔ اس کا مشدد ہونا ہی اس پر غنہ کی علامت ہے۔

اوّل	لَنْ نُّؤْمِنَ۔	لَنْ نُّرْسِلَ۔	لَنْ نُّؤْتِیَ۔
درمیان	کَاَنَّمَا۔	قَالَ النَّارُ۔	اِنَّ النَّاسَ۔
آخر	مَنَّ۔	اِنَّ۔	لٰکِنَّ۔

مشق نمبر 11

1: حروف مدہ کون سے ہیں اور ان پر مد کب ہوتی ہے؟

ج: حروف مدہ

حروف مدہ تین ہیں۔''ا۔و۔ی''

الف	جبکہ اس سے پہلے حرف پر زبر ہو
واؤ	خود ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو
ی	خود ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو

2: مد کا معنی کیا ہے؟ اور اس کا حکم بتائیں۔

ج: مد کے لغوی معنی ہیں ''کھینچنا، دراز کرنا'' اصطلاحی معنی ہیں جب حروف مدہ میں سے کوئی حرف آجائے اس سے پہلے اس کی موافق حرکات ہوں اور بعد میں مد کے اسباب میں سے کوئی سبب بھی موجود ہو تو حروف مدہ کو اس کے طریقے کے مطابق لمبا کیا جائے گا۔

مد اصلی کا ادا نہ کرنا گناہ ہے کیونکہ اس کے ادا نہ کرنے سے بعض دفعہ کلمے بدل جاتے ہیں۔

3: مد کی اقسام بتائیں۔

ج: مد کی دو اقسام ہیں 1۔مد اصلی 2۔مد فرعی

4: اقسام مد لازم ذکر یں۔

ج: اگر ایک ہی کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی ساکن حرف ہو اور اس کا سکون اصلی ہو تو ایسے حروف پر جو مد ہوتی ہے اسے مد لازم کہتے ہیں جیسے آلْئٰنَ۔

اس کی پانچ اقسام ہیں:

ا۔ مَدِّ لَازِم کَلْمِی مُثَقَّل

۲۔ مَدِّ لَازِم کَلْمِی مُخَفَّف

۳۔ مَدِّ لَازِم حَرْفِی مُثَقَّل

۴۔ مَدِّ لَازِم حَرْفِی مُخَفَّف

۵۔ مَدِّ لَازِم لِیْن

5: کلمی مثقل اور حرفی مثقل سے کیا مراد ہے؟

ج: مَدِّ لَازِم کَلْمِی مُثَقَّل ـ۳ـ : اگر ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی مشدد حرف ہو تو وہاں پر جو مد کی جاتی ہے اسے مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے دآبَّةٍ۔ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اس کی مقدار تین الف یا پانچ الف ہے۔

مَدِّ لَازِم حَرْفِی مُخَفَّف: حروف مدہ کے بعد حروف مُقَطَّعَات میں شد ہو جیسے طٰسٓمّٓ۔ الٓمّٓ وغیرہ۔ الف میں کوئی بھی حرف مد نہیں ہے لام میں الف کے بعد میم پر سکون ہے جو وجہ مد ہے لام اور میم میں ادغام بھی ہے جس کے باعث میم پر شد ہے وجہ مد ہونے کی وجہ سے لام اور میم دونوں پر جو مد ہوگی چونکہ وہ حروف کی بنا پر ہے اس لیے اسے مد لازم حرفی مثقل کہیں گے۔ مثقل اس وجہ سے کہ اس پر شد ہے۔ مقدار مد تین الف یا پانچ الف ہے۔

6: حرفی مخفف اور کلمی مخفف کیا ہیں؟

ج: مَدِّ لَازِم حَرْفِی مُخَفَّف: حروف مدہ کے بعد حروف مُقَطِّعَات میں سکون اصلی ہو جیسے قٓ۔ صٓ۔ نٓ۔ وغیرہ۔ بعض سورتوں کے شروع میں حرف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں جو ایک ایک بھی ہیں دو دو بھی اور اس سے زیادہ بھی۔ اگر تو لفظ تین حرف کا ہے اور حرف مدہ کے بعد اس میں سکون بھی ہے تو اس سکون کے باعث جو مد ہوگی اسے مَدِّ لَازِم حَرْفِی مُخَفَّف کہیں گے۔

مَدِّ لَازِم کَلمی مُخَفَّف: اگر ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی ساکن حرف آجائے جس کا سکون اصلی ہو وہاں پر جو مد پیدا ہوگی اسے مدلازم کلمی مخفف کہتے ہیں جیسے آلْئٰنَ۔ مقدار مد تین الف یا پانچ الف ہوگی۔

7: مدلازم لین سے کیا مراد ہے؟

ج: حروف لین (واؤ ساکن ماقبل زبر۔ ی ساکن ماقبل زبر) کے بعد ایسا سکون ہو جو کسی بھی حالت میں اس سے جدا نہ ہو یعنی سکون اصلی ہو وہاں جو مد پیدا ہوگی اس کو مدلازم لین کہتے ہیں جیسے عٓسٓقٓ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ مقدار مد دو الف یا چار الف ہے۔

8: اقسام مد عارض بتائیں۔

ج: اقسام مد عارض یہ ہیں:

مد عارض وقفی	حروف مدہ کے بعد سکون عارضی یعنی وقفی ہو جیسے تُکَذِّبَان۔ یَعْمَلُوْنْ۔ نَسْتَعِیْنْ۔
مد عارض لین	حرف لین کے بعد سکون وقفی عارضی ہو جیسے مِنْ خَوْفْ۔ وَالصَّیْفْ۔ قُرَیْشٍ۔

9: اسباب مدہ کیا ہیں؟

ج: اسباب مدہ تین ہیں۔

1	حروف مدہ کے بعد ھمزہ کا ہونا
2	حروف مدہ کے بعد شد کا ہونا
3	حروف مدہ کے بعد سکون کا ہونا

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مشق نمبر 12

1: ھمزہ کے قواعد کے نام ذکر کریں۔

ج: ھمزہ کے پانچ قواعد ہیں:

۱۔ اِظْہَارْ ۲۔ اِبْدَالْ ۳۔ تَسْہِیْلْ

۴۔ حَذَفْ ۵۔ اَبْدَالْ

2: اظہار، ابدال، تسہیل، حذف اورابدال مثالوں کے ساتھ ذکر کریں۔

ج: اِظْہَارْ: جب دو ھمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں دونوں قطعی ہوں وہاں اظہار واجب ہے جیسے ءَ اَسْلَمْتُمْ۔ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ۔

اِبْدَالْ: ایک ہی کلمہ میں دو ھمزہ ہوں دونوں مفتوح ہوں ھمزہ اوّل قطعی اور ھمزہ ثانی وصلی ہو تو ھمزہ ثانی کو مدلازم میں بدل دیا جائے گا جیسے ءَ اَللّٰهُ سے آٰللّٰهُ، ءَ اَلْئٰنَ سے آٰلْئٰنَ، ءَ اَلذَّكَرَيْنِ سے آٰلذَّكَرَيْنِ وغیرہ۔

تَسْہِیْلْ: جب دو ھمزہ ایک کلمے میں جمع ہوں اور دونوں ہی مفتوح ہوں اور قطعی ہوں تو پہلے ھمزہ کو الف میں بدل دینا یا ھمزہ کو نرم کر کے ھمزہ کی حرکت کو اس کے مناسب حرف کے درمیان سے گزارنا چاہیے جیسے ءَ اَعْجَمِيٌّ سے اٰعْجَمِيٌّ۔ قرآن پاک میں تسہیل صرف ایک جگہ سورۃ حم سجدہ آیت نمبر ۴۴ میں ہے۔

حَذَفْ: ایک کلمہ میں دو ھمزہ ہوں اول قطعی متحرک ہو اور جبکہ دوسرا وصلی ہو لیکن مفتوح نہ ہو تو ھمزہ ثانی (دوسرا ھمزہ) گر جاتا ہے۔ جیسے ءَ اِفْتَرٰی سے اَفْتَرٰی، ءَ اِسْتَكْبَرْتَ سے اَسْتَكْبَرْتَ وغیرہ۔

اَبْدَالْ: ایک کلمہ میں دو ھمزہ ہوں ھمزہ اوّل متحرک اور ھمزہ ثانی ساکن ہو تو ھمزہ ثانی کو ھمزہ اول کی حرکت کے مطابق حرف علت میں بدل دیں جیسے اِءْمَانًا سے اِيْمَانًا، اُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ وغیرہ۔

3: ترقیق کے الفاظ بتائیں۔ کب باریک اور کب باریک نہیں پڑھے جائیں گے؟

ج: 1۔ ''را'' جس سے پہلے زیر ہو اسے باریک پڑھا جائے گا۔ ''را'' خود ساکن ہو اس سے پہلے زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی۔ تفصیل مشق نمبر 8 میں ہے۔

2۔ مستقل باریک پڑھے جانے والے لفظ 19 ہیں ''ب۔ت۔ث۔ج۔ ح۔د۔ذ۔ز۔س۔ش۔ع۔ف۔ک۔م۔ن و۔ھ۔ء۔ی''۔

3۔ اللہ کے لام سے پہلے اگر زیر ہو تو اسے بھی باریک پڑھا جائے گا۔

4: تفخیم کے معنی کیا ہیں؟ اس کے الفاظ مع قاعدہ ومثال بتائیں۔

ج: تفخیم کے معنی ہیں ''موٹا پڑھنا'' ''را'' اور ''لام'' سے پہلے اگر زبر اور پیش ہو تو انہیں موٹا پڑھیں گے۔ اگر زبر، پیش ''را، لام'' پر ہو تو تب بھی موٹا پڑھیں گے اگر ''را'' خود ساکن ہو اس سے پہلے زبر ہو تو تب بھی موٹا پڑھیں گے۔ اَللّٰھُمَّ۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ سات حروف ہر حال میں موٹے پڑھے جائیں گے ''خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق''۔

جن حروف کو موٹا پڑھا جاتا ہے ان کو موٹا پڑھتے وقت زبان تالو سے لپٹتی ہے جس کی وجہ سے ان کی ادائیگی میں بھاری پن ہوتا ہے اسے پر پڑھنا کہتے ہیں۔

خ	وَالْخَيْلَ	خَلَقَ
ص	صَبْرٌ	صَارَ
ض	يُضِيٓءُ	اَرْضٌ
ط	وَالطَّارِقِ	طَابَ
ظ	اَوْ كَظُلُمٰتٍ	ظَالِمٌ
غ	ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ	طَغٰى
ق	وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ	ثَقُلَتْ

5: امالہ قرآن پاک میں کتنی جگہ ہے؟ اس کے الفاظ ذکر کریں۔

ج: امالہ قرآن پاک میں صرف ایک جگہ سورہ ھود میں آیت نمبر 41 میں ہے۔ مَجۡرِها۔ اس کی ادائیگی میں اگر چہ "را" کے نیچے زیر ہے مگر اس کا تلفظ مَجۡرِی ها نہیں ہوگا بلکہ جیسے سنگترے کو پڑھتے ہیں اسی طرح اس کی "را" کوری کے بجائے رے کر کے پڑھیں گے مَجۡرٖے ها۔

6: اقلاب کے معنی بیان کریں۔ اس کو اقلاب کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: قلب کے معنی ہیں پھیرنا۔ تجویدی اصطلاح میں اس سے مراد ہے صفت غنہ کی رعایت رکھتے ہوئے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف رکھنا یعنی نون ساکن یا تنوین کو میم ساکن سے بدل کر غنہ کے ساتھ ادا کرنا۔ اسے قلب اور اقلاب کہتے ہیں اور اس کو اقلاب نون ساکن و تنوین کے قاعدے کو میم ساکن یا تنوین میں بدلنے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ اس میں ن ساکن یا تنوین کی جگہ م ساکن اور میم تنوین کے بعد "با" آنے پر غنہ کیا جاتا ہے۔

7: حروف اخفاء ذکر کریں۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ بتائیں۔

ج: حروف اخفاء 15 ہیں۔ "ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ ک" نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف اخفاء کے آجانے سے اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت پر اس میں صفت غنہ کو باقی رکھتے ہوئے بغیر شد کے ادائیگی کو اخفاء کہتے ہیں۔

مشق نمبر 13

1: وقف اور سکتہ کا فرق بیان کریں۔

ج: سانس اور آواز دونوں کو توڑنے کو وقف اور وقفہ کہتے ہیں۔
رکتے ہیں مگر سانس نہیں توڑتے اسے سکتہ کہتے ہیں۔

2: علم وقف کے لیے کن چیزوں کا جاننا ضروری ہے؟

ج: وقف کرنے کے لیے دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔
محل وقف: کس جگہ وقف کیا جائے۔
کیفیت وقف: کس طرح وقف کیا جائے۔

3: اقسام وقف موقع محل کے اعتبار سے بتائیں۔

ج: موقع محل کے لحاظ سے وقف کی تین اقسام ہیں:
1۔ وقف اختیاری 2۔ وقف اضطراری 3۔ وقف انتظاری

4: وقف اختیاری کے طریقے بیان کریں۔

ج: اس کو دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔
1۔ ارادتاً راحت حاصل کرنے کے لیے جو وقف کیا جاتا ہے اسے اختیاری کہتے ہیں۔
2۔ اگر استاد اور شاگرد کے درمیان دوران سبق کسی جگہ احتیاطاً وقف کیا جائے تو اسے بھی وقف اختیاری کہتے ہیں۔

5: کیفیت کے لحاظ سے وقف کی کتنی اقسام ہیں؟

ج: کیفیت کے لحاظ سے وقف کی پانچ اقسام ہیں:
۱۔ وَقْفٌ بِالْاِسْکَانْ ۲۔ وَقْفٌ بِالسُّکُوْنْ
۳۔ وَقْفٌ بِالرَّوْمْ ۴۔ وَقْفٌ بِالْاِبْدَالْ ۵۔ وَقْفٌ بِالْاِشْمَامْ

6: وقف بالاسکان، وقف بالروم اور وقف بالاشمام کا فرق واضح کریں۔

ج: وقف بالاسکان کے معنی ہیں ''ساکن کرنا''۔ جس حرف پر وقف کیا جائے اس کو ساکن کر دیا جائے یہ وقف تینوں حرکتوں زبر، زیر، پیش میں ہوتا ہے۔

اعراب	الفاظ	طریقہ وقف
زبر	تَعۡمَلُوۡنَ	تَعۡمَلُوۡنۡ
زیر	يَوۡمِ الدِّيۡنِ	يَوۡمِ الدِّيۡنۡ
پیش	نَسۡتَعِيۡنُ	نَسۡتَعِيۡنۡ

وقف بالروم کے لغوی معنی ہیں ''ہلکا کرنا'' حرکتوں کو ہلکا کرنا یہ وہ وقف ہے جس میں وقف کرتے ہوئے جس پر وقف کیا جائے اس کی حرکت کی ادائیگی اتنی ہلکی ہو کہ قریب والا ہی سن سکے یہ وقف دو حرکتوں پر ہوتا ہے اور وہ زیر اور پیش ہیں اور یہ وقف حرکت اصلی پر ہی ہوتا ہے عارضی پر نہیں۔

اعراب	الفاظ	طریقہ وقف
زیر	فِيۡهِ ۔ بِالۡغَيۡبِ	فِيۡهُ ۔ بِالۡغَيۡبۡ
دوزیر	مَاٰبٍ ۔ شَيۡءٍ	مَاٰبۡ ۔ شَيۡءۡ
پیش	عُلَمٰٓؤُا ۔ يُبۡعَثُ	عُلَمٰٓؤُا ۔ يُبۡعَثۡ
دوپیش	رَحۡمَةٌ ۔ كُلٌّ	رَحۡمَهۡ ۔ كُلۡ

وقف بالاشمام کے معنی ہیں ''توڑ دینا'' جس حرف پر وقف کیا جائے اس کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ (پیش) کی طرف اشارہ کرنا۔ اس کی ادائیگی میں پیش کی بو باقی رہتی ہے اور یہ وقف صرف پیش پر ہوتا ہے۔

1	لَا تَاۡمَنَّا	لَا تَاۡمَنَّا

خلاف قاعدہ وقف کا یہ صرف ایک لفظ ہے باقی ہر جگہ قاعدہ کے مطابق پیش

پر وقف ہوگا۔

2	نَسْتَعِيْنُ	نَسْتَعِيْنْ
3	بَصِيْرٌ	بَصِيْرْ

جس طرح وقف بالروم کو توجہ دینے والا ہی سن سکتا ہے اسی طرح وقف بالاشمام کو صرف توجہ دینے والا ہی محسوس کر سکتا ہے یہ وقف حرکت اصلی پر ہوتا ہے عارضی پر نہیں۔ تائے مدورہ میں بھی نہیں ہوتا۔

7: تائے مدورہ سے کیا مراد ہے؟

ج: تائے مدورہ وہ گول ۃ ہے جس کو وقف کی صورت میں ہا کی ادائیگی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے جیسے طَيِّبَةً، حَيٰوةً وغیرہ۔

لفظ	ادائیگی
طَيِّبَةً	طَيِّبَهْ
حَيٰوةً	حَيٰوه

8: وقف بالسکون اور وقف بالابدال کی مثالیں ذکر کریں۔

ج: وقف بالسکون کا معنی ہے ''ساکن ہونا'' جس حرف پر وقف کیا جائے وہ خود ہی پہلے ساکن ہو جیسے اَلْاَبْتَرْ۔ يُوْلَدْ۔ وَانْحَرْ۔

وقف بالابدال کا معنی ہے ''بدل دینا'' جس حرف پر وقف کیا جائے اگر وہ تائے مدورہ مربوطہ (وہ گول ۃ جو وقف کی صورت میں ہا کی آواز دیتی ہے) اور دوزبر کی تنوین ہو تو گول تا کو ہائے ساکنہ سے اور دوزبر کی تنوین کو الف مدہ سے بدل دیں گے جیسے

الفاظ		طریقہ وقف	
قُوَّةٌ۔	شَجَرَةٍ	قُوَّهْ۔	شَجَرَهْ

شَيْئًا۔	مُسَمًّى	شَيْئًا۔	مُسَمًّى

9: معروف لفظ سے کیا مراد ہے؟

ج: معروف لفظ سے مراد ہے کوئی بھی لفظ جو اپنی مکمل آواز کے ساتھ ادا ہو جیسے ذِكْرٰى سے ذِكْرِىْ۔

10: معنی کے لحاظ سے وقف کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: معنی کے لحاظ سے وقف کی چار اقسام ہیں:

۱۔ وَقْفِ تام ۲۔ وَقْفِ كَافِىْ

۳۔ وَقْفِ حَسَنْ ۴۔ وَقْفِ قَبِيْحْ

11: وقف قبیح کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج: وقف قبیح کا لغوی معنی ہے ''ناپسندیدہ وقف'' جب وقف کیا جائے تو لفظی اور معنوی تعلق تو ہو مگر وقف کرنے سے معنی و مفہوم غلط ہونے کا خدشہ ہو جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پر وقف کرنا کیونکہ اس پر وقف سے مثبت حکم منفی میں بدل جاتا ہے یا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ میں كَيْفَ پر وقف کر لینا۔ یا جیسے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ پر وقف کرنا۔ یا جیسے فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ وَاللّٰهُ پر وقف کرنا۔ ان پر اگر وقف ہو گیا ہو تو پھر پہلے ہی سے اعادہ کریں۔

ان پر وقف نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پر وقف کریں گے تو اس کا معنی یہ ہوگا آپ نماز کے قریب نہ جائیں حالانکہ اصل حکم یہ ہے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى۔ تم نماز کے قریب نہ جاؤ جس وقت تم نشے کی حالت میں ہو۔ یعنی الصلوٰۃ پر وقف، وقف قبیح ہے۔

۲۔ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ کا معنی ہے پس وہ کافر حیران و ششدر رہ گیا اگر وقف اس طرح کیا جائے فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ وَاللّٰهُ تو معنی اس طرح ہوں گے

پس حیران و ششدر رہ گیا وہ شخص نے جس نے کفر کیا اور اللہ۔ اللہ کی ذات پاک اس طرح کے عیوب سے پاک ہے اس لیے اس وقف سے خلاف معنی مراد ہوتا ہے جو کہ غلط ہے۔ تو واللہ پر وقف، وقف قبیح ہے۔

معنی کے لحاظ سے اوقاف کے بارے میں علم کے لیے ترجمہ کا علم ہونا ضروری ہے اور ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اسے اتنا ترجمے کا علم ہو کہ قرآن پڑھتے وقت مفہوم کا تھوڑا بہت علم ہو سکے۔

12: امام حفصؒ کی روایت کے مطابق سکتہ کتنی جگہ ہے؟

ج: امام حفصؒ کی رویات کے مطابق قرآن پاک میں چار جگہ سکتہ ہے۔

۱۔	سورۃ کہف کے شروع میں وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا
۲۔	سورۃ یٰسین مِن مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا
۳۔	سورۃ قیامہ مَنْ رَاقٍ
۴۔	سورۃ مطففین كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ

13: وقف ''لا'' اگر آیت کے درمیان ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: وقف ''لا'' اگر آیت کے درمیان ہو تو اس پر نہیں رکنا چاہیے اور اگر سانس ٹوٹ جائے تو پھر اعادہ کرنا چاہیے۔ اگر آیت کے اختتام پر ہو تو کوئی حرج نہیں اگلی آیت شروع کر دی جائے۔

14: ∴ ∴ کا کیا حکم ہے؟

ج: ان کو معانقہ کہتے ہیں ان میں سے ایک علامت پر ٹھہرنا چاہیے ایک پر نہیں اور وقف کرتے ہوئے جہاں مفہوم ختم ہو رہا ہو وہاں ٹھہریں جیسے

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ∴ فِيهِ ∴ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

ان میں فیه پر وقف کرنے سے مفہوم مکمل ہوتا ہے لہٰذا لَا رَيْبَ پر وقف نہ کیا جائے بلکہ فیه پر کریں۔

مشق نمبر 14

1: نون قطنی سے کون سا نون مراد ہے؟ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: ''نون قطنی'' نون تنوین کی جگہ لکھا جاتا ہے جیسے لفظ نُوحٌ ابْنَهُ ہے اس کو آسانی سے پڑھنے کے لیے تنوین کے بدلے ایک پیش اور ابْنَهُ کے ھمزہ کی زیر کو گرا کر اسے ملانے کے لیے ان کے درمیان دوسری پیش کی جگہ چھوٹا سا نون لگا دیا۔ پھر اس کو نُوحٌ ابْنَهُ کی جگہ نُوحُ نِ ابْنَهُ پڑھا۔ دونوں لفظوں کے درمیان ایک پیش کی جگہ جو چھوٹا نون لگایا گیا اسے نون قطنی کہتے ہیں۔

ا۔ اگر یہ آیت کے اوّل یا درمیان میں تو ہمیشہ آیت کے درمیان والا نون پڑھا جاتا ہے جیسے خَیْرًا نِ الْوَصِیَّةُ اور آیت کے اول میں بہتر ہے کہ نون کو نہ پڑھا جائے بلکہ اس کے اپنے لفظ سے ابتدا کی جائے جیسے وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ o نِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ o کے بجائے بہتر ہے کہ پڑھا جائے وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ o

ابتدا والے لفظ میں اگر تیسرے حرف کی حرکت پیش ہے تو شروع والے ھمزہ پر پیش لگا دیں اور نون کے بجائے پیش کے ساتھ پڑھیں جیسے اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنُ o نِ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ کے بجائے بہتر ہے کہ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ۔

2: زائد الف کی تین مثالیں دیں ان کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

ج: زائد الف عموماً رسم الخط کی وجہ سے لکھے جاتے ہیں ان کو پڑھا نہیں جاتا جیسے

	رسم الخط	طریقہ قرأت	سورۃ۔ پارہ
1	اَوْيَعْفُوْاْ	اَوْيَعْفُوَ	سورۃ البقرہ ۲
2	اَنْ تَبُوْءَ اْ	اَنْ تَبُوْءَ	سورۃ المائدہ ۶
3	لِتَتْلُوَاْ	لِتَتْلُوَ	سورۃ الرعد ۱۳
4	لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	سورۃ الکہف ۱۵
5	لِيَرْبُوَ اْ	لِيَرْبُوَ	سورۃ الروم ۲۱

ان الف کے اوپر علامت کے لیے باریک گول دائرہ ڈال دیا جاتا ہے جو شناخت کا کام دیتا ہے کہ یہ الف صرف لکھنے میں آتا ہے پڑھنے میں نہیں۔

3: فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کا جواب ذکر کریں۔

ج: لَابِشَيْئٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ۔

4: حرکات کی تبدیلی کے فرق کی تین مثالیں ذکر کریں۔

	سورۃ	آیت نمبر	صحیح لفظ	غلط لفظ	غلطی وضاحت
۱	فاتحہ	۷	اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ	ت کے اوپر پیش پڑھنا کفر ہے
۲	بقرہ	۱۰۲	كَفَرَ سُلَيْمٰنُ	كَفَرَ سُلَيْمٰنَ	ن پر پیش کے بجائے زبر پڑھنا غلط ہے
۳	بقرہ	۱۲۴	وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اِبْرٰهٖمُ رَبَّهٗ	ب کے اوپر زبر پڑھنا کفر ہے
۴	بقرہ	۲۵۱	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	دَاوٗدَ جَالُوْتُ	ت پر پیش پڑھنا غلط ہے
۵	بنی اسرائیل	۱۵	مُعَذِّبِيْنَ	مُعَذَّبِيْنَ	ذ کے اوپر زبر پڑھنا غلط ہے

مشق نمبر 1

1: قرآن پاک کتنے عرصے میں نازل کیا گیا؟

ج: تقریباً 23 سال کے عرصے میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔

2: قرآن کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے آیت بتائیں۔

ج: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○ (الحجر)

بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

3: کیا چیز انسان کے حق میں بھی دلیل ہے اور مخالفت میں بھی۔

ج: اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ

قرآن پاک تیرے حق میں بھی دلیل ہے اور تیرے خلاف بھی۔

4: سب سے بہترین شخص کون ہے؟

ج: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

تم میں سے سب سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے۔

5: قرآن پاک سے دلچسپی رکھنے والے شخص کا قیامت کے دن کیا رتبہ ہوگا؟

ج: حضرت معاذ جہنیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو شخص قرآن پاک پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے قیامت کے روز اس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی ایسی ہوگی اگر سورج بھی تمہارے گھروں میں اتر آئے تو وہ روشنی اس کی روشنی سے بھی عمدہ ہوگی پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ جو شخص خود قرآن پر عمل کرنے والا ہے اس کی شان کیا ہوگی۔ (احمد وابوداؤد)

6: قرآن پاک پڑھ کر بھلانے والے کی کیا سزا ہے؟

ج: حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے گا پھر اسے بھلا دے گا وہ قیامت کے روز اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ (ابوداؤد، دارمی)

مشق نمبر 2

1: قرآن پاک کا کیا کیا حق ہے؟

ج: 1۔اس پر بغیر شک وشبہ کے ایمان لایا جائے۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ۔ (البقرہ)

یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے۔

2۔اسے پڑھا جائے

فَاقْرَءُ وْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (المزمل)

پھر قرآن پاک پڑھو جتنا تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔

3۔اسے سمجھا جائے

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ (سورۃ النساء)

کیا وہ قرآن پاک میں غور وفکر نہیں کرتے۔

4۔اس پر عمل کیا جائے

فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ)

پس عنقریب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی پھر جو کوئی میرے ہدایت نامے کی پیروی کرے گا پھر اسے نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

5۔دوسروں تک پہنچایا جائے

بَلِّغُوْا عَنِّىْ وَلَوْ اٰيَةً

مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچا دو۔ (ہوسکتا ہے کہ سننے والا تم سے بہتر یاد رکھنے والا ہو)۔

2: کس شخص نے قرآن پاک کو نہیں سمجھا؟

ج: حضرت دباللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اس شخص نے قرآن کو نہیں سمجھا جس نے اسے تین شب و روز سے کم میں پڑھا۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی)

3: دنیا کی مال و دولت سے بہتر چیز کیا ہے؟

ج: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہؐ اپنے حجرہ مبارک سے نکل کر تشریف لائے آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون چاہتا ہے کہ ہر روز بطحان یا عقیق جائے اور وہاں سے بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں بغیر گناہ یا قطع رحمی کے لے آئے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہؐ ہم میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے تب آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص مسجد میں جائے اور لوگوں کو دو آیتیں پڑھ کر سنائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اسے روزانہ دو اونٹنیاں میسر آئیں اگر وہ تین آیتیں پڑھ کر سنائے تو تین اونٹنیاں مل جانے سے بہتر ہے۔ اگر چار آیتیں پڑھ کر سنائے تو یہ چار اونٹنیاں مل جانے سے بہتر ہے۔ اس طرح جتنی آیتیں سنائے وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

4: کیا دشمن کی سرزمین پر قرآن لے کر جانا درست ہے؟

ج: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا کہ آدمی دشمن کی سرزمین پر قرآن لے کر نہ جائے مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کو دشمن کی سرزمین میں نہ لے کر جاؤ مجھے اندیشہ ہے کہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ (بخاری ومسلم)

5: کن لوگوں کی طرح قرآن پاک پڑھنا منع ہے؟

ج: حدیث مبارکہ ہے:

خبردار اہلِ عشق اور اہلِ کتابین (یہود و نصاریٰ) کے سے لہجے اختیار نہ کرو عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کو گا گا کر پڑھیں گے یا نوحے کے انداز میں پڑھیں گے قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی ان کے دل عمل پر مائل نہیں ہوں گے) ان کے دل فتنے میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے بھی جو ان کے طرز ادا کو پسند کریں گے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

مشق نمبر 3

1: بالاتفاق مکی سورتیں کتنی ہیں؟

ج: بالاتفاق مکی سورتیں 65 ہیں۔

2: قرآن پاک کی کتنی منازل ہیں؟

ج: قرآن مجید میں کل 7 منازل ہیں۔

3: آیات سجدہ قرآن میں کتنی ہیں؟

ج: قرآن پاک میں 14 سجدے متفق علیہ ہیں ایک سجدہ اختلافی ہے۔

4: جمع و تدوین کے کل کتنے دور ہیں؟

ج: جمع و تدوین کے کل 4 دور ہیں۔

5: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنے لوگ حافظ تھے؟

ج: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت 22 صحابہ قرآن کے حافظ تھے۔

6: پہلا مرتب نسخہ کن ام المومنین کے پاس تھا؟

ج: پہلا مرتب نسخہ ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس تھا۔

7: تیسرے دور میں کن امیر المومنین کے زیر سرپرستی قرآن جمع کیا گیا اور کس لغت پر جمع کیا گیا؟

ج: امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ کی سرپرستی میں جمع کیا گیا اور لغت قریش پر جمع کیا گیا۔

8: نحو کے قواعد کس نے وضع کیے؟

ج: نحو کے قواعد حضرت علیؓ کے شاگرد ابوالاسود الدولی التابعی البصری نے وضع کیے۔

9: گورنر حجاج بن یوسف کے حکم پر کس نے حروف پر نقطے لگائے؟

ج: حجاج بن یوسف کے حکم پر انصر بن عاصم اللیثی اور یحیٰی بن یعمر نے حروف پر نقطے لگائے۔

مشق نمبر 4

1: قرآن پاک پڑھنے کے ظاہری آداب مختصراً بتائیں۔

ج: 1۔نہایت ادب کے ساتھ قبلہ رو بیٹھیں۔

2۔باوضو ہو کر تلاوت قرآن پاک کریں۔

3۔قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا۔ (المزمل)

4۔اگر ریا کا احتمال نہ ہو تو بلند آواز سے پڑھے ورنہ آہستگی سے پڑھے اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ قرآن پاک کو ظاہر کر کے پڑھنے والا ظاہری صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور چھپے ہوئے (خاموشی) سے پڑھنے والا چھپے ہوئے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔

5۔خوبصورتی سے پڑھے: حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ قرآن پاک کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوبصورت بناؤ (یعنی اچھی طرح پڑھیں)۔

6۔آیات عذاب پر روئے یا کم از کم ظاہری صورت رونے کی بنائے۔

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (الانفال)

جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے دل (اللہ کے خوف) سے ڈر جاتے ہیں۔

7۔آیات رحمت کے وقت دعا کرے۔

8۔اس کو پڑھنا ترک نہ کرے سال میں دو مرتبہ پڑھنے کی ضرور کوشش کرے ورنہ کم سے کم سال میں ایک مرتبہ ضرور ختم کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل کے ساتھ سال میں ایک مرتبہ دور کرتے تھے اور اپنی عمر کے آخری سال دو مرتبہ کیا تھا۔باقی جتنا زیادہ پڑھا جا سکتا ہے اتنا پڑھے کیونکہ نبی کریمؐ نے کم سے کم سات دن میں قرآن ختم کرنے کی اجازت دی ہے۔

2: خوش الحانی سے پڑھنے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

ج: حدیث مبارکہ ہے:

حَسِّنُو الْقُرْاٰنِ بِاَصْوَاتِكُمْ

قرآن پاک کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوبصورت بناؤ (یعنی اچھی طرح پڑھو)۔

3: قرآن پاک پڑھنے کے باطنی آداب بتائیں۔

ج: 1۔ قرآن کی عظمت دل میں رکھے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ (الزمر)

اللہ نے بہترین بات نازل فرمائی ہے۔

2۔ حق تعالیٰ کی عظمت کو محسوس کرے۔

فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ (رواه الترمذی)

اللہ کے کلام کو تمام کلاموں پر ایسی برتری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی برتری تمام مخلوق پر ہے۔

3۔ دل کو وسوسوں سے پاک صاف کر کے پڑھے۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَo (البقره)

یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے متقین کے لیے باعث ہدایت ہے۔

4۔ معانی پر غور وفکر کر کے پڑھے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَاo (محمد)

کیا وہ قرآن پاک میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں میں زنگ لگ گیا ہے۔

5۔ دلی طور پر مائل ہو کر پڑھے کیونکہ اس سے دلوں کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔

4: دلوں کا زنگ کس طرح دور ہوتا ہے؟

ج: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی کریمؐ نے فرمایا بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح پانی لگنے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ اس کو صاف کرنے کی کیا ترکیب ہے آپؐ نے فرمایا: کثرت سے موت کو یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

5: تلاوت کے اختتام پر پڑھی جانے والی کوئی دعا دہرائیں۔

ج: **اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَاءَ صَدْرِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ۔ (آمین)**

اے اللہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کی روشنی بنا اور میرے غم اور پریشانی کو دور فرما۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

5834466

محسن الستار

محترمہ پروفیسر ثریا بتول علوی صاحبہ کی کتب

محترمہ پروفیسر ثریا بتول علوی صاحبہ (پ: ۲ مئی ۱۹۴۷ء) گورنمنٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد، لاہور میں سابقہ صدر شعبہ اسلامیات رہی ہیں۔

علمی خانوادے سے تعلق ہے۔ آپ کے والد، مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ (م: ۱۹۹۵ء) معروف عالم دین، ماہر خطاط اور ۲۰ سے زائد کتب کے مصنف تھے۔ تاج کمپنی کے بیش تر قرآن آپ ہی کے موئے قلم کے شاہکار ہیں۔ آپ کے شوہر مولانا عبدالوکیل علوی ادارہ معارف اسلامی، لاہور سے وابستہ ہیں۔ **تفہیم الاحادیث** کے مرتب اور **سیرت سرور عالمؐ** کے شریک مرتب ہیں۔

پروفیسر ثریا بتول علوی کا تعلیمی کیریر شان دار رہا۔ ۱۹۶۲ء میں امتیازی پوزیشن سے میٹرک کیا۔ ۱۹۶۸ء میں پنجاب یونی ورسٹی میں ایم اے عربی میں اوّل پوزیشن حاصل کی گولڈ اور سلور میڈل حاصل کیا اور ایم۔اے۔اسلامیات میں بھی امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوئیں۔

متعدد علمی رسائل کے لیے مقالات لکھتی ہیں۔ 200 سے زائد مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ چھ کتب کی مصنفہ ہیں: ۱۔ **اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ** ۲۔ **خواتین کمیشن رپورٹ کا جائزہ** ۳۔ **جدید تحریک نسواں اور اسلام** ٤۔ **حدود قوانین** ٥۔ **اسلام اور توہین رسالت** ٦۔ **استاد: ملت کا محافظ**

وہ حافظہ قاریہ رافعہ مریم مرتبہ کتاب ہذا کی والدہ ہیں۔